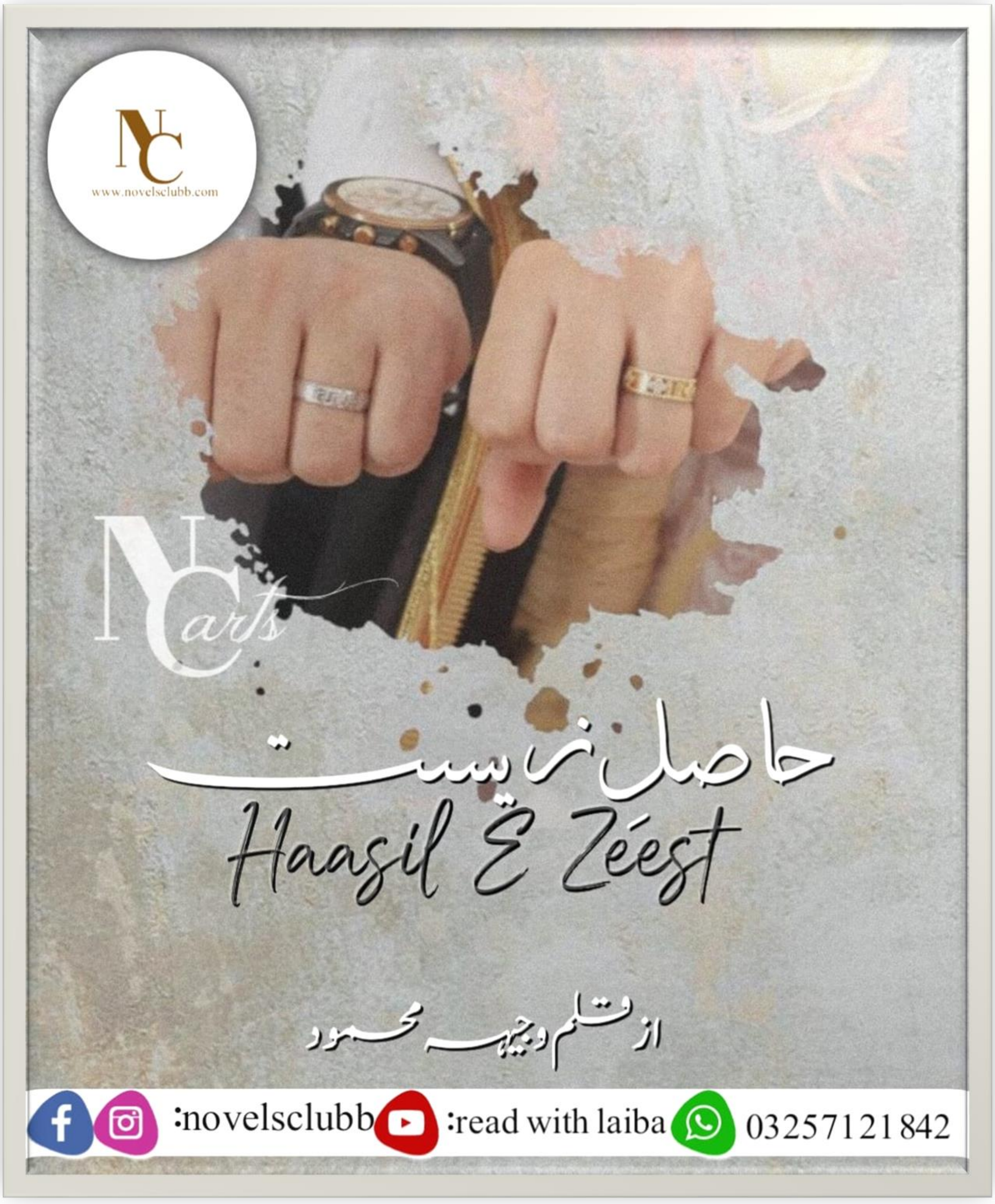
www.novelsclubb.com
حاصلِ زیست
Haasil E Zeest
از قلم وجیہہ محمود
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حاصلِ زیست

از قلم

وجیہہ محمود

www.novelsclubb.com

"حاصلِ زیست"

از قلم(وجیہہ محمود)

(قسط نمبر(13))

رات کے اس پہر آسمان سیاہ چادر اوڑھے پُر سکون تھا۔ ہر سو مکمل تاریکی تھی۔ کمرے میں لگی گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔ واشروم کا دروازہ بند کرتے آبرو آئی، چہرے سے ٹپکتی پانی کی بوندوں کو دوپٹے سے صاف کرتے اسکی نظر بیڈ پر لیٹی رتبہ پر پڑی، جس کے ہاتھ میں موجود موبائل کی سکرین روشن جبکہ اسکی آنکھیں بند تھیں۔ یقیناوہ سو چکی تھی۔ آبرو قدم بڑھاتے آئینے کے سامنے آئی اور جوڑے میں بندھے بالوں کو کھولتے اسکی نظر اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی پر پڑی، بے ساختہ اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔ وہ خوش تھی مگر پریشان بھی!

کچھ دیر بعد وہ دوبارہ بالوں کو باندھتے بیڈ کی جانب چل پڑی۔ ہاتھ بڑھاتے رتبہ کا موبائل اٹھایا جس کی سکرین پر آج کے فنکشن کی تصویر موجود تھی۔ اس تصویر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں صالحہ بیگم کے اطراف وہ چاروں کھڑی تھیں۔آج شام میں انکی مہندی کی ایک چھوٹی سی رسم تھی۔اس تصویر میں اسکا اور اصباح کا گرارا بالکل ایک جیسا تھا،گلابی اور ہلکے سبز رنگ کا بہترین امتزاج! چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ اور کانوں میں پہنے پھولوں سے بنے آویزے ان دونوں کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔ان کے ساتھ کھڑی رتبہ اور حرم کو دیکھتے ایک دم اسے وہ تصویر نامکمل محسوس ہونے لگی۔اس خاندان کے دو افراد جو اس تصویر کا حصہ نہ تھے،ان کی کمی آبرو کو شدت سے محسوس ہونے لگی۔آنکھوں میں نمی لیے اس نے موبائل بند کرتے سائیڈ پر رکھا اور بیڈ پر لیٹتے آنکھیں بند کر لیں۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسکی زندگی کے اتنے اہم دن پر اسکے دو قریبی رشتے اسکے ساتھ،اسکے پاس نہیں ہوں گے۔وہ مضبوط تھی مگر خوشی اور غمی کے مواقع پر اپنوں کی یاد انسان کو کمزور کر ہی دیتی ہے۔ایک جانب اس گھر کو چھوڑ کر جانے کا دکھ تھا تو دوسری جانب خود سے بچھڑے اپنوں کی یاد،آنسو اب اس کی پلکوں کی باڑ توڑتے رخسار پر گرنے لگے

www.novelsclubb.com

تھے۔وہ آنکھیں کھولتے اٹھ کھڑی ہوئی اور الماری کی جانب چل پڑی۔الماری سے ایک تصویر نکالتے وہ واپس بیڈ پر آ بیٹھی اور تصویر آنکھوں کے سامنے کی۔وہ حیات صدیقی اور آبرو کی تصویر تھی۔اس تصویر کو چومتے وہ بے آواز رو رہی تھی۔آج کافی عرصے بعد اسکا دل چاہ رہا تھا کہ حیات صاحب اسکے سامنے ہوں اور وہ انکے گلے لگ جائے مگر یہ آرزو، یہ خواہش اب ہمیشہ ادھوری رہنے والی تھی۔وہ کافی عرصے سے کاموں میں اتنی مصروف تھی کہ ان سے ملنے قبرستان بھی نہیں جا پائی تھی، جس کا احساس اسے آج بہت شدت سے ہو رہا تھا جبکہ دوسرے کمرے میں صالحہ بیگم کے ساتھ لیٹی اصباح بھی انہیں کیفیات سے دوچار تھی۔ان دونوں کی کمی آج اسے بھی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔روتے روتے اسکی آنکھیں اب سرخ پڑ چکی تھیں۔اپنے موبائل سے حفصہ کی تصویر نکالتے وہ بار بار اسے دیکھ رہی تھی۔کاش وہ آج ان سب کے ساتھ ہوتی! کاش! اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی بہن کی ازدواجی زندگی کا حال دیکھا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ خود شادی کے بندھن

میں نہیں بندھنا چاہتی تھی مگر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اسے آفاق پر اعتماد ہونے لگا تھا کہ وہ عادل جیسا مرد نہیں ہے، وہ عورت کی عزت کرنا بخوبی جانتا تھا۔ یہ رات ان دونوں کے لیے بھاری تھی۔ وہ دونوں کل اپنی زندگی کا ایک نیا سفر شروع کرنے والی تھیں اور نیا سفر اکثر خوشیوں کے ساتھ پریشانی بھی لاتا ہے

سامنے پڑی فائلز بند کرتا وہ اٹھ کھڑا ہوا، ہاتھ میں پکڑی سگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتے وہ قدم اٹھاتا باہر کی جانب چل پڑا۔ طبیعت میں تھوڑی سی بہتری آتے ہی وہ ڈاکٹر کی ہر بات کو نظر انداز کرتے، ایک بار پھر اپنی ازلی لاپرواہی اختیار کر چکا تھا۔ اسکے بڑھتے قدم فیاض لاشاری کے آفس کی جانب تھے، وہ دو دن پہلے ہی لاہور سے واپس آئے تھے۔

"ڈیڈ اندر ہیں؟" اس نے سامنے بیٹھے اسسٹنٹ کو مخاطب کیا،

"جی سر، پر۔۔۔۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے شاہزین دروازہ کھولتے اندر داخل ہو چکا تھا۔ جہاں اسکی نظر فیاض لاشاری پر پڑی جو سامنے بیٹھے شخص سے بات کرتے کرتے ایک دم خاموش ہو گئے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا کہ نظر سامنے بیٹھے غفار پر پڑی۔ وہ مزید قدم بڑھاتا غفار کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھا۔

"لگتا ہے کوئی بہت اہم بات ہو رہی تھی۔۔" ان دونوں کے ایک دم خاموش ہونے پر شاہزین فیاض صاحب کی جانب دیکھتے بولا،

"اور میں غلط وقت پر آیا ہوں" اس بار اس نے غفار کی جانب دیکھا، وہ کمپنی کا سی ای او ہونے کے ساتھ ساتھ اس کمپنی کا سب پرانا ملازم تھا۔ فیاض صاحب اپنی ہر میٹنگ، ہر پراجیکٹ میں اسے ساتھ رکھتے تھے۔ وہ انکے لیے ایک نہایت قابل اعتبار انسان تھا۔

"ہاں بات تو واقعی بہت اہم تھی" فیاض صاحب اسے مخاطب کرتے بولے، جس پر شاہزین نے آئبر واچکائیں،

"ہم سوچ رہے ہیں کہ گلبرگ والی برانچ کا انچارج تمہیں بنادیا جائے یعنی وہ برانچ تمہارے نام کردی جائے "فیاض صاحب کی بات پر وہ چونکا،

"اوہ رئیلی !"اسکی بات پر فیاض لاشاری نے اثبات میں سر ہلایا،

یس، ویسے بھی اب تم اس قابل ہوچکے ہو کہ تم اپنا بزنس خود دیکھو""

"نائس، اور ایک دم آپ کو یہ خیال کیسے آیا؟"

"خیال کیسے آیا اسے چھوڑو، یہ بتاؤ کہ خیال کیسا ہے ؟"اسکے سوال کے جواب میں وہ بھی اس سے سوال کرنے لگے۔

"خیال برا تو نہیں ہے "شاہزین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،

تو پھر ڈن ہے کہ اگلے ہفتے ایک میٹنگ میں اس کی آفیشل اناؤنسمنٹ کرتے ہیں "جواب دیتے ہوئے فیاض لاشاری بھی خوش نظر آرہے تھے۔

"غفار اس میٹنگ سے متعلق سارے انتظامات تم بذات خود دیکھنا، میں تمہارے علاوہ کسی اور پر اس معاملے میں اعتبار نہیں کر سکتا"

"شیور سر آپ بے فکر رہیں" وہ مختصر بات کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

"ویسے ڈیڈ بتائیں تو سہی آپکو یہ خیال کیسے آیا؟" شاہزین کا سوال اب بھی وہی تھا۔

"صبر رکھو آج کی تاریخ میں تمہیں پتا چل جائے گا، اب جاؤ شاباش اور آج کی میٹنگ کی تیاری کرو" انکی بات پر شاہزین کچھ لمحے وہاں بیٹھا رہا اور پھر قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

شادی ہال میں اس وقت گہما گہمی کا سماں تھا۔ اصباح کی بارات آچکی تھی۔ اب انتظار تھا تو تاشفین اور سبرینہ کا! اپنا عکس سامنے دیوار پر نصب آئینے میں دیکھتے اصباح نے

آبرو کی جانب دیکھا جو موبائل ہاتھ میں تھامے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ وہ دونوں اس وقت شادی ہال میں کونے پر بنے ایک کمرے میں موجود تھیں۔ ان دونوں کا نکاح بھی یہیں طے پایا تھا۔ مہرون رنگ کے لہنگے میں ملبوس، سنہرے رنگ کا زیور پہنے اصباح بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ میک اپ سے اسکے تمام نقوش مزید پرکشش ہو گئے تھے۔ جبکہ دوسری جانب گہرے سرخ رنگ کے لہنگے میں موجود آبرو آج پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی۔ کانوں میں پہنے جھمکے، گردن میں موجود بھاری ہار، ماتھے پر سجی بندیا، چہرے پر ہوا خوبصورت میک اپ وہ آج واقعی جاذب نظر لگ رہی تھی۔ آبرو کو بار بار اپنی گردن چھوتے دیکھ اصباح اسے مخاطب کرنے ہی والی تھی کہ رتبہ اندر داخل ہوئی، گہرے نیلے رنگ کی پاؤں تک آتی فراک کے ساتھ سرمئی رنگ کا دوپٹہ لیے وہ انکے قریب آئی،

"آپ کی بارات تو آگئی ہے اصباح میڈم، اب انتظار ہے تو ڈاکٹر صاحب کا کہ وہ کب بارات لے کر پہنچتے ہیں" وہ چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے بولی کہ اتنے میں

حرم اور لائبہ اندر داخل ہوئیں، ان دونوں کی ہلکے آسمانی رنگ کی فراکس ایک جیسی تھیں، لائبہ انکے پاس آئی،

" I am unable to decide who is looking more beautiful "

وہ مسکراتے ہوئے بولی، جس پر اصباح اور آبرو ایک دوسرے کی جانب دیکھتے مسکرائیں۔ کچھ دیر بعد وہ تینوں واپس چلی گئیں مگر اس بار بھی اصباح کے آبرو کو مخاطب کرنے سے پہلے مہمل اندر داخل ہوئی اور ان کے پاس آبیٹھی، کچھ دیر بعد رابعہ بیگم اور صالحہ بیگم بھی انکے پاس تھیں۔ ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ رابعہ بیگم واپس باہر ہال میں چلی گئیں، مہمل بھی انکے پیچھے جانے لگی مگر جانے سے پہلے وہ اصباح کے پاس آتے مدھم آواز میں بولنے لگی،

"آج تو بھائی گئے کام سے، اگر آج وہ تم پر سے نظریں نہ ہٹا سکے تو اس میں انکا نہیں تمہارا قصور ہوگا" اصباح کے گلابی ہوتے رخسار دیکھتے وہ ہنستے ہوئے باہر چلی

گئی۔رابعہ بیگم باہر سٹیج پر سنہرے رنگ کی شیروانی میں ملبوس آفاق کے ساتھ بیٹھی تھیں۔

"مجھے آج تمہارے ابو کی کمی بہت محسوس ہو رہی ہے" انکی نظروں کا مرکز انکا بیٹا تھا، جو آج نہایت خوبرو اور وجیہہ لگ رہا تھا۔

"اگر آج وہ ہمارے درمیان ہوتے تو بہت خوش ہوتے" وہ آبدیدہ ہو گئی تھیں۔اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی پرانے زخم خوشی اور غمی کے موقع پر تازہ ہو جاتے ہیں۔

"خود کو سنبھالیں امی" آفاق انکی آنکھوں میں موجود نمی کو دیکھتا بولا کہ نظر سٹیج کی جانب آتے فیضان پر پڑی۔وہ انکے پاس آتے رابعہ بیگم سے کچھ بات کرنے لگے کہ ان کا فون بجنے لگا، ہاتھ میں تھاما موبائل آنکھوں کے سامنے کیا،

"صائمہ بھابھی۔۔" موبائل کی سکرین پر جگمگاتا نام دیکھ کر بے اختیار ان کی زبان سے یہ نام نکلا۔کال اٹھاتے انہوں نے فون کان سے لگایا۔دوسری جانب سے کہی

جانے والی بات پر انکے چہرے کا رنگ ایک دم بدلا جسے دیکھتے رابعہ بیگم اپنی جگہ چھوڑتیں انکے پاس آئیں۔

"کون سے ہسپتال میں ؟" کچھ دیر بعد فیضان کے کہے یہ الفاظ انکی سماعت سے ٹکرائے۔

وہ سب فکر مند چہرے لیے وہیں ہال میں ایک کونے پر بیٹھے تھے۔ جلال تایا کی طبیعت ایک دم بہت بگڑ گئی تھی جس پر انہیں ایمر جنسی میں ہسپتال لے گئے تھے۔ صائمہ تائی نے ہسپتال پہنچ کر فیضان کو فون کیا تھا، جس کے بعد سے وہ سب یونہی پریشان بیٹھے تھے۔ان کی خوشی ایک دم ماند پڑنے لگی تھی۔

"ہمیں بھائی جان کے پاس جانا چاہیے فیضان" رابعہ بیگم فیضان کو مخاطب کرتے بولیں جو موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہے تھے جبکہ پاس کھڑی صالحہ بیگم رابعہ بیگم کو تسلی دے رہی تھیں۔

"نہیں آپا ہم یوں سب چھوڑ کر نہیں جا سکتے، کچھ ہی دیر میں بارات آنے والی ہے، بچوں کا اتنا اہم دن ہم یوں۔۔۔۔۔"

"مگر فیضان، بھائی جان کے پاس جانا بھی تو ضروری ہے نہ" رابعہ بیگم انکی بات کاٹتے بولیں، ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے آفاق آگے بڑھتے انکے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ لگاتے تسلی دینے لگا،

"آپ پریشان نہ ہوں آپا، میں ان کے پاس جا رہا ہوں، آپ بس یہاں کے سارے معاملات دیکھ لیجیے گا" فیضان کی بات پر رابعہ بیگم فوراً بولیں،

"مگر فیضان تمہارے بغیر، میں۔۔۔"

"مجبوری ہے آپا، ہم میں سے کسی ایک کو یہاں رہنا ہو گا" پاس کھڑی فاطمہ بھی پریشان نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا، میں وہاں پہنچ کر آپ کو مطلع کرتا رہوں گا" فیضان رابعہ بیگم کو تسلی دیتا بولا اور کچھ دیر بعد وہ بارات کے پہنچنے سے پہلے وہاں سے چلا گیا۔

بارات کو آئے ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی۔ صالحہ مناسب الفاظ میں سبرینہ کو حالات سے آگاہ کر چکی تھی۔ جس پر ان سب کا یہی فیصلہ تھا کہ نکاح میں مزید تاخیر نہ کی جائے۔ نکاح کے لیے مولوی صاحب پہلے ان دونوں بہنوں کے پاس آئے تھے۔ آبرو اور اصباح کے ساتھ اس وقت وہ سب موجود تھے۔ آبرو کا نکاح پہلے طے پانا تھا۔ مولوی صاحب نکاح شروع کر چکے تھے کہ تاشفین کی ولدیت میں فیضان صدیقی کا نام سنتے صالحہ بیگم ایک دم حیران ہوئیں جبکہ دوسری جانب بھائی کی حیثیت سے کھڑا آفاق بھی چونکا۔ رابعہ بیگم اپنی پریشانی میں اس نام پر غور نہ کر سکیں۔ آفاق کے کانوں میں رابعہ بیگم کی باتیں گونجنے لگیں جبکہ صالحہ بیگم کو

www.novelsclubb.com

سبرینہ کی کہی باتیں یاد آنے لگیں مگر آبرو کے قبول ہے کہنے پر وہ نام زیادہ دیر ان دونوں کے ذہن میں ٹھہر نہ سکا۔ نکاح نامے پر دستخط کرتے آبرو کی کیا کیفیت تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔ اسے آج تک حیات صاحب کی اتنی کمی کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی جتنی آج اس لمحے ہو رہی تھی۔ کاش وہ آج اس وقت اسکے ساتھ کھڑے ہوتے۔ اس کے بعد اصباح کا نکاح پڑھایا گیا۔ نکاح نامے پر دستخط کرتے وقت اسکی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔ وہ دونوں اپنی زندگی کے ایک اہم سفر کا آغاز کر چکی تھیں۔ نکاح کے بعد سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے، صالحہ بیگم نے آگے بڑھتے ان دونوں کو گلے لگایا۔ حیات صاحب کی کمی انہیں ہر لمحہ محسوس ہو رہی تھی مگر وہ خوش تھیں کہ آج وہ اپنا ایک اہم فرض ادا کر چکی تھیں۔

کھانے کے ٹیبل پر اس وقت وہ چاروں موجود تھے۔ شاہزین اور شہریار بزنس کے متعلق فیاض صاحب سے بات کرتے ہوئے کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک فیاض لاشاری کو صبح والی بات یاد آئی،

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے" انکی بات پر اس بار فائقہ لاشاری بھی انکی جانب متوجہ ہوئیں،

"میں گلبرگ والی برانچ شاہزین کے نام کر رہا ہوں" فائقہ بیگم کا گلاس تک جاتا ہاتھ وہیں تھم گیا۔

"اگلے ہفتے میں ایک میٹنگ میں اس خبر کو پبلکلی اناؤنس کروں گا، میں چاہتا ہوں کہ اب شاہزین بذاتِ خود اپنا بزنس سنبھالے" وہ خاموش ہوئے جبکہ فائقہ لاشاری کے دماغ میں سوچوں کا ایک جال بننے لگا تھا۔

"ڈیٹس آ بگ نیوز ڈیڈ، کانگریچلیشنز برو" شہریار نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کی جانب دیکھا، فائقہ لاشاری نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر پھر خاموش ہو گئیں۔ یہ وقت اس بات کے لیے مناسب نہ تھا۔

"اور فائقہ اب تم بھی شاہزین کے لیے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈو، اسکی شادی کے بارے میں سوچو" فیاض صاحب کی اس بات پر فائقہ بیگم نے بمشکل مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس بار حیران ہونے کی باری شاہزین کی تھی۔

"اوہ تو یہ وجہ تھی اس خیال کی، مگر ڈیڈ۔۔۔"

"30 سال کا ہونے والا ہے یہ، خود تو اسے زندگی کے کسی معاملے میں کوئی دلچسپی نہیں سو تمہیں ہی کچھ سوچنا ہو گا" فیاض صاحب اسکی بات کاٹتے ہوئے دوبارہ فائقہ بیگم کو مخاطب کرتے بولے۔

"یہ چیٹنگ ہے ڈیڈ، برانچ والی بات تک تو ٹھیک تھا مگر آپ کا یہ خیال مجھے بالکل پسند نہیں آیا اور یہ اس قسم کے خیالات آپکو ایک دم سے کیسے آنے لگے ؟" شاہزین کے سوال پر فیاض صاحب دوبارہ بولے،

"تم خود تو سیریس ہو نہیں سو مجھے ہی تمہارے لیے یہ سب سوچنا پڑے گا نہ اور ویسے بھی میں چاہتا ہوں کہ حمدان کے ساتھ ساتھ تمہاری بھی شادی کر دی جائے"

"کون حمدان ؟"

"غفار کا بیٹا، پچھلے سال ہی وہ انگلینڈ سے پڑھ کر آیا ہے اور اب یہاں واپس آکر اپنا بزنس سنبھال رہا ہے" فیاض صاحب خاموش ہوئے،

"پر ڈیڈ میرا اس سے کیا مقابلہ ہے ؟"

"بات مقابلے کی نہیں ہے، میں بس تمہیں ایک مثال دے رہا ہوں تاکہ تم اب اپنی زندگی کو لے کر سیریس ہو جاؤ ویسے بھی 30 سال کافی تھے عیاشیوں کے لیے "فیاض صاحب کی بات پر شاہزین مزید کچھ کہہ رہا تھا مگر فائقہ بیگم کا دماغ فیاض صاحب کے فیصلے پر اٹکا تھا۔

نکاح کے بعد وہ دونوں دلہنوں کو باہر ہال میں لے آئے تھے۔تاشفین کے ساتھ بیٹھی آبرو اور آفاق کے ہمراہ بیٹھی اصباح کو دیکھتے صالحہ بیگم کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں،ان کی بیٹیاں آج پرائی ہو گئی تھیں۔ سٹیج پر بیٹھے آبرو اور تاشفین مسلسل آپس میں مختصر سی باتیں کر رہے تھے، جس پر کبھی آبرو مسکراتی تو کبھی تاشفین،اپنے ساتھ اپنی بیوی کی حیثیت سے بیٹھی آبرو کو دیکھتے اسکا دل آج بہت خوش تھا،اسکی آرزو اور خواہش پوری ہو چکی تھی جبکہ دوسری جانب آفاق کی نظریں آج اپنے ہمراہ گردن جھکائے بیٹھی اصباح پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں، خود

پر مسلسل آفاق کی نظریں محسوس کرتے اصباح کی گردن مزید جھکتی جا رہی تھی۔آفاق کا انتخاب واقعی بہت اچھا تھا پھر چاہے وہ اسکے ساتھ بیٹھی اسکی بیوی ہو یا اسکا پہنا ہوا وہ لہنگا، جو واقعی اصباح پر بہت جچ رہا تھا۔

سٹیج کے پاس سرمئی پینٹ کوٹ میں کھڑا زاویار، پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے آس پاس نظریں دوڑانے میں مصروف تھا۔ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو وہ اسے نظر آئی تھی کہ اچانک وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔اسکی نظریں اسے تلاش کرنے میں ہی مصروف تھیں کہ گلابی رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک کے ساتھ آف وائٹ گرارہ پہنے نور اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

""کسے ڈھونڈ رہے ہو؟"اسکی آواز پر وہ ہڑبڑایا،

"کسی کو نہیں" صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے وہ اسکی جانب پلٹا جو اسکے پیچھے کھڑی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جھوٹ وہ بھی میرے سامنے" وہ استہزاءیہ انداز میں بولی اور ایک جانب اشارہ کرتے اسے متوجہ کیا،

"وہ دیکھو سامنے کھڑی ہے" زاویار نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا، وہ سٹیج سے کچھ فاصلے پر ایک ٹیبل کے پاس اکیلی کھڑی تھی۔ ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے زاویار بولنے لگا،

"وہ۔۔۔ میں تو بس۔۔"

"ہاں، ہاں اب کوئی اور بہانہ سوچو" اسکی بات پر زاویار کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ وہ بول پڑی،

"اب مزید وقت مت ضائع کرو، جاؤ اور ہاں۔۔۔ وہ بریسلٹ یاد سے دے دینا" وہ مسکرا کر کہتی چلی گئی جبکہ اسکی آخری بات پر زاویار کی نظریں اسے تب تک گھورتی رہیں جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی جبکہ زاویار سر جھٹکتے رتبہ کی جانب چل پڑا۔

www.novelsclubb.com

وہ سٹیج سے کچھ فاصلے پر ایک خالی ٹیبل کے پاس کھڑی اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جو بار بار زمین پر گر رہا تھا کہ اسے سیٹ کرتے کرتے وہ اس کے کانوں میں موجود جھمکوں سے الجھ گیا، شدید اکتاہٹ کا شکار ہوتے اب وہ دوپٹہ جھمکے سے علیحدہ کرنے لگی کہ زاویار قدم اٹھاتا اسکے پیچھے اکھڑا ہوا اور کھانستے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا، جس پر وہ ایک دم پلٹی، دونوں کی نظریں ملیں۔

"کیسی ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟" وہ اب بھی اپنا دوپٹہ سیٹ کرنے میں مصروف تھی جبکہ زاویار کی نظریں اس کے چہرے سے ہوتیں اب اس کے مہندی سے سجے ہاتھوں پر پڑی، پھر نظروں کا مرکز اسکی کلائی میں موجود چوڑیاں بنیں۔ اس کا فیصلہ آج پختہ ہو گیا تھا۔ نگاہوں کا مرکز ایک بار پھر اسکا چہرہ تھا۔

"بالکل ٹھیک، آپ تو شادی کی تیاریوں میں اتنی گم ہو گئی تھیں کہ بھول ہی گئیں کہ آپ کا کوئی دوست بھی ہے، نہ کوئی میسج، نہ کال" وہ رتبہ کو مخاطب کرتے بولا، جس پر رتبہ اسکی جانب دیکھتے بولنے لگی۔

تو دوست نے بھی تو ایک بار پوچھنا گوارا نہیں کیا، اتنے دن اگر میں مصروف تھی تو وہ بھی تو میسج یا کال کر سکتا تھا، کیا اسے ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا" مقابل بھی رتبہ تھی مگر وہ اندازہ ہی نہ کر پائی کہ وہ بولتے بولتے کیا کہہ چکی ہے۔

"یعنی آپ چاہتی ہیں کہ آپ میرے خیالوں کا حصہ بنیں اور میں آپ کو یاد کروں؟" الفاظ کو پکڑنے کا ہنر زاویار خوب جانتا تھا۔

"میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا" وہ نظریں آس پاس گھماتے بولی،

"مگر مجھے تو کچھ ایسا ہی سنائی دیا" وہ مسکرا کر بولا، جس پر اس بار رتبہ کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"خیر میں تو آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا" وہ بات بدلتا ہوا بولا جبکہ اسکی بات پر رتبہ نے آئبرو اچکاتے اسکی جانب دیکھا،

"شکریہ؟ کس لیے؟" سامنے کھڑا زاویار اب اپنے کوٹ سے ایک سیاہ رنگ کا ڈبیہ نکال رہا تھا۔

"میرا فیصلہ آسان بنانے کے لیے" زاویار وہ ڈبیہ اب ٹیبل پر رکھ چکا تھا جبکہ رتبہ اسکی ذو معنی بات اور ٹیبل پر پڑے اس ڈبیہ کے درمیان الجھی تھی۔

"یہ آپ کے لیے" اس سے پہلے کہ رتبہ کچھ پوچھتی، وہ اس ڈبیہ کی جانب اشارہ کرتے جا چکا تھا۔ اس کے جانے پر رتبہ اس ڈبیہ کی جانب پلٹی اور ہاتھ بڑھاتے اسے کھولنے لگی۔ ڈبیہ کے کھلتے ہی اسکا منہ بھی حیرت سے کھلا رہ گیا۔

"یہ تو وہی بریسلٹ، مگر یہ زاویار۔۔۔" وہ کہتے کہتے ایک دم رکی، ذہن کے پردے پر اس دن کا منظر لہرایا اور آہستہ آہستہ اسے سارا معاملہ سمجھ آگیا۔ نظر دوبارہ اس بریسلٹ پر پڑی، لب بے ساختہ مسکراہٹ میں ڈھلے، ڈبیہ کو بند کرتے

اس نے ایک قیمتی چیز کی طرح ہاتھ میں اٹھایا اور پلٹتے سٹیج کی جانب دیکھا جہاں زاویار تا شفین اور آبرو کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا جبکہ ایک خوبصورت مسکراہٹ اب بھی اسکے لبوں پر موجود تھی۔

فائقہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو فیاض لاشاری بیڈ پر بیٹھے فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھے۔وہ قدم اٹھاتی انکے پاس آ بیٹھیں۔وہ کافی دیر یوں ہی انکی کال ختم ہونے کی منتظر رہیں کہ کال کٹتے ہی فیاض لاشاری اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے،

"فیاض رکیں، مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" وہ انہیں باہر کی جانب بڑھتا دیکھ کر بولیں،

"ہاں کہو" وہ اب واپس بیڈ پر بیٹھ چکے تھے۔

"آپ کو ایک دم یہ خیال کیسے آیا؟"

"کیسا خیال؟" وہ آئبرو اچکاتے پوچھنے لگے،

"وہی گلبرگ کی برانچ شاہزین کے نام کر دینے کا" وہ قدرے ناراضگی سے بولیں گویا وہ خفا تھیں کہ فیصلہ سنانے سے پہلے ایک بار انہیں فائقہ بیگم سے بھی پوچھنا چاہیے تھا۔

"اوہ اچھا وہ، کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا؟" وہ فائقہ بیگم کا لہجہ مد نظر رکھتے بولے،

"نہیں ایسی بات نہیں ہے مگر ایک دم تو آپ کو یہ خیال نہیں آیا ہو گا، پہلے برانچ کا ذکر اور پھر ایک دم شادی، ظاہر ہے۔۔۔۔"

"ہاں بالکل صحیح کہہ رہی ہو، ایک دم تو یہ خیال نہیں آیا ہو گا۔۔۔در اصل میں نے سوچا کہ تم سے تو یہ کام بھی نہیں ہو گا تو کیوں نہ یہ فکر بھی میں ہی پال لوں" فیاض لاشاری انکی بات کاٹتے بولے، غصہ انکے لہجے سے واضح تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں فیاض، میرا وہ مطلب نہیں تھا، ویسے بھی وہ صرف آپ کا نہیں میرا بھی بیٹا ہے" فائقہ لاشاری بولنے لگیں۔

"آپ کے مطابق تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں مگر میرے خیال سے وہ بڑا ہو چکا ہے، اپنے لیے خود فیصلے لے سکتا ہے، میں کسی بھی معاملے میں اس پر زبردستی نہیں کرنا چاہتی"

www.novelsclubb.com

"اسے اس کے حال پر چھوڑ کر ہی ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوئے ہیں کہ اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی وہ زندگی کو لے کر سیریس نہی ہوا، رہی بات گلبرگ کی برانچ کی تو وہ انہیں 40 فیصد شیئرز پر کھڑی ہے جو شاہزین کے نام ہیں" انکی اس

بات پر فائقہ لاشاری نے افسوس سے آنکھیں بند کیں، ماضی میں ہوئی کوتاہیاں ان کے سامنے آرہی تھیں۔

"پر میرا خیال ہے کہ شاہزین کے ساتھ ساتھ آپ کو شہریار کے بارے میں بھی کچھ سوچنا چاہیے" وہ اب اصل مدعے پر بات کر رہی تھیں۔

"اس کے لیے ابھی مناسب وقت نہیں آیا ویسے بھی وہ ابھی بہت چھوٹا ہے، بزنس کے بارے میں وہ ابھی کچھ نہیں جانتا، شاہزین کو میرے ساتھ کام کرتے تقریبا سات سال ہوگئے ہیں جبکہ شہریار کو ابھی سات ماہ بھی نہیں ہوئے، صحیح وقت آنے پر اسکو بھی اسکا حصہ مل جائے گا" فیاض لاشاری اپنی بات مکمل کرتے رہے نہیں جبکہ پیچھے بیٹھی فائقہ لاشاری ماضی میں کی گئی اپنی غلطیوں پر پچھتا رہی تھیں۔

کمرے میں داخل ہوتے اس نے نظر اٹھا کر آس پاس دیکھا، پھولوں سے سجا کمرہ اسی کا منتظر تھا۔ وہ مہمل کے ساتھ قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی، پھولوں کی خوشبو

اسکے نتھنوں سے ٹکرائی، وہ آج پہلی بار اس کمرے میں آئی تھی، اس کی مالک بن کر!

"تم آرام سے یہیں بیٹھو، میں بس ابھی آتی ہوں" اصباح کو بیڈ پر بٹھاتے مہمل نے اسے مخاطب کیا، اسکی بات پر اصباح نے اثبات میں سر ہلایا اور مہمل قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔ اپنے دوپٹے کو درست کرتے وہ آس پاس نظر دوڑاتے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرے کی ایک ایک چیز بہت نفاست سے اپنی مخصوص جگہوں پر پڑی تھی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ کمرے کا مالک بہت نفیس قسم کا انسان ہے۔ وہ یونہی آس پاس دیکھ رہی تھی کہ نظر دیوار پر لگی آفاق کی تصویر پر ٹھہر گئی۔ وہ یونیفارم میں لی گئی ایک خوبصورت تصویر تھی، جس میں وہ بے حد وجیہہ نظر آرہا تھا۔ اس تصویر کو دیکھتے اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے کہ نظر سامنے آئینے میں موجود اپنے عکس پر پڑی، اپنے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتے اسکے رخسار گلابی ہوئے اور وہ نظریں آئینے سے ہٹاتے اپنے مہندی سے سجے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی

www.novelsclubb.com

کہ پیاس کا احساس ہوتے اس نے سائیڈ ٹیبل کی جانب دیکھا کہ نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے اس بوکے پر پڑی اور نظر وہیں ٹھہر گئی۔وہ سرخ گلابوں کا کوئی عام بوکے نہیں تھا بلکہ اس میں وہ پھول موجود تھے جن کی تعریف اس دن اصباح نے انجانے میں آفاق کے سامنے کی تھی۔بے اختیار ہاتھ آگے بڑھاتے اس نے وہ بوکے اٹھایا،آنکھیں بند کرتے پھولوں کی خوشبو کو اندر اتارا اور اسے اپنی گود میں رکھا کہ نگاہ بوکے پر لگے کارڈ پر پڑی،ہاتھ بڑھاتے وہ کارڈ اتارا،کارڈ کھولتے اس پر درج الفاظ اس کی نظروں کے سامنے تھے۔

"ویلکم ٹو مائی لائف مسز آفاق"اس جملے کے نیچے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا دل بنا تھا۔اصباح کو ایسا محسوس ہوا جیسے آفاق اس کے سامنے بیٹھے یہ بات کر رہا ہو۔اس نے نظریں جھکاتے اس بوکے کو سینے سے لگایا،لبوں پر ایک مسکراہٹ در آئی،زندگی سے بھرپور مسکراہٹ!

سورج کی روشنی آسمان پر چھائی ساری تاریکی کو نگل چکی تھی،ایک نئے روشن دن کا آغاز ہو چکا تھا۔وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود کھڑکی کے پاس فون کان سے لگائے کھڑا تھا۔آہٹ کی آواز پر وہ پلٹا کہ نظر واشروم کا دروازہ بند کرتی آبرو پر پڑی جو ایک نظر تاشفین کی جانب دیکھتے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔وہ آف وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا مگر نگاہوں کا مرکز سامنے گہرے سبز رنگ کی لمبی قمیض کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزر میں ملبوس آبرو پر تھی۔قمیض کے دامن اور آستینوں پر سنہرے رنگ کے موتیوں کا خوبصورت کام تھا۔سیاہ بال پشت پر بکھرے تھے۔وہ بالوں میں برش پھیرتے انہیں کیچر میں قید کر چکی تھی اور اب سامنے پڑے جیولری باکس میں سے اپنے لیے جیولری منتخب کرنے میں مصروف تھی۔اس کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں ایک ڈائمنڈ رِنگ کا اضافہ ہو چکا تھا۔ایک نیکلس نکالتے اس نے اپنی گردن کے ساتھ لگایا کہ تاشفین جو تب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا،اسکی گردن پر نظر آتے سرخ نشان دیکھ کر ٹھٹکا۔کچھ لمحے

www.novelsclubb.com

بعد وہ فون کاٹتے اسکی جانب بڑھا۔تاشفین کو اپنی جانب آتا دیکھ کر آبرو بھی اسکی جانب متوجہ ہوئی،

"یہ آپ کی گردن پر کیا ہوا ہے آبرو، یہ کیسے نشان ہیں؟"آبرو نے فوراً آئینے میں دیکھا،

"جیولری کی وجہ سے ہوا ہے یہ، کل کی ساری جیولری کافی بھاری تھی اور مجھے جیولری پہننے کی بالکل بھی عادت نہیں ہے شاید اسی لیے الرجی ہو گئی ہے" وہ اپنا ہاتھ ان نشانات پر پھیرتی بولی اور دوبارہ وہ نیکلس اٹھاتے پہننے لگی،

"تو آپ یہ دوبارہ کیوں پہن رہی ہیں؟"وہ رک گئی۔

"آپ رہنے دیں کچھ مت پہنیں۔۔"

"مگر اس طرح خالی اچھا نہیں لگے گا"وہ مدھم آواز میں بولی،اسکی بات سمجھتا تاشفین آگے آیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو کوئی بہت ہلکا سا دیکھ لیں، جس سے آپ کی تکلیف میں اضافہ نہ ہو بلکہ رکیں میں دیکھتا ہوں" وہ اب جیولری باکس کی جانب متوجہ تھا۔ کچھ دیر بعد تاشفین نے ایک سنہرے رنگ کا ہلکا سا نیکلس نکالتے اس کی جانب بڑھایا،

"یہ دیکھیں۔۔ یہ زیادہ بھاری نہیں ہے" آبرو نے ہاتھ آگے بڑھاتے وہ نیکلس تھاما،

"زیادہ تو نہیں پتا مگر شاید یہ آپ کے ڈریس کے ساتھ بھی اچھا لگے" وہ مسکراتے ہوئے بولا، جس پر آبرو نے مسکراتے ہوئے وہ نیکلس اپنی گردن سے لگایا، جس پر تاشفین فوراً بولا،

"پرفیکٹ!" وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"پر ہاں اگر آپ کچھ نہ بھی پہننا چاہیں تو بھی کوئی مسئلہ نہیں، آپ کی آسانی سے زیادہ کچھ اہم نہیں" وہ مسکرا کر کہتا ڈریسنگ ٹیبل سے پیچھے ہٹا اور قدم اٹھاتا الماری کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑی آبرو کے کانوں میں اسکی کہی آخری بات گونج

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی تھی۔وہ تاشفین کی جانب دیکھتے سوچنے لگی کہ آخر کیا تھا یہ شخص،جو ہر کسی کو لاجواب کر دینے والی آبرو اس کے سامنے لاجواب ہو جایا کرتی تھی۔اس کی معمولی سی تکلیف کی بھی اسے اتنی پرواہ تھی۔آبرو کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے تاشفین نے اس جانب دیکھا،دونوں کی نظریں ملیں،

"کچھ کہنا چاہتی ہیں؟"اس سوال پر آبرو نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی،

"تھینک یو"

"کس لیے؟"سوال فوری تھا۔

"ہر بار بنا کہے میری بات سمجھ جانے کے لیے"وہ واقعی اس کی مشکور تھی۔تاشفین نے مسکراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ تھامے،

"اس میں شکریہ ادا کرنے والی کوئی بات نہیں آبرو، ہم دونوں کے درمیان موجود رشتے کی یہ ضرورت ہے کہ ہم بنا کہے ایک دوسرے کی ہر بات سمجھ جائیں کیونکہ اگر ہمیں بھی ایک دوسرے کو بات سمجھانے کے لیے الفاظ کا استعمال کرنا پڑے تو یہ رشتہ کمزور پڑ جائے گا" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا اور آج پھر کہتا ہوں کہ ہم زندگی کے اس سفر میں ہمسفر ہیں، ایک ساتھ چلنے والے، نہ کوئی برتر ہے نہ کوئی کمتر۔۔ میں آپ کے ساتھ برابری کا رشتہ قائم کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لیے مجھے آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے" اسکے ہاتھ ابھی بھی تاشفین کے ہاتھوں میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ بڑے دعوے یا وعدے نہیں کروں گا مگر ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائیں گی، آپ کی عزت میری عزت، آپ کے مسائل میرے مسائل، آپ کی خوشیاں میری خوشیاں، ہم میں کچھ بھی تیرا میرا نہیں ہوگا، جو ہوگا ہمارا ہوگا، میں آپ سے محبت اور عزت پر بنا ایک رشتہ قائم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرناچاہتاہوں اوراس سب میں مجھے آپ کا ساتھ چاہیے تو کیاآپ میرا ساتھ دیں گی؟" آبرو نے فوراً مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا،

"شکریہ وکیل صاحبہ" وہ مسکرا کر کہتااس کے ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔

"آپ تیار ہو جائیں پھر ہم نیچے چلتے ہیں" وہ یہ کہتا بیڈ پر بیٹھ چکا تھا جبکہ آبرو واپس ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔

لاؤنج میں ٹیبل پر رابعہ بیگم کی ایک جانب فیضان کے ساتھ فاطمہ بیٹھی تھیں جبکہ دوسری جانب مہمل کے ساتھ لائبہ موجود تھی۔رابعہ بیگم کچھ دیر پہلے ہی فیضان کے ساتھ ہسپتال سے گھر واپس آئی تھیں۔رات کو ڈاکٹرز نے جلال تایا کو ہسپتال میں داخل کر لیا تھا۔انہیں ایک بار پھر فالج کا اٹیک آیا تھا،ان کے پورے جسم میں حرکت نہ ہونے کے برابر تھی،صرف آنکھوں کی حرکت باقی تھی۔ڈاکٹرز صائمہ تائی کو پہلے ہی جواب دے چکے تھے کہ انہیں اب واپس گھر لے جایا جائے۔

اتنے میں رابعہ بیگم کی نظر سیڑھیاں اترتے آفاق اور اصباح کی جانب اٹھی۔ آسمانی رنگ کی شارٹ فراک کے ساتھ ہمرنگ دوپٹہ اور پاجامہ پہنے اصباح آفاق کے ہمراہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جبکہ اسکے ساتھ چلتا آفاق بھی آسمانی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا کہ ایک دم آفاق نے جھک کر اصباح کے کان میں کچھ کہا جس پر اصباح ایک نظر آفاق کی جانب دیکھتے جواباً کچھ بولی، جس پر آفاق ہنسنے لگا جبکہ اصباح گردن جھکاتے اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی۔ انہیں دیکھتے رابعہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ان کی دائمی خوشیوں اور سلامتی کی دعا کی۔ ٹیبل کے پاس آتے ہیں ان دونوں نے سب کو سلام کیا،

"وعلیکم السلام بیٹا، آؤ بیٹھو" رابعہ بیگم مسکراتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولیں۔ آفاق نے پہلے اصباح کے لیے کرسی نکالتے اسکے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟"اصباح کے ساتھ بیٹھی مہمل نے اسے مخاطب کیا،اس سے پہلے کہ اصباح کوئی جواب دیتی مہمل کی نظر اس کی گردن میں لٹکتے لاکٹ پر پڑی، جس کے ایک کونے پر ایک ننھا سا دل لٹک رہا تھا، جس میں انگریزی کے دو حروف کندہ تھے، "اے اور آئی!"

"واہ بھئی واہ"اصباح اسکی نظروں کا مرکز محسوس کرتے مسکرائی۔

"بہت خوبصورت لگ رہا ہے،ماشاللہ" مہمل دل سے اسکی تعریف کرتی بولی کہ انکی سماعت سے آفاق کی آواز ٹکرائی،

"ماموں کی طبیعت اب کیسی ہے"وہ رابعہ بیگم کو مخاطب کرتا پوچھ رہا تھا۔

"کیا بتاؤں بیٹا،ڈاکٹرز نے جواب دے دیا ہے،بس تم سب دعا کرو کہ اللہ بھائی جان کے لیے آسانیاں پیدا کرے"وہ متفکر لہجے میں بولیں، جس پر ان کے اعتراف بیٹھے تمام افراد نے زیرِ لب آمین کہا۔

"بیگم صاحبہ آپ کی چائے" ملازمہ فائقہ لاشاری کو مخاطب کرتے بولی، جو لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی اپنے موبائل میں مصروف تھیں۔

"ہاں، یہاں رکھ دو" ملازمہ چائے رکھتے واپس چلی گئی جبکہ فائقہ لاشاری نے موبائل بند کرتے ایک جانب رکھا اور انکے دماغ میں رات فیاض لاشاری سے ہوئی باتیں گونجنے لگیں۔ وہ حیران تھیں کہ ایک دم فیاض کو شاہزین کی کیا فکر لاحق ہو گئی تھی کہ کمپنی کی ایک بڑی برانچ وہ اس کے نام کر رہے تھے اور پھر اسکی شادی! دل میں فوراً خیال آیا کہ یہ سوچنا صرف انکا ہی نہیں فائقہ کا بھی فرض ہے، وہ انکی پہلی اولاد انکا بیٹا ہے مگر دماغ انہیں حقیقت کا آئینہ دکھانے لگا کہ وہ انکا بیٹا نہیں ہے! انکی اولاد صرف شہریار ہے۔ اگر فیاض صاحب سب کچھ شاہزین کے نام کر دیں گے تو شہریار کے لیے کیا باقی رہ جائے گا جبکہ ان سب چیزوں کا حقدار صرف شہریار ہے، شاہزین نہیں! اور وہ اپنے بیٹے کی حق تلفی ہر گز نہیں ہونے

www.novelsclubb.com

دے سکتی تھیں۔انہیں رہ رہ کر ماضی میں کیے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔شاہزین کی پیدائش کے بعد جب وہ پہلی بار اسے گھر لائی تھیں تو اس وقت انکے دل میں صرف ایک ہی خوف تھا کہ کہیں حقیقت آشکار ہونے پر فیاض لاشاری انہیں اور شاہزین کو گھر سے نہ نکال دیں۔اسی مسئلے کا حل سوچتے انہوں نے فیاض لاشاری سے ضد کرتے کمپنی کے 40 فیصد شیئرز شاہزین کے نام کروائے تھے جس پر پہلے تو فیاض لاشاری راضی نہ ہوئے تھے مگر پھر اپنی اولاد کی خوشی میں وہ انکی یہ بات مان گئے۔اپنے اسی فیصلے پر آج وہ پچھتا رہی تھیں کہ کاش وہ اس وقت جلد بازی میں وہ فیصلہ نہ کرتیں تو آج شاہزین شہریار کے حق پر قابض نہ ہو پاتا۔انہیں فیاض کو روکنا تھا مگر آخر وہ کیا دلیل پیش کریں گی اپنے مطالبے کی۔دل نے فوراً ان پر ملامت کی آخر وہ کیوں اپنے بیٹوں میں تضاد کر رہی ہیں۔شاہزین کو چاہے انہوں نے پیدا نہیں کیا مگر اسکی تربیت، پرورش سب کرنے والی وہی تو ہیں۔وہ انکا ہی بیٹا تھا، ویسے بھی جو راز اتنے سال تک کسی کے سامنے نہ آسکا، وہ اب کیسے آشکار ہو سکتا

www.novelsclubb.com

ہے۔اپنے دماغ میں آتے تمام خیالات کو جھٹکتے انہوں نے سامنے پڑا چائے کا کپ اٹھایا، چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔وہ کپ وہیں چھوڑتے اٹھ کھڑی ہوئیں، قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے، انکا ارادہ آرام کرتے خود کو ذہنی سکون دینے کا تھا۔

سٹیج کے سامنے کھڑی حرم ان چاروں کی تصاویر لینے میں مصروف تھی۔سر مئی پینٹ کوٹ میں ملبوس آفاق کے ساتھ سر مئی رنگ کی پاؤں تک آتی لمبی فراک پہنے اصباح بیٹھی تھی جبکہ آف وائٹ کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تاشفین کے ہمراہ آف وائٹ اور سنہرے رنگ کے امتزاج کی فراک پہنے آبرو موجود تھی۔

"فیضان بھائی کہاں ہیں؟آئے نہیں ابھی تک؟" سٹیج سے کچھ فاصلے پر کھڑی صالحہ بیگم نے رابعہ بیگم کو مخاطب کیا،

"کال کی ہے میں نے اسے بس پہنچنے ہی والا ہے، کہا بھی تھا کہ ہمارے ساتھ آ جائے مگر میری بات کہاں سنتا ہے وہ" رابعہ بیگم خفگی سے بولیں کہ سبرینہ قدم اٹھاتی ان

کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ وہ آج ہلکے سبز رنگ کی ساڑھی پہنے نہایت خوبصورت اور نفیس لگ رہی تھی۔ وہ کچھ دیر یونہی انکے پاس کھڑی رہی کہ اتنے میں فیضان اور فاطمہ بھی لائبہ کے ہمراہ پہنچ گئے۔ گہرے نیلے رنگ کے لباس میں فاطمہ ان تینوں کی جانب آتے ان سے ملنے لگی جبکہ فیضان سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔ فیضان کو اس جانب آتا دیکھ کر تاشفین اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا،

"بہت مبارک ہو بیٹا اور بہت معذرت کہ میں کل تم لوگوں کے اتنے اہم دن میں شامل نہیں ہو سکا" وہ تاشفین کو گلے لگاتے بولا، جس پر کچھ فاصلے پر کھڑی سبرینہ کی سماعت سے اسکی آواز ٹکرائی، یہ آواز! دل کی دھڑکن ایک دم تھم گئی، وہ پلٹی کہ نظر تاشفین پر پڑی جو کسی فیضان سے گلے مل رہا تھا، فیضان کی پشت سبرینہ کی جانب تھی۔ سبرینہ ان تینوں سے معزرت کرتے، تیز دھڑکتے دل کے ساتھ قدم اٹھاتی سٹیج کی جانب بڑھی۔ فیضان تاشفین سے الگ ہوتے انکے پاس ہی کھڑا تھا کہ تاشفین کی نظر اپنی جانب آتی سبرینہ پڑی،

"یہ میری اموجان ہیں فیضان صاحب" وہ مسکرا کر بولا، جس پر فیضان نے گردن موڑتے سبرینہ کی جانب دیکھا۔آج 30 سال بعد ان دونوں کی نظریں ملیں، صرف ایک لمحے میں وہ ایک دوسرے کو پہچان گئے تھے۔ایک جانب پچھتاوے اور ملال کا عنصر تھا جبکہ دوسری جانب نہ پچھتاوا تھا، نہ ملال، نہ محبت، نہ نفرت! ان کے سینوں میں موجود دل بہت تیزی سے دھڑک رہے تھے۔آس پاس موجود ہر شے ان دونوں کے لیے تھم چکی تھی۔

"سبرینہ۔۔" فیضان کے ہونٹوں سے بے اختیار اس کا نام نکلا جس کی آواز صرف وہ خود ہی سن سکتا تھا جبکہ دوسری جانب کھڑی سبرینہ کو اب سانس لینا بھی دشوار لگنے لگا تھا۔

ہاں یہ سچ ہے کہ ترستے تھے تکلم کو کبھی

اب یہ کوشش کہ تیرا ذکر نہ ہو، بات نہ ہو

کاش ڈھونڈے تو مجھے گھوم کے بستی بستی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور دعا میری، کبھی تجھ سے ملاقات نہ ہو

"اور یہ آبرو کے تایا ہیں" وہ ان دونوں کا تعارف کرواتے ہوئے بولا، وہ انجان تھا کہ انکا تعارف الفاظ کا محتاج نہیں!

سبرینہ نے خود پر ضبط کیا اور بمشکل مسکرائی، یہ مسکراہٹ کتنی اذیت ناک تھی صرف وہی جانتی تھی، دوسری جانب کھڑے فیضان کو کچھ دیر تک تو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا مگر پھر ایک دم اس کے دماغ میں ڈھیروں سوال پیدا ہونے لگے۔ ان دونوں نے ہی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی یوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوں گے۔ سبرینہ کے دماغ کے پردے پر کچھ دیر پہلے کا منظر لہرانے لگا، جب تاشفین فیضان سے گلے مل رہا تھا۔ کہیں وہ اپنے بیٹے کے بارے میں جانتا تو نہیں؟ مگر فیضان کے تاثرات اس خیال کی نفی کر رہی تھی۔ سبرینہ کے لیے مزید وہاں کھڑا

ہونا بے حد دشوار تھا،وہ تیزی سے قدم اٹھاتی واپس ان تینوں کے پاس آ کھڑی ہوئی۔اسکی اُڑی رنگت دیکھتے صالحہ حیران ہوئی،

"سبرینہ تم ٹھیک ہو؟"سبرینہ فوراًاپنے تاثرات نارمل کرتے بولی،

"ہاں ہاں میں ٹھیک ہوں،آئیں میں آپ سب کو مسز شیرازی سے ملواؤں" وہ ان سب کو لیے کچھ فاصلے پر بیٹھی اپنی مہمان سے ملوانے کے گئی،جس کا مقصد صرف خود سے ان سب کی توجہ ہٹانا تھاجبکہ فیضان کی نظر تب تک اسے دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی۔اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں صرف سبرینہ ہی نہیں بلکہ اس کا بیٹا بھی موجود تھا،جس کے وجود سے وہ اتنے سال سے بے خبر تھا۔

کچھ دیر بعد سبرینہ ٹیبل پر بیٹھی غائب دماغی سے آس پاس دیکھ رہی تھی۔اسے ایک ایک منظر یاد آنے لگا،فیضی سے ہوئی پہلے ملاقات سے لے کر طلاق کے کاغذات تک،احمد صاحب کی موت کی خبر سے لے کر سکینہ بیگم کے جنازے تک !اس

ایک شخص کی وجہ سے اس کی زندگی کیسے بدلی تھی، وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتی تھی۔ اسے سب یاد آرہا تھا، اس کے وعدے پھر وعدہ خلافیاں، اپنی محبت اور اعتماد کی کرچیاں! اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فوراً یہاں سے بھاگ جائے، کہیں دور جہاں اس شخص کا سایہ تک موجود نہ ہو!

ایک دم اسکی نظر فاطمہ پر پڑی، کانوں میں اس روز صائم کے بولے جانے والے الفاظ گونجے، تو یہ تھی وہ عورت جس سے شادی کی خاطر فیضان نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ اسے رابعہ بیگم کی بات یاد آئی کہ وہ کئی سالوں سے بیرون ملک مقیم تھا، اس کے لیے دوبارہ زندگی شروع کرنا کتنا آسان تھا، ساری تکالیف تو صرف اسی کی قسمت کا حصہ تھیں۔ دوسری جانب فیضان کا دماغ اب کڑیوں سے کڑیاں ملا رہا تھا کہ یقیناً اس کے جانے کے بعد وہ سبرینہ واپس اپنے والدین کے پاس چلی گئی ہو گی اور اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے وہ اسے دوبارہ قبول کر چکے ہونگے اور شادی کرتے وہ اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی ہو گی۔ اسنے ایک نظر تاشفین کی جانب ڈالی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جوزاویار کے ساتھ کھڑا تھا۔یہ سبرینہ کے بچے تھے،وہ بھی کافی خوش نظر آرہی تھی یقیناوہ ایک خوشگوار زندگی گزار رہی ہوگی،اسے ان مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا جن کی وجہ سے فیضان خود کو اسکا مجرم مانتا آیا تھا۔وہ ایسے ہی اتنے سال پچھتاوؤں میں گھرا رہا مگر ایک سوال ایسا تھا جس کا جواب اسے اب تک نہ ملا تھا کہ تاشفین کے مطابق تو اس کے والد کا انتقال اسکی پیدائش سے پہلے ہوگیا تھا تو پھر سبرینہ کے باقی بچے۔۔۔۔وہ گھر جاتے ہی اس بارے میں رابعہ بیگم سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

گھر واپس پہنچتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئیں۔وہ ہال سے کس طرح خود پر ضبط کیے گھر پہنچی تھیں یہ صرف وہی جانتی تھیں۔اتنے سالوں بعد وہ یوں ایک دم انکے سامنے آیا تھا،وہ آج مان گئی تھیں کہ انکی دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ورنہ وہ زندگی بھر کبھی انکے سامنے نہ آتا۔انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی اس تعارف سے

بھی اسے ملیں گیں، وہ اپنے بیٹے کی خوشیوں کو برباد نہیں کر سکتی تھیں تبھی خود پر ضبط کیے گھر آ گئی تھیں۔ ذہن میں بار بار ایک سوال نمودار ہو رہا تھا کہ کیا وہ جانتا تھا کہ تاشفین اس کا بیٹا ہے ؟" مگر پھر اسکے تاثرات یاد آتے، وہ بھی سبرینہ کی طرح حیران تھا۔ وہ یونہی بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھیں کہ نور کمرے میں داخل ہوئی،

"اموجان آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ؟" وہ ان کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر بولی،

"نہیں۔۔ہاں بیٹا، وہ بس۔۔۔۔شاید تھکاوٹ زیادہ ہو گئی ہے اس لیے۔۔" بے ربط الفاظ، نامکمل بات۔

آپ آرام کریں اموجان مگر آپ نے تو کچھ کھایا بھی نہیں، میں آپ کو دوائی کیسے دوں ؟""

"مجھے بھوک نہیں بیٹا اور دوائی کی ضرورت نہیں ہے، میں آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی، تم بھی جاؤ اور آرام کرو" انکی بات پر نور اثبات میں سر ہلاتے چلی گئی جبکہ سبرینہ اپنی ساڑھی سنبھالتے واشروم میں داخل ہوئی اور آئینے میں اپنا عکس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھتے آنکھوں پر کیا گیا ہر ضبط ٹوٹنے لگا، آنسو بہتے ہوئے چہرہ تر کرنے لگے۔ وہ کافی دیر یونہی بے آواز روتی رہیں کہ کچھ دیر بعد خود پر قابو پاتے، کپڑے تبدیل کیے اور باہر آئیں۔ رو رو کر آنکھیں سوج چکی تھیں۔ بیڈ پر بیٹھتے ان کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگی، نجانے یہ کیسی کیفیت تھی جو ان پر طاری ہو رہی تھی، آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے، جنہیں وہ سختی سے صاف کرتے خود کو اذیت دے رہی تھیں۔ جس ماضی کو بھلانے کی کوشش میں وہ اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گزار آئی تھیں آج وہی ماضی ان کی خوشیوں کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔ ایک جانب بیٹے کی خوشیوں کا سوال تھا تو دوسری جانب وہ شخص جسے ایک بار دیکھنے سے ہی انکے تاریک ماضی کی ایک ایک بری یاد انکے ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔ وہ ایک سال انکی پوری زندگی پر حاوی ہونے لگا تھا۔ احمد صاحب کا ناراض چہرہ، سکینہ بیگم کی میت، لوگوں کی باتیں، طعنے، اپنی ویران جوانی، تاشفین کا سسکتا ہوا بچپن! کیا تھا جو انہیں آج یاد نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں ایک بار پھر میرے سامنے آ گئے ہو فیضی، کیوں؟" وہ روتے ہوئے مسلسل یہی جملہ دہرا رہی تھیں۔

محبت ریت جیسی تھی

مجھے یہ غلط فہمی تھی

کہ محبت ڈھیر ساری تھی

میں دونوں ہاتھ بھر بھر کر

محبت کو سنبھالوں گی

زمانے سے چھپا لوں گی

کبھی کھونے نہیں دوں گی

مگر میں نے اسی ڈر سے

کہ محبت ہی نہ کھو جائے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ مٹھیاں بند رکھی تھیں

مگر جب مٹھیاں کھولیں

تو دونوں ہاتھ خالی تھے

محبت کے سوالی تھے

کیونکہ۔۔۔

محبت ریت جیسی تھی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

وہ ہال سے واپسی پر لان میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ دماغ میں سوالات بڑھنے لگے تھے کہ آخر وہ کراچی سے لاہور کیسے آئی۔۔۔ اسکے ایک شوہر کا تو انتقال ہو گیا تھا تو پھر وہ بچے۔۔۔ صالحہ بیگم سے اسکی دوستی۔۔۔ آبرو سے اسکے بیٹے کا رشتہ۔۔۔ اتنے میں رابعہ بیگم اس کے پاس آئیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"فیضان تم یہاں؟"

"ادھر آئیں آپا، مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے؟" وہ انہیں لان میں ایک کونے میں لے گیا۔

"سب خیر تو ہے نہ فیضان؟ بھائی جان۔۔۔" وہ سمجھیں کہ فیضان شاید جلال تایا کے متعلق انہیں کچھ بتانے والا ہے۔

"وہ آبرو کی ساس، میرا مطلب سبرینہ، وہ یہاں کیسے؟" وہ ادھورے سوالات کر رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو فیضان مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" وہ اسکے سوالات سے الجھیں۔

"میرا مطلب وہ تو لاہور میں رہتی تھی اور اس کا شوہر وہ کون تھا اور اس کے بچے؟ اس کے بیٹے نے بتایا تھا مجھے کہ اس کے باپ کا انتقال اس کی پیدائش سے قبل ہو گیا تھا اور آپ اسے کب سے جانتی ہیں؟" کچھ سوال اس بار بھی ادھورے تھے۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے فیضان ؟اتنے سوال کیوں کر رہے ہو ؟ہم انہیں ابھی کچھ دیر۔۔۔۔۔۔۔"وہ رکیں،ایک دم انہیں کچھ یاد آیا۔

"کیا تم اسے جانتے ہو؟"

جی آپا، یہ وہی سبرینہ ہے،وہی"وہ ان کے ہاتھ تھامتے بولا،وہ ٹھٹکیں،انکا دماغ کڑیوں سے کڑیاں ملانے لگا، "

"یہی تو میں حیران ہوں کہ وہ یہاں لاہور کیسے۔۔۔۔۔"

"یعنی تاشفین تمہارا بیٹا ہے"فیضان کی بات ادھوری رہ گئی۔رابعہ بیگم کا جملہ اسکی قوت گویائی سلب کر چکا تھا۔

"اگر یہ سبرینہ وہی ہے تو تاشفین تمہارا بیٹا ہے فیضان"فیضان حق دق انکی بات سن رہا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آپا، میں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھو فیضان، نکاح کے وقت اس کی ولدیت میں تمہارا نام تھا، فیضان صدیقی کا، مجھے آفاق نے بتایا تھا مگر اس وقت میں بہت حیران ہوئی تھی پر پھر میں نے سوچا کے ایک نام کے تو بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں اور یہ بات میرے دماغ سے نکل گئی پر وہ تمہارا ہی نام تھا، یعنی وہ تمہارا بیٹا، اللہ" وہ خود بھی شاک اور خوشی کی ملی جلی کیفیات میں تھیں۔

"پر کیا تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں تھا؟" فیضان خاموش رہا اور انکے ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہٹا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

"فیضان، فیضان رکو" وہ اسے روکتی رہیں مگر فیضان انکی ہر پکار ان سنی کرتا گاڑی میں بیٹھتے گیٹ سے باہر نکل گیا

اسے کچن سے نکلتے ہوئے ایک دم امو جان کا خیال آیا، وہ قدم اٹھاتی ان کے کمرے کی جانب چل گئی۔ سبرینہ کے کمرے کی لائٹ آن تھی، یعنی وہ ابھی تک جاگ رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھیں، وہ حیران ہوئی۔ کمرے میں داخل ہوتے اس کی نظر سبرینہ ہر پڑی، جو لحاف اوڑھے بیڈ پر لیٹی تھیں۔ نورا نکے پاس گئی، سبرینہ کا چہرہ دوسری جانب تھا۔

"اموجان "اس نے آہستہ سے پکارا مگر کوئی جواب نہ آیا،

"اموجان "دوسری بار پکارنے پر بھی کوئی جواب نہ آیا،

"اموجان "تیسری بار پکارتے اس نے ہاتھ انکے کندھے پر رکھا، جس پر وہ نور کی جانب مڑیں اور آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا،

"اموجان کیا ہوا ہے آپ کو؟"ان کے سرخ ہوتی آنکھیں دیکھتے وہ متفکر لہجے میں بولی،

"آپ ٹھیک تو ہیں؟" وہ انکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیتے بولی، جس پر سبرینہ نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھتی رہیں۔

"آپ کو تو بہت تیز بخار ہے امو جان" وہ پریشانی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور بھاگ کر زاویار کے کمرے کی جانب گئی۔کچھ دیر بعد سبرینہ کو وہ دونوں بھاگتے ہوئے اپنی جانب آتے دکھائی دیے۔زاویار نے تیزی سے انکے پاس بیٹھتے،ہاتھ انکے ماتھے پر رکھا۔

"آپ کو بہت تیز بخار ہے امو جان، ہمیں فوراً ہسپتال جانا ہو گا" وہ اٹھنے لگا کہ سبرینہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"نہیں بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔۔بس تا۔۔۔تاشفین۔۔۔" تیز بخار کے باعث وہ اپنی بات بھی مکمل نہ کر سکیں۔تاشفین کا نام لیتے ایک آنسو ان کی انکھ سے نکلتے انکے رخسار پر آ گرا، جسے صاف کرتے زاویار اٹھ کھڑا ہوا

"میں ابھی بھائی کو فون کرتا ہوں"

"نہیں۔۔۔ نہیں بیٹا اسے فون مت کرنا وہ بہت پریشان ہو جائے گا، میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں" وہ نقاہت زدہ آواز میں بولیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اموجان اگر ہم نے بھائی کو نہ بتایا تو وہ ہم سے سخت ناراض ہو جائیں گے، آپ اس بارے میں پریشان مت ہوں" وہ بولتا ہوا تاشفین کو کال ملانے لگا۔

اس نے ایک نظر کمرے کی سجاوٹ کی جانب ڈالی، یہ یقیناً رتبہ کے کام تھے۔ وہ اپنا بھاری جوڑا سنبھالتے کمرے میں داخل ہوئی۔ تاشفین باہر صالحہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ دونوں ولیمے کے بعد ان کے ساتھ گھر آئے تھے۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جاتے اپنی جیولری اتارنے لگی، آج کے ایونٹ کی جیولری کل کے مقابلے میں کافی ہلکی تھی۔ وہ یونہی کھڑی جیولری اتارنے میں مصروف تھی کہ سماعت سے فون کی بیل کی آواز ٹکرائی، یہ تاشفین کا فون تھا۔ اسکی نظر بے اختیار گھڑی کی جانب گئی جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔ اسے ایک دم پریشانی نے آن گھیرا اور وہ قدم اٹھاتی باہر گئی جہاں تاشفین فون کان سے لگائے کھڑا تھا۔

"تم پریشان مت ہو زاوی، میں آرہا ہوں" کال کاٹتے اس کی نظر سامنے کھڑی آبرو پر پڑی، جواب تک ولیمے کے جوڑے میں کھڑی تھی جبکہ آبرو اسکے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی، جس سے پریشانی واضح تھی۔تاشفین نے صالحہ بیگم کی جانب دیکھتے انہیں مخاطب کیا،

"آنٹی امو جان کی طبیعت ایک دم بہت خراب ہو گئی ہے، بہت معزرت مجھے اسی وقت انکے پاس جانا ہو گا" وہ افسردہ لہجے میں بولا،

"اس میں معذرت کرنے والی کوئی بات نہیں ہے بیٹا، وہ تمہاری ماں ہے، تمہیں فوراً جانا چاہیے" صالحہ بیگم کی بات پر آبرو فوراً بولی،

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی" تاشفین نے آبرو کی جانب دیکھا،

"نہیں آبرو آپ رہنے دیں، میں اکیلا چلا جاؤں گا، آپ۔۔۔"

"نہیں میں آپ کے ساتھ جاؤں گی، اپ بس مجھے پانچ منٹ دیں، میں ابھی آتی ہوں" وہ یہ کہتے تیزی سے واپس کمرے میں چلی گئی جبکہ تاشفین ایک آسودہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اپنے انتخاب کی جانب دیکھتا رہا۔

وہ تیز رفتار سے گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا۔ کانوں میں رابعہ بیگم کی باتیں گونج رہی تھیں، وہ اسکا بیٹا تھا، اسکی اولاد اور اسے کچھ خبر تک نہ تھی۔ اسے بار بار تاشفین سے ہوئی پہلی ملاقات یاد آرہی تھی کہ اسے پہلی نظر دیکھتے ہی اسے اپنائیت کا احساس ہوا تھا۔ اس نے موبائل نکالتے شادی کی ایک تصویر نکالتے تاشفین کا چہرہ زوم کیا۔ وہ کیسے اسکے نقوش پر غور نہیں کر پایا تھا، اسکی آنکھیں، اسکی ناک، وہ ہو بہو اس جیسا تھا مگر پھر فوراً تاشفین کی بات یاد آتے اسکی رگیں تن گئیں، وہ اپنے باپ کو مرا ہوا جانتا تھا، اسکی اولاد اسکے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے باپ کی موت کا ذکر کر رہی تھی۔ غصے سے موبائل ساتھ والی سیٹ پر پھینکا، یہ سب سبرینہ کا قصور تھا، اس نے جان بوجھ

کر اسے اسکی اولاد سے محروم رکھا تھا۔ وہ اپنی غلطی مانتا تھا کہ اسے یوں سبرینہ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا مگر اسکی غلطی کی اتنی بڑی سزا! وہ مجبور تھا اپنے والدین کے آگے مگر وہ تو اس سے رجوع کر سکتی تھی نہ اپنی اولاد کے لیے۔ شاید وہ اسی کے ذریعے اسکی جگہ اپنے گھر میں بنا پاتا، اسے اپنی بیوی کا مقام دیتے، خاندان کا حصہ بنا پاتا۔ وہ ان سوچوں میں اپنی ہر غلطی فراموش کر چکا تھا کہ کیسے سبرینہ کو طلاق کے کاغذات بھیجنے کے بعد وہ تین چار دن کے لیے اپنا فون بند کر چکا تھا، اس وقت وہ کس اذیت سے گزری تھی وہ نہیں جانتا تھا، وہ بے یار و مددگار تھی، فیضان کے علاوہ اسکا اور کوئی سہارا نہ تھا۔ اسے گِلا تھا تو صرف اس بات کا کہ سبرینہ نے اسے اسکی اولاد سے متعلق بے خبر رکھا تھا۔ سے اس وقت سبرینہ پر بہت غصہ آ رہا تھا، وہ اپنی اولاد سے محروم رہا صرف اسکی وجہ سے۔ اسے یاد آنے لگا کہ کیسے وہ فاطمہ سے نکاح کے بعد صارم کے ساتھ کراچی گیا تھا۔ دو تین دن تک وہ اسے ہر ممکنہ جگہ پر ڈھونڈتا مگر وہ اسے نہیں ملی۔ وہ اس فلیٹ پر گیا، جہاں وہ دونوں رہتے تھے، پھر اس

www.novelsclubb.com

کے گھر گیا مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی، فون کالز پر بھی ہر بار اسکا نمبر بند جاتا۔ اس روز سے ہی وہ پچھتاؤوں میں گھرا تھا کہ کہیں اسکی وجہ سے سبرینہ مشکلات میں نہ پڑ جائے مگر آج اسے اس پر بہت غصہ آرہا تھا کہ کاش وہ اسے اس وقت تو اپنی اولاد کے بارے میں بتادیتی تو آج حالات ایسے نہ ہوتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اسے پچھتاوؤں میں دھکیلتے خود دوسری شادی کرتے خوشگوار زندگی گزارنے لگی۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اپنے تمام سوالوں کا جواب اس سے ضرور لے گا۔

تاشفین کا چہرہ صاف پریشانی ظاہر کررہا تھا۔ وہ پورا راستہ خاموشی سے گاڑی چلاتا آیا تھا۔ پورا راستہ اسکے اور آبرو کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی تھی۔ گھر پہنچتے وہ تیزی سے گاڑی سے اترا، آبرو اسکا کوٹ اٹھاتے گاڑی سے اتری کہ نظر کچھ فاصلے پر کھڑے تاشفین پر پڑی جو اسکا منتظر تھا۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آئی اور وہ دونوں

ساتھ قدم اٹھاتے اندر داخل ہوئے۔ سبرینہ کے کمرے میں پہنچے انکی نظر سامنے بیٹھے نور اور زاویار پر پڑی، تاشفین تیزی سے اپنی ماں کی جانب بڑھا،

"امو جان" انہیں پکارتے وہ انکے پاس بیٹھ چکا تھا۔ سبرینہ نے آنکھیں کھولتے اسکی جانب دیکھا،

"تاشفین تم یہاں بیٹا۔۔۔" وہ مدھم آواز میں بولیں کہ نظر سامنے کھڑی آبرو پر پڑی، جس کے چہرے پر میک اپ کے مٹے مٹے نشان تھے اور پھر خفگی سے زاویار کی جانب دیکھا،

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نازاوی کہ انہیں پریشان مت کرو مگر۔۔"

"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امو جان" تاشفین انکا چہرہ ہاتھوں میں لیتے بولا،

"میں بس تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی بیٹا، میری وجہ سے تم لوگ ڈسٹرب ہو گئے ہو"

"ایسی بات نہیں ہے آنٹی، آپ کی صحت سے زیادہ ہمارے لیے کچھ اہم نہیں ہے" آبرو بھی قدم اٹھاتی انکے پاس آ بیٹھی۔

"آبرو بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے اموجان، آپ سے بڑھ کر ہمارے لیے کچھ اہم نہیں" تاشفین نے سبرینہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتا بولا جبکہ نظر سبرینہ کی سرخ ہوتی آنکھوں پر تھی، جو رونے کی زیادتی کی وجہ سے لال ہو گئی تھیں۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ معاملہ کچھ اور تھا۔

کچھ دیر بعد وہ سبرینہ کو ڈرپ لگا چکا تھا، بخار کے ساتھ ساتھ انکا بی-پی بھی بہت لو تھا۔ ڈرپ ختم ہونے تک وہ وہیں بیٹھے ان سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے کہ سبرینہ آبرو کی جانب دیکھتے بولیں،

"سوری بیٹا، میں واقعی بہت معذرت۔۔۔۔"

"ایسے مت کہیں آنٹی، آپ میری امی جیسی ہیں اور مائیں معذرت کرتی اچھی نہیں لگتیں" وہ محبت سے انکا ہاتھ تھامتے بولی جس پر تاشفین نے اسکی جانب دیکھا وہ رشتوں کا احترام اور عزت کرنا جانتی تھی۔

"نور تم جاؤ اور اموجان کے لیے کچھ کھانے کو لے آؤ" تاشفین کے مخاطب کرنے پر نور اٹھ کھڑی ہوئی،

"جی بھائی" وہ اثبات میں سر ہلاتے چل پڑی، جس پر آبرو بھی اپنی جگہ چھوڑتے اٹھی، تاشفین نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا،

"میں نور کے ساتھ ہوں" وہ یہ کہتے قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔ زاویار بھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے کمرے میں گیا تھا۔ اب کمرے میں صرف تاشفین اور سبرینہ موجود تھے۔

تاشفین نے آگے بڑھتے سبرینہ کا ہاتھ تھاما،

"امو جان کیا ہوا ہے آپکو؟" وہ جانتا تھا کہ کوئی بات ہے جو سبرینہ اس سے چھپا رہی ہیں۔

"کچھ بھی نہیں بیٹا، بس وہ تھکاوٹ۔۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے نہ امو جان کہ آپ کی آنکھیں جھوٹ بولتے وقت آپ کا ساتھ نہیں دیتیں" وہ انکی بات کاٹتے بولا،

"میں سچ بول رہی ہوں بیٹا" وہ نظریں چراتے بولیں،

"مجھ سے تو مت چھپائیں امو جان" وہ بضد ہوا جبکہ دوسری جانب سبرینہ اسے کیا بتاتی کہ یہ خبر اسکی خوشیاں برباد کر دے گی۔

"جو بھی بات ہے کھل کر کہیں" وہ انہیں خاموش دیکھتا دوبارہ بولا، جس پر سبرینہ نے گہری سانس لیتے بات کا آغاز کیا،

آج۔۔۔۔ آج میں نے اسے دیکھا،"

"کیسے؟" وہ الجھا،

"تمہارے باپ کو" تاشفین کو لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"کہاں؟" سخت تاثرات لیے اسنے اگلا سوال پوچھا،

"تمہاری شادی میں!" یہ انکشاف تاشفین کے لیے بہت بھاری تھا۔

"میں نے اتنے سال بعد اسے دیکھا تاشفین۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ کوئی اور نہیں بلکہ آبرو کا تایا۔۔۔۔۔فیضان ہے، وہ ہی تمہارا باپ ہے تاشفین" وہ رونے لگیں، تاشفین کی گرفت انکے ہاتھوں پر ڈھیلی ہوئی، اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ شخص اسکا باپ۔۔۔۔۔اسکی رگیں تن گئیں۔

"یہ خبر تمہیں دے کر، میں تمہاری زندگی میں آئی خوشیاں برباد نہیں کرنا چاہتی تھی بیٹا" وہ مسلسل رورہی تھیں۔تاشفین کو فیضان سے ہوئی اپنی پہلی ملاقات یاد آئی اور وہ سبرینہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولنے لگا،

www.novelsclubb.com

"مت روئیں اموجان، مت روئیں" وہ اب انکے آنسو صاف کر رہا تھا۔

"میرا باپ اسی دن مر گیا تھا، جس دن آپ کو طلاق کے کاغذات موصول ہوئے تھے، میری ماں، میرا باپ، میری زندگی سب آپ ہیں" اسکا لہجہ بہت سخت تھا۔

"جس شخص نے ہماری زندگی میں کوئی کردار ادا ہی نہ کیا ہو، جس کی ہماری زندگی میں کوئی اہمیت ہی نہ ہو، اس کے ہونے نہ ہونے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا" وہ بے حد سخت الفاظ ادا کر رہا تھا۔

"مگر بیٹا، وہ واپس آگیا ہے، وہ تمہیں۔۔۔۔" وہ پھر رونے لگیں۔

"خود کو ہلکان کرنا چھوڑیں اموجان، پریشان مت ہوں، جب تک میں زندہ ہوں، آپ تک آنے والی ہر بات، ہر جملہ پہلے میری ذات سے گزر کر آپ تک آئے گا، میرے ہوتے ہوئے کوئی آپ کے خلاف کچھ بھی کہے یا آپ کو پریشان کرے گا ایسا ممکن نہیں" وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا۔

"مجھ پر بھروسہ رکھیں امو جان، جب تک میں آپ کے ساتھ ہوں، آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں" سبرینہ سامنے بیٹھے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں، جو انکی زندگی کی کل جمع پونجی تھا۔

"مجھ پر اعتماد ہے نہ آپکو؟"

"خود سے زیادہ" وہ تاشفین کا ماتھا چومتے بولیں، اتنے میں نور اور آبرو کمرے میں داخل ہوئیں، نور نے کھانے کی ٹرے سبرینہ کے پاس بیڈ پر رکھی جبکہ آبرو کی نظر تاشفین پر پڑی، جس کے چہرے کے تنے تاثرات دیکھتے آبرو حیران ہوئی۔ وہ دونوں سبرینہ کے پاس بیٹھ گئیں جبکہ تاشفین قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

سبرینہ کے کمرے سے نکلتے آبرو اور نور لاؤنج میں آئیں۔ تاشفین اس کے بعد انہیں کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔ آبرو قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی پر تاشفین وہاں بھی موجود نہ تھا، وہ واپس لاؤنج میں آئی۔ یہ گھر اسکے لیے نیا تھا، کونسا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرہ کہاں تھا اسے علم نہ تھا۔وہ یونہی آس پاس دیکھ رہی تھی کہ نور نے اسے مخاطب کیا،

"بھابھی کچھ چاہیے آپ کو؟"آبرو نے نفی میں سر ہلایا،کچھ لمحے خاموشی ان کے درمیان حائل رہی۔

"بھائی شاید اپنے سٹڈی روم میں ہوں"نور کی آواز پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا،وہ سمجھ گئی تھی کہ آبرو کس کی تلاش میں ہے۔اب اگلا سوال یہ تھا کہ سٹڈی روم آخر کہاں ہے؟

"ڈرائنگ روم کے ساتھ دائیں جانب ہے سٹڈی روم"نور نے اسکی اگلی مشکل بھی آسان کی،وہ قدم اٹھاتے ڈرائنگ روم کی جانب چل پڑی۔اسنے کچھ فاصلے سے ہی دیکھا کہ سٹڈی روم کی لائٹ آن تھی۔وہ اندر داخل ہوئی کہ نظر تاشفین پر پڑی جو صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا جبکہ ہاتھ میں موجود پین گھٹنے پر رکھے نوٹ پیڈ پر مسلسل لائنز بنانے میں مصروف تھا۔اسکے چہرے سے

برہمی اور غصہ واضح تھا۔ آبرو صوفے پر اس کے پاس جا بیٹھی۔ آہٹ کی آواز پر تاشفین نے آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا، نوٹ پیڈ پر چلتا ہاتھ رک گیا۔ تاشفین کی آنکھوں میں موجود تاسف، پریشانی آبرو محسوس کر سکتی تھی۔

"تاشفین سب ٹھیک ہے نہ ؟ آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں" آبرو کے سوال پر تاشفین نے ایک نظر اسکے مہندی لگے ہاتھوں کی جانب دیکھا، چہرے کے تاثرات کچھ نارمل ہوئے، ہونٹوں کو ایک افسردہ مسکراہٹ نے چھوا، اسکی خوشیوں کو ہر بار کسی کی نظر لگ جاتی تھی۔

"سب ٹھیک ہے نا تاشفین ؟" وہ واقعی اسکے لیے پریشان تھی۔ وہ اس کی شریک حیات تھی ہر بات جاننا اس کا حق تھا۔

"کافی پیئں گی ؟" آبرو نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا،

"جی ؟" اپنے سوال کا یہ جواب سنتے وہ الجھی،

"کافی پیئں گی؟"تاشفین نے اپنی بات دہرائی، کچھ سمجھ نہ آنے پر آبرو نے اثبات میں سر ہلایا۔تاشفین اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ آبرو کی جانب بڑھایا، جسے تھامتے وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں کچن میں کھڑے تھے۔آبرو پاس کھڑی اسے کافی بناتے ہوئے دیکھ رہی تھی جبکہ تاشفین اب دو کپ شیلف پر رکھ رہا تھا۔آبرو نے کچن میں آتے ہی اسے کہا تھا کہ کافی وہ بنادے گی جس پر تاشفین نے ہنستے ہوئے اسے جواب دیا تھا کہ "نئی نویلی دلہن سے سب سے پہلے کچھ میٹھا بنوانا چاہیے نہ کہ کڑوی کافی!"۔تقریباپانچ منٹ بعد وہ دو کپ کافی تیار کر چکا تھا اور اب اس کا رخ ایک بار پھر سٹڈی روم کی جانب تھا۔ٹرے ٹیبل پر رکھتے اس نے ایک کپ آبرو کی جانب بڑھایا،

www.novelsclubb.com

"تھینک یو" آبرو نے کپ تھامتے ہوئے کہا، جس پر مسکراتے ہوئے اب وہ اپنا کپ اٹھا رہا تھا۔ آبرو اب اسکے بولنے کی منتظر تھی اور بالآخر کچھ دیر بعد تاشفین نے بات کا آغاز کیا،

"میں نے کل آپ کو اپنی زندگی کی ہر حقیقت کے بارے میں بتایا تھا کہ کیسے میں پیدائش سے پہلے ہی یتیم ہو گیا تھا اور میری ماں ہی میرا سب کچھ ہے" وہ اسے سن رہی تھی، وہ کل رات آبرو کو اپنی زندگی کی ہر حقیقت سے آگاہ کر چکا تھا۔

"میری زندگی میں مجھے سب سے زیادہ عزیز اگر میری ماں ہے تو ایک ایسا شخص بھی ہے جس سے میں سب سے زیادہ نفرت کرتا ہوں" اس نے آبرو کی جانب دیکھا، اس کے لہجے میں اس شخص کے لیے نفرت آبرو بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

"وہ شخص کوئی اور نہیں میرا باپ ہے" اسکے لہجے میں ایک دم آتی سختی آبرو نے بھی محسوس کی تھی، وہ آج اسے پہلے سے بہت مختلف نظر آرہا تھا۔

"میری ماں نے اپنی ایک غلطی کی سزا پوری عمر کاٹی ہے، انہوں نے اس ایک خطا کی اتنی سزائیں پائی ہیں، جس کا کوئی شمار نہیں" اس کے لہجے میں درد تھا، اذیت تھی۔

"اور ان سب کا قصوروار صرف ایک شخص ہے، میرا باپ اور اتنے سالوں بعد وہ آج ہماری زندگی میں واپس آگیا ہے اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ۔۔۔۔" وہ رکا، آبرو کی جانب دیکھا،

"آپ کے تایا فیضان صدیقی ہیں" آبرو کو کافی کا ذائقہ ایک دم بہت کڑوا محسوس ہونے لگا، اسے لگا اسے نام سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"فیضان۔۔۔۔تایا؟" آبرو نے وہ نام دہرایا، جس پر اثبات میں سر ہلاتے تاشفین نے اسکے ہر وہم کو دور کر دیا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا سگریٹ ہونٹوں سے لگائے گہرے کش لے رہا تھا۔اسکی طبیعت آج پھر کچھ خراب سی تھی مگر اس کے باوجود وہ سگریٹ نوشی کو ترک نہیں کر پا رہا تھا، یہ عادت اسکی زندگی کا اہم حصہ بن گئی، جسے چھوڑنا اس کے لیے ناممکن تھا اور وہ خود بھی اس عادت کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔اپنی مصروف زندگی میں سکون حاصل کرنے کے لیے وہ سگریٹ اٹھاتا تھا پر ڈاکٹر سے ہوئی اس ملاقات کہ بعد جب بھی اسکی طبیعت میں کچھ بدلاؤ آتا تو اسے ایک عجیب سی فکر لاحق ہو جاتی کہ اگر اس ڈاکٹر کی کہی باتیں سچ ہوئیں تو کیا ہو گا مگر طبیعت میں بہتری آتے ہی وہ ہر بات فراموش کرتے اپنی ازلی لاپرواہی اختیار کر لیتا مگر کل فیاض صاحب کی باتیں اسے ایک نئے پہلو سے سوچنے پر مجبور کر چکی تھیں۔وہ اب مالک کے طور پر خود ایک کمپنی سنبھالنے والا تھا، جس کے ساتھ فیاض لاشاری کی دوسری شرط اسکی شادی تھی نجانے کیوں اسکے دماغ میں ڈھیروں وسوسے جگہ لینے لگے تھے کہ اگر اس نئی زندگی کی شروعات میں ہی اسے کچھ ہو گیا یا زندگی کے کچھ

مراحل طے کرتے وہ زندگی کی بازی ہار گیا تو کیا ہو گا، اسے خوف آنے لگا تھا، سب ختم ہو جانے سے، موت سے !

کچھ لمحے خاموشی ان دونوں کے درمیان حائل رہی جسے کچھ دیر بعد تاشفین کی آواز نے توڑا،

"آج شادی میں امو جان نے آپ کے تایا میرا مطلب میرے باپ کو دیکھا۔۔۔ان کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ بھی اس شخص کا یوں سامنے آنا ہے" اسکی ہر بات آبرو کو حیرت میں مبتلا کر رہی تھی۔اس کے ہاتھوں میں ہوتی کپکپاہٹ آبرو محسوس کر سکتی تھی۔

"مجھے سچ میں یہ معلوم نہیں تھا کہ۔۔۔" وہ بولنے لگی کہ تاشفین نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا،

"مجھے معلوم ہے آبرو کہ آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتیں کیونکہ اگر آپ کو معلوم ہوتا تو نکاح کے وقت آپ میری ولدیت پر سوال ضرور اٹھاتیں" آبرو خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"آپ کو بتانے کا مقصد ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں اس معاملے میں آپ کو قصوروار ٹھہرا رہا ہوں کہ آپ کا تعلق میرے باپ کے خاندان سے ہے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ میری بیوی ہیں آبرو، میری ہمسفر ہو، آپ کو میرے ہر راز کا علم ہونا چاہیے" آبرو کا ہاتھ اب بھی اسکے ہاتھ میں تھا۔اس کا لہجہ ،اس کی آواز ہر ایک سے درد واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

"مگر فیضان تایا اور آنٹی۔۔۔۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ۔۔۔۔۔" وہ اب تک شاک میں تھی۔

"آپ کو پتا ہے آبرو میرا وجود اس دنیا میں آنے سے پہلے اور بعد میں اگر سوالیہ نشان بنا ہے تو صرف میرے اپنے باپ کی وجہ سے ،میری ماں نے مجھے جس طرح

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پالا ہے، میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا"تاشفین کے لہجے میں سبرینہ کے لیے صرف محبت تھی۔وہ آج اس کے سامنے بیٹھا اپنی ماں سے محبت اور باپ سے نفرت کا اظہار کر رہا تھا۔

"سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے مجھے آج تک میرے باپ کے خلاف کچھ نہیں کہا جبکہ ہماری زندگی کے تمام مسائل کی وجہ صرف وہ ہی تھے "آبرو خاموشی سے اسکی باتیں سن رہی تھی،اس کا دل مسلسل ایک ہی سوال کر رہا تھا کہ کیا اس کی خوشیاں اتنی مختصر تھیں،وہ جانتی تھی کہ جب یہ بات سب پر کھلے گی تو کیا ہو گا،انکے درمیان قائم ہوا یہ رشتہ کیا برقرار رہ پائے گا؟کہ ایک دم دماغ میں ایک سوال نمودار ہوا

"تاشفین کیا انہیں معلوم ہے کہ آپ ان کے بیٹے ہیں؟"تاشفین نے نفی میں سر ہلا یا،

www.novelsclubb.com

"طلاق کے بعد انہوں نے ایک بار پلٹ کر ہمیں نہیں دیکھا" وہ خاموش ہوا، کچھ لمحے یونہی خاموشی کی نذر ہوئے کہ تاشفین کی نظر آبرو کے چہرے پر پڑی، وہ بے حد پریشان نظر آ رہی تھی۔

"آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آبرو، اس سارے معاملے سے میرے اور آپ کے رشتے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا نہ صرف اس بات سے بلکہ آنے والی زندگی میں بھی ہم دونوں کے درمیان کبھی بھی کسی اختلاف کی وجہ کوئی تیسرا نہیں ہو گا" وہ اسکے دونوں ہاتھ تھامے، اسکی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

"رشتہ ہم دونوں نے جوڑا ہے، ہم ہی نبھائیں گے، آپ کو بس میرے فیصلوں میں میرا ساتھ دینا ہو گا، میرا ساتھ دیں گی نہ؟" اس کے سوال پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا،

"آپ کے ہر جائز اور درست فیصلے میں آپ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائیں گے" اسکی بات پر تاشفین کے ہونٹ ایک آسودہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔ وہ دونوں مشکلات

سے لڑتے ہوئے اس مقام پر پہنچے تھے، خوشیوں پر انکا بھی حق تھا مگر انہیں ہر بار ان خوشیوں کی ایک بھاری قیمت اٹھانی پڑتی تھی۔

آسمان پر چمکتا سورج اہل زمین کو حرارت اور روشنی فراہم کر رہا تھا۔ایک نئے دن کا آغاز ہو چکا تھا۔وہ دونوں سیڑھیاں اترتے نیچے آئے۔ڈائنگ ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا جبکہ زاویار اور نور پاس کھڑے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔آبرو اور تاشفین کو اس جانب آتا دیکھ کر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

"امو جان کہاں ہیں؟"تاشفین نے انکے پاس پہنچتے سوال کیا،

"اپنے کمرے میں"جواب زاویار کی جانب سے آیا،تاشفین نے قدم سبرینہ کے کمرے کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ اسے سامنے سے سبرینہ اس جانب آتی دکھائی دیں۔چہرے پر مسکان لیے وہ انہیں کی جانب آ رہی تھیں،تاشفین کا دل بے اختیار کسی نے مٹھی میں لیا،اسکی ماں اتنی بڑی بات ہو جانے کے باوجود صرف اسکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خوشیوں کی خاطر چہرے پر مسکراہٹ لیے انکے سامنے تھی۔تاشفین نے آگے بڑھتے انہیں اپنے ساتھ لگایا،

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی؟"

"اللہ کا شکر ہے بیٹا، بہت بہتر ہوں" سبرینہ نے مسکراتے ہوئے تاشفین کو جواب دیا۔

"آئیں ناشتہ کرتے ہیں" وہ انہیں لیے ٹیبل کی جانب آیا۔کچھ دیر بعد وہ سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔آبرو کی نظر بار بار سبرینہ کی جانب اٹھتی، وہ انکی ہمت اور بہادری سے بے حد متاثر ہوئی تھی۔رات میں ہوئے اس انکشاف کے بعد بھی وہ صرف انکی خاطر خود کو مطمئن اور پُر سکون ظاہر کر رہی تھیں۔

"آبرو بیٹا تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی؟" سبرینہ نے محبت بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا، جس پر اسکی نظر اپنی پلیٹ کی جانب گئی، جس میں رکھا کھانے کا ایک

لقمہ بھی اس نے نہیں لیا تھا۔تاشفین نے جوس کا جگ اٹھاتے،جوس گلاس میں ڈالا اور اسے آبرو کی جانب بڑھایا۔

ناشتے سے فارغ ہوتے وہ وہیں لاؤنج میں بیٹھے تھے کہ صالحہ بیگم سبرینہ کی عیادت کے لیے آ گئیں۔کچھ دیر وہ انہیں کے ساتھ بیٹھی رہیں کہ پاس بیٹھی آبرو نے مدھم آواز میں انہیں مخاطب کیا،

"آپ اکیلی آئی ہیں امی ؟" آبرو کو انہیں اکیلا دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔

"ہاں بیٹا،اگر ان دونوں میں کسی ایک کو ساتھ لے آتی تو دوسری گھر پر اکیلی رہ جاتی،اس لیے میں نے سوچا کہ میں خود اکیلی ہی چلی جاؤں" صالحہ بیگم نے وضاحت دی۔

"مگر امی آپ ایک بار مجھے بتا دیتیں میں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا بیٹا، اب چھوڑو اس بات کو، تم مجھے یہ بتاؤ کہ سب ٹھیک ہے نا؟" انہیں سبرینہ کے یوں ایک دم بیمار پڑ جانے پر کچھ تشویش ہو رہی تھی۔ کچھ ایسا تھا جس کی انہیں خبر نہ تھی۔ ان کے سوال پر کچھ لمحے آبرو خاموش رہی مگر اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی تاشفین نے اسے مخاطب کر لیا اور صالحہ بیگم کا سوال وہیں رہ گیا، جس کا جواب کچھ دیر میں ان سب کو ملنے والا تھا۔

سبرینہ صالحہ بیگم کو لیے اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" صالحہ بیگم نے سبرینہ کو مخاطب کیا،

"الحمدللہ کافی بہتر ہوں" انکی آواز میں موجود اداسی صالحہ بیگم سے چھپی نہ رہ سکی۔

"سب خیریت ہے نہ سبرینہ، میرا مطلب کل تم ہال میں بالکل ٹھیک تھیں مگر پھر اچانک ہی تمہاری طبیعت خراب ہو گئی، وہاں سے واپسی پر بھی تم کافی پریشان اور اداس لگ رہی تھی، کچھ ہوا ہے کیا؟" وہ کل ہی انکی بدلتی طبیعت بھانپ چکی تھیں۔

"ہاں، ہاں۔۔۔ سب ٹھیک ہے، وہ بس ایسے ہی۔۔" انہوں نے نظریں چراتے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"تم اب مجھ سے جھوٹ بولو گی؟"

"ایسی بات نہیں ہے"

"تو پھر بتاؤ کیا وجہ ہے تمہاری پریشانی کی؟" سبرینہ اب مزید وہ بات صالحہ بیگم سے نہیں چھپا سکتی تھیں۔ پہلے بھی وہ اپنے ماضی کی ساری داستان انہیں سنا چکی تھیں اور ابھی وہ یہ خبر دینے کے لیے مناسب الفاظ تلاش کر رہی تھیں کہ باہر سے کچھ آوازیں آنے لگیں، جن میں سے ایک آواز تو وہ فوراً پہچان گئیں، وہ تاشفین کی آواز تھی مگر وہ عام انداز میں نہیں بہت غصے میں کسی سے بات کر رہا تھا۔ دوبارہ اسکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اونچی آواز پر وہ دونوں باہر آئیں کہ سبرینہ کہ نظر اس شخص پر پڑی جو تاشفین کے سامنے کھڑا تھا، وہ کوئی نہیں بلکہ فیضان صدیقی عرف فیضی تھا۔

سبرینہ اور صالحہ بیگم قدم اٹھاتے آگے بڑھیں،

"میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟" تاشفین اپنی بات دہراتا بولا کہ سامنے کھڑے فیضان کی نگاہ سبرینہ پر پڑی، پیچھے کھڑی آبرو کو امید نہ تھی کہ فیضان تایا یوں انکے گھر آجائیں گے۔

"میں یہاں اپنے بیٹے سے ملنے آیا ہوں" سبرینہ کی جانب دیکھتے اس نے تاشفین کو جواب دیا، انکی اس بات پر وہاں موجود نور اور زاویار ٹھٹکے، وہ پہلی بار تاشفین کو اتنے غصے میں دیکھ رہے تھے۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے یہاں آپ کا کوئی بیٹا نہیں، اس لیے بہتر ہے جہاں سے آپ آئے ہیں وہیں واپس چلے جائیں" تاشفین سب کے سامنے بات بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔ تاشفین کی بات پر فیضان آس بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے بولنے لگا،

"ایک بار میری بات تو سن لو بیٹا، میرے ساتھ دھوکہ ہوا ہے، تمہاری ماں نے مجھے دھوکے میں رکھا ہے" سبرینہ نے درد بھری نظروں سے اس چہرے کو دیکھا جس سے محبت اس کی سب سے بڑی غلطی تھی، جو آج بھی سامنے کھڑا اس پر الزام لگا رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر کھڑی صالحہ بیگم حیران تھیں کہ وہ شخص جس نے سبرینہ کے ساتھ وہ ظلم کیا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ فیضان تھا۔

"دھوکہ۔۔۔!" تاشفین استہزائیہ انداز میں ہنسا،

"دھوکہ آپ کے ساتھ ہوا ہے یا میری ماں کے ساتھ" اس کے لہجے کی سختی وہاں موجود ہر شخص محسوس کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا، تم غلط۔۔۔" فیضان نے دو قدم آگے بڑھائے،

"ایک قدم بھی مزید آگے مت بڑھائیے گا، آپ دھوکے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ارے آپ تو وہ شخص ہیں جس کے لیے میری ماں اپنا سب کچھ چھوڑ آئی اور آپ نے ایک لمحے کے لیے کچھ بھی سوچے بغیر انہیں چھوڑ دیا!" اسکی آواز بلند اور الفاظ میں اذیت تھی۔

"دھوکہ اسے کہتے ہیں فیضان صاحب!" تاشفین کا یہ روپ وہاں موجود سب افراد آج پہلی بار دیکھ رہے تھے۔ فیضان نے پھر کچھ کہنے کے لیے لب کھولنا چاہے کہ تاشفین دوبارہ بول پڑا،

www.novelsclubb.com

"پہلے میرے ایک سوال کا جواب دیں کہ انہیں تو ان کی ہر غلطی کی سزا آپ کی صورت میں مل گئی مگر آپ نے اپنے زندگی میں کیا کھویا؟" کچھ بھی نہیں، اپنی نئی زندگی میں مصروف ہوتے ایک بار بھی پلٹ کر اپنے بیوی اور بچے کے بارے میں نہیں سوچا" وہ اپنی ماں کا وکیل تھا، جو اس پر گزری ہر اذیت کا جواب چاہتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا۔بیٹا میری بات سنو، مجھے اندھیرے میں رکھا گیا تھا، میں تم سے، اپنی اولاد سے بے خبر تھا بیٹا، مجھے تمہارے بارے میں بتایا ہی نہیں گیا تھا ورنہ میں ضرور پلٹ۔۔۔۔"

"بے حسی آپ پر تمام ہوتی ہے" تاشفین انکی بات کاٹتے قدرے افسوس سے بولا،

"یعنی پلٹ کر دیکھنے کے لیے میرا ہونا ضروری تھا، کیا میری ماں کا وجود آپ کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا، میری ماں سے محبت کے دعویدار تھے نہ آپ مگر حقیقت یہ ہے کہ۔۔۔" وہ رکا، غصے سے اسکے اعصاب تن چکے تھے۔

"آپ ایک بزدل مرد ہیں فیضان صاحب اور بزدل مردوں کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا، کوئی حق نہیں!" اس بار لہجے کے ساتھ اسکے الفاظ بھی بھاری تھے، جو فیضان کا دل چیر رہے تھے۔آہستہ آہستہ ہر حقیقت سے پردہ اٹھ رہا تھا، بات بڑھتی جا رہی تھی۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو بیٹا۔۔۔ایک بار مجھے اپنی صفائی پیش کرنے۔۔۔۔۔کا موقع تو دو" فیضان کا لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔

"مجھے کسی صفائی کی ضرورت نہیں، اس لیے بہتر ہے کہ جہاں اتنے سال آپ نے پلٹ کر ہماری طرف نہیں دیکھا، آج بھی وہیں ہماری زندگیوں سے دور چلے جائیں" وہ پتھر دل نہیں تھا مگر اپنی ماں کی ہر اذیت، ہر تکلیف، ہر آنسو کا شاہد تھا۔

"ایسا مت کہو بیٹا، میں تمہارا باپ۔۔۔۔۔۔"

"میرا کوئی باپ نہیں، میری صرف ماں ہے اور وہ وہی عورت ہے جسے آپ نے بے یار و مددگار اور اکیلا چھوڑ دیا تھا۔ وہ اتنے سال تنہا رہی، صرف میری خاطر، اپنی زندگی کی ہر اذیت اس نے میری خاطر خود پر برداشت کی اور میں۔۔۔" وہ رکا، فیضان کہ آنکھوں میں دیکھتا بولنے لگا،

"آپ کے لیے تڑپتا رہا، آپ کی محبت کی خاطر، باپ کی شفقت کی خاطر مگر پھر مجھے معلوم ہوا کہ جس شخص کے لیے میں تڑپتا ہوں وہ تو اس قابل ہی نہیں کہ اسے یاد

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھی کیا جائے"اس کے لہجے میں درد تھا۔وہ آج اپنے باپ کے سامنے کھڑا شکوے کر رہا تھا۔وہ فیضان کی کوئی دلیل، کوئی وضاحت سننے کو تیار نہ تھا کہ فیضان نے کچھ فاصلے پر کھڑی سبرینہ کو مخاطب کیا،

"تم کچھ بولتی کیوں نہیں سبرینہ، بتاؤ اسے کہ تم نے کیسے مجھے۔۔۔۔"

"مجھ سے بات کریں فیضان صاحب، میری ماں کو بیچ میں مت لائیں"وہ فیضان اور سبرینہ کے درمیان آتا بولا، سبرینہ قدم بڑھاتے فیضان کے مقابل آ کھڑی ہوئی، تاشفین نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ سبرینہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے سے روکا۔اب وہ اپنا مقدمہ خود لڑنے آئی تھی، کچھ حساب وہ خود اپنے مجرم سے لینا چاہتی تھی۔ سبرینہ نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا ، یہ وہی چہرہ تھا جس سے اس نے محبت کی تھی، یہ وہی شخص تھا جس کے لیے وہ اپنے والدین تک کو چھوڑ آئی تھی اور یہ وہی چہرہ تھا جس سے وابستگی اسکی زندگی کی

سب سے بڑی غلطی تھی جبکہ دوسری جانب کھڑے فیضان کے حواس پر اس وقت ایک ہی بات سوار تھی کہ آخر اسے اتنا عرصہ اسکی اولاد سے بے خبر کیوں رکھا گیا۔

"تم ہی اسے بتاؤ سبرینہ کہ کیسے اتنے سال تم نے مجھ سے میری اولاد کو چھپا کر رکھا، مجھے خبر تک نہ ہونے دی" فیضان اپنے سامنے کھڑی سبرینہ کو مخاطب کرتے بولا، سبرینہ کے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ وہ تو آج بھی اس کے لیے نہیں بلکہ اپنی اولاد کے لیے واپس آیا تھا۔

"تو آخر اتنے سال بعد آج تم پلٹ ہی آئے فیضان، پہلے بھی جب تم میری زندگی میں شامل ہوئے تھے تو میری خوشیاں مجھ سے روٹھ گئی تھیں اور آج بھی تمہارا وجود میرے لیے صرف تکلیف کا سامان بن رہا ہے" سبرینہ کی آواز کپکپاہٹ کا شکار تھی مگر وہ ممکن طور پر اپنی آواز کو مضبوط رکھے ہوئے تھیں۔

"میں نے بہت دعا کی تھی کہ میں زندگی بھر دوبارہ کبھی تمہارا چہرہ نہ دیکھوں مگر میں بہت بدقسمت ہوں کہ میری یہ دعا بھی قبول نہیں ہوئی اور آج تم پھر میرے

سامنے کھڑے ہو،اپنے سوالات اور الزامات کے ساتھ مگر میں تمہیں اپنے کسی عمل کی صفائی نہیں دوں گی!"ایک آنسو انکی آنکھ سے نکلتے انکے رخسار پر آ گرا،

"تم مجھے میرے سوال کا جواب دو سبرینہ کہ تم نے مجھے میری اولاد سے بے خبر کیوں رکھا،میرا پورا حق تھا کہ۔۔۔۔"وہ بھول گیا تھا کہ چھوڑ کر جانے والی سبرینہ نہیں وہ خود تھا۔

"اپنی اولاد کے بارے میں جاننے کا ہر حق تم طلاق کے کاغذات کے ساتھ کھو چکے تھے فیضان"سبرینہ اپنی آواز بلند کرتے بولی اور اپنا ہاتھ تاشفین کے کندھے پر رکھا،

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بیٹا ہے،صرف میرا!"تاشفین نے اپنا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے سبرینہ کے ہاتھ پر رکھا،

"صرف کہہ دینے سے یہ تمہارا بیٹا نہیں ہو جائے گا،اس کی رگوں میں دوڑنے والا خون آج بھی میرا ہے"فیضان کے لہجے میں غصے اور طنز کا عنصر واضح تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کی رگوں سے تمہارا خون نکالنے کی طاقت تو مجھ میں نہیں مگر ہاں میں نے اس کی تربیت ایسی کی ہے کہ وہ عورت کی عزت اور قدر کرنا جانتا ہے، وفا کے نام پر کیے گئے وعدے نبھانا جانتا ہے، اس لیے بہتر ہے کہ تم پلٹ جاؤ کیونکہ جس چیز کے سوالی بن کر تم یہاں آئے ہو وہ تمہیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتی" الفاظ اور لہجہ سخت رکھنے کے باوجود آنسو مسلسل انکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

"میں آج تک اس پچھتاوے میں جیتا رہا کہ میں نے تمہیں چھوڑ کر تم پر بہت بڑا ظلم کیا تھا، میری عمر اس پچھتاوے کی نذر ہو گئی مگر آج مجھے اندازہ ہوا کہ مجھ سے زیادہ ظالم تم ہو" فیضان افسوس سے کہتا کچھ قدم آگے آیا، وہ خود قصور وار ہونے کے باوجود سبرینہ کو مئوردِ الزام ٹھہرا رہا تھا۔

"مجھے میری اولاد سے محروم رکھا، اسے میرے ہی خلاف کرتے میرے سامنے لا کھڑا کیا اور خود خوش و خرم زندگی گزار رہی ہو، میری اولاد کے دل میں زہر بھر کر اسے میرا ہی حریف بنا دیا، مجھے تم سے ہر گز یہ امید نہیں تھی کہ تم۔۔۔" سبرینہ کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ضبط جواب دے گیا۔ فیضان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکیں اور بے ہوش ہو گئیں۔

"اموجان" تاشفین تیزی سے انکی جانب بڑھا، پیچھے کھڑے زاویار، نور اور آبرو بھی اس جانب آئے،

"اموجان، اموجان" انہیں پکارتے تاشفین کی آواز میں درد تھا، تڑپ تھی، کسی عزیز کو کھو دینے کا ڈر تھا۔ فیضان نے ایک ہی قدم آگے بڑھایا تھا کہ تاشفین کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی،

"ایک بھی قدم آگے مت بڑھایے گا، اس سے پہلے کہ میں ہر لحاظ بھول جاؤں، ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلے جائیں" اسکی آواز میں سختی تھی، تنبیہ تھی۔ فیضان قدم پیچھے کی جانب اٹھاتے پلٹ گیا جبکہ باقی سب سبرینہ کی جانب متوجہ ہوئے جو ابھی بھی بے ہوش تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اضطراب کی کیفیت میں مسلسل کاریڈور میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔ وہ آبرو کے ہمراہ سبرینہ کو فوراً ہسپتال لے کر آیا تھا۔ زاویار اور نور صالحہ بیگم کو چھوڑ کر ہسپتال آنے والے تھے۔ آبرو کی نظر اس کے ہاتھوں پر پڑی، اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، وجہ اسکے دل میں موجود اپنی ماں کو کھو دینے کا خوف تھا۔ اسکی حالت آبرو کو بھی بے چین کر رہی تھی۔ تاشفین تھک کر دیوار کے ساتھ لگی بینچ پر جا بیٹھا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ وہ خود بھی بہت پریشان تھی مگر اس وقت تاشفین کی پریشانی اس کے لیے زیادہ اہم تھی۔ وہ قدم اٹھاتی اسکے پاس گئی اور اسکے ساتھ بیٹھتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا، تاشفین نے گردن اٹھاتے اسکی آنکھوں میں دیکھا، اسکی آنکھوں میں موجود درد آبرو کو تکلیف دے رہا تھا۔

"آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ آنٹی ٹھیک ہو جائیں گی" تاشفین نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ بس دعا کریں آبرو کہ انہیں۔۔۔کچھ نہ ہو، ورنہ۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر پایا۔آبرو نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکے ہاتھوں پر رکھا،

"انہیں کچھ نہیں ہو گا انشاللہ"وہ یونہی بیٹھے تھے کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا،تاشفین تیزی سے انکی جانب گیا،وہ خود بھی ایک ڈاکٹر تھا،ایسے معاملات دیکھنا انکا معمول تھا مگر جب بات اپنوں پر آجائے تو انسان کی ساری ہمت جواب دے جاتی ہے۔تاشفین کے کچھ کہنے سے پہلے ڈاکٹر بولنے لگا،

"خطرے کی کوئی بات نہیں ہے،شدید ذہنی دباؤ اور بی پی لو ہو جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھیں"

www.novelsclubb.com

"انہیں ہوش کب تک آئے گا؟"تاشفین کے سوال پر ڈاکٹر دوبارہ بولنے لگا،

"کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا مگر کوشش کریں کہ انہیں ہر قسم کی پریشانی اور ذہنی دباؤ سے دور رکھیں"ڈاکٹر بات مکمل کرتے چلا گیا۔تاشفین کے چہرے پر تشکر بھری مسکراہٹ آئی،اسکی امو جان ٹھیک تھیں۔اس نے آبرو کی جانب دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بھی اسکی جانب دیکھتے مسکرا رہی تھی۔تاشفین کچھ فاصلے پر جاتے زاویار کو کال ملانے لگا جو ابھی تک نور کو لیے ہسپتال نہیں پہنچا تھا۔کچھ دیر بعد وہ کال کرتے واپس آیا کہ نظر آبرو پر پڑی جو دیوار کے ساتھ کھڑی اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھ رہی تھی۔اسکی مہندی کا رنگ اب بھی سرخ تھا،خوشیوں کو اسکی زندگی میں آئے ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی وہ بے حد پریشان تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا،کیا اس کا سایہ تاشفین کی زندگی میں بھی مشکلات لا رہا تھا۔فیضان کی انکی زندگی میں واپسی کا سبب آبرو سے جڑا وہ رشتہ ہی تو تھا۔وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ تاشفین اس کے پاس آیا،اسکے دونوں ہاتھ تھامے،آبرو کے نظریں اٹھاتے اسکی جانب دیکھا،الفاظ کا تبادلہ کیے بغیر اسکی نظریں آبرو کو تسلی دے رہی تھیں۔

"پریشان مت ہوں آبرو،سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے تسلی دے رہا تھا کہ آبرو کی نظر اس جانب آتے نور اور زاویار پر پڑی، جنہیں دیکھتے تاشفین اور آبرو انکی جانب چل پڑے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سبرینہ کو کچھ دیر پہلے ہوش آگیا تھا۔تاشفین انکا ہاتھ تھامے انکے پاس بیٹھا تھا۔وہ آبرو کوزاو یاراور نور کے ساتھ کچھ دیر پہلے ہی گھر بھیج چکا تھا کیونکہ سبرینہ کو ڈاکٹرز ابھی مزید کچھ دیر انڈر آبزرویشن رکھنا چاہتے تھے۔ سبرینہ کا بجھا ہوا،افسردہ چہرہ دیکھتے اسے ایک بار پھر فیضان پر غصہ آنے لگا۔ سبرینہ نے آہستہ سے آنکھیں کھولتے اسکی جانب دیکھا،وہ انکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" وہ نقاہت زدہ آواز میں بولیں،

"پلیز اموجان،آپ اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گی،آپکی طبیعت پہلے ہی بہت مشکل سے سنبھلی ہے،پلیز" وہ اصرار کرتے بولا،

"مگر بیٹا ابھی بات کرنا بہت ضروری ہے" سبرینہ بضد ہوئیں،تاشفین خاموش ہو گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ تمہارا باپ ہے بیٹا، تم چاہو تو اس سے مل سکتے ہو، وہ واقعی تمہارے بارے میں لاعلم تھا اور اس میں میری ہی غلطی۔۔۔۔"

"آپ کی صرف ایک غلطی ہے اموجان، صرف ایک! اس شخص کا انتخاب اور اس پر اعتبار! اس کے علاوہ آپ کی کوئی غلطی نہیں" وہ ہاتھ انکے چہرے پر رکھتا بولا،

"میں اکثر سوچتا تھا کہ آپ جیسی سمجھدار عورت کیسے کسی کے دھوکے میں آ گئیں مگر اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ وہ شخص اپنے دوغلے پن سے کسی کو بھی اپنی باتوں میں پھنسا سکتا ہے" اسکے لہجے میں فیضان کے لیے کوئی ہمدردی نہ تھی۔

"مگر بیٹا وہ تمہارا باپ ہے، تم۔۔۔"

"اموجان آپ ہی میرے لیے سب کچھ ہیں، میری ماں، میرا باپ، آپ کے سوا میرا اس دنیا میں کوئی خونی رشتہ نہیں، خاص طور پر وہ شخص جو میری ماں کی زندگی میں آئی ہر مشکل کی وجہ ہو" وہ سبرینہ کے ساتھ ہوئے ظلم کے لیے فیضان کو کبھی معاف نہیں کر سکتا تھا۔

"سب بھول جاؤ بیٹا، سب بھول جاؤ" سبرینہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی اترنے لگی تھی۔

سب کچھ بھلا بھی دوں اموجان، تو اپنی محرومیاں کیسے بھلاؤں کہ میں اپنی ساری زندگی باپ کی شفقت اور محبت کے لیے ترستا رہا" اسکے لہجے میں اذیت تھی، محرومیوں کی!

"میری بیماری میں آپ میرے ساتھ جاگیں، خوشی میں آپ خوش ہوئیں، غم میں آپ غمگیں ہوئیں اور وہ شخص جو خود کو میرا باپ کہتا ہے، کیا اس نے ایک بار بھی پلٹ کر ہماری جانب دیکھا، اگر وہ اس وقت پلٹ جاتے تو شاید ہم انہیں معاف کر دیتے مگر اب بہت دیر ہو ہو چکی ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اب اس موضوع پر کوئی بات نہ کی جائے" وہ بات مکمل کرتے بولا،

"آپ کی صحت، آپ کی زندگی سے زیادہ میرے لیے کچھ اہم نہیں!" وہ انکا ہاتھ چومتے بولا، جس پر سبرینہ نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

"تم نے فون کیا آبرو کو،اب کیسی طبیعت ہے سبرینہ کی؟"لاؤنج میں بیٹھی رابعہ بیگم نے صالحہ بیگم کو مخاطب کیا۔صالحہ بیگم اس سارے معاملے کے بعد رابعہ بیگم کے گھر آئی تھیں۔

"میری بات ہوئی ہے آبرو سے،اسے ہوش آگیا ہے،انشاللہ جلد مزید بہتر ہو جائے گی"وہاں ان دونوں کے ساتھ فاطمہ اور اصباح بھی موجود تھیں۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتیں لاؤنج میں ایک دم فیضان داخل ہوا۔وہ سبرینہ کے گھر سے نکلنے کے بعد اب گھر پہنچا تھا۔لاؤنج میں صالحہ بیگم کو بیٹھا دیکھ کر وہ اسی جانب آگیا۔وہاں موجود ہر فرد پر انکے ماضی کی حقیقت آشکار ہو گئی تھی۔فیضان کے بیٹھتے ہی اصباح قدم اٹھاتی کچن کی جانب چلی گئی۔کچھ لمحے ان سب کے درمیان خاموشی حائل رہی جسے فیضان کے آواز نے توڑا،

"میں تو اب تک حیران ہوں کہ ہمیں پہلے اس بارے میں اندازہ کیوں نہیں ہو سکا" اسکے لہجے میں غصہ واضح تھا۔

"ہمیں بھلا کیسے اندازہ ہوتا، ہم کون سا سبرینہ کو پہلے سے جانتے تھے بلکہ ہمیں تو اس کا نام تک نہیں معلوم تھا" رابعہ بیگم فیضان کو جواب دیتی بولیں، انکی بات بالکل درست تھی جبکہ فیضان کے چہرے پر سبرینہ کے بارے میں چھائی بے چینی پاس بیٹھی فاطمہ کو مضطرب کر رہی تھی۔

"اس نے اتنے سال مجھ سے میری اولاد چھپائی، اتنے سال میں بے خبر رہا" فیضان کو صرف وہ زیادتی یاد تھی جو اسکے ساتھ ہوئی تھی۔

"مگر تم نے بھی تو پلٹ کر ایک بار اس سے رابطہ نہیں کیا تھا" رابعہ بیگم کی بات پر فیضان نے حیرت سے انکی جانب دیکھا، وہ اسکی بجائے سبرینہ کا ساتھ دے رہی تھیں۔ صالحہ بیگم انہیں سب بتا چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کس منہ سے اس سے رابطہ کرتا آپا، میں تو اس سے محبت کے دعوے کر کے شادی کسی اور سے کر چکا تھا" فاطمہ نے افسوس بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھا، اتنے سال گزرنے کے بعد وہ آج بھی وہیں کھڑی تھیں۔

"تو پھر اس میں قصور کس کا ہوا فیضان، کیا پتا اگر ایک بار تو تم پلٹتے تو وہ۔۔۔۔"

"اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں، میری زندگی تو برباد ہو چکی ہے" وہ رابعہ بیگم کی بات کاٹتا بولا، فاطمہ کے لیے اب مزید وہاں بیٹھنا مشکل ہو چکا تھا، وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں،

"زندگی صرف آپکی ہی نہیں اور بھی بہت لوگوں کی برباد ہوئی ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ آپکو کل بھی صرف اپنی فکر تھی اور آج بھی" وہ افسوس بھرے انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئیں۔

"فیضان سوچ سمجھ کر بات کیا کرو" رابعہ بیگم اسے تنبیہ کرتی بولیں،

"تو صحیح ہی تو کہہ رہا ہوں میں، ساری عمر میں اس پچھتاوے میں رہا کہ میں نے سبرینہ کے ساتھ زیادتی کی ہے مگر وہ تو خوش و خرم زندگی گزار رہی تھی، میری اولاد مجھ سے چھپا کر خود دوسری شادی کرلی اور عیش کی زندگی گزارنے لگی" فیضان کی زبان زہر اگلنے لگی تھی، اپنی کی گئی ہر زیادتی کو وہ ایک ہی لمحے میں فراموش کر چکا تھا جبکہ اسکی اس بات پر صالحہ بیگم کی برداشت ختم ہوئی۔

"آپ غلط ہیں بھائی جان" انکے بولنے پر وہ دونوں انکی جانب دیکھنے لگے۔

"آپ نہیں جانتے اس نے اپنی زندگی میں کیا کیا تکالیف اٹھائی ہیں، آپ کی اولاد کو پالنے کی خاطر وہ ساری عمر تنہا رہی ہے" فیضان نے حیرت سے انکی جانب دیکھا، "آپ کے ایک فیصلے نے اسکی زندگی کی ہر خوشی اس سے چھین لی تھی" صالحہ بیگم آہستہ آہستہ ہر راز سے پردہ اٹھانے لگیں کہ طلاق کے بعد کیسے سبرینہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتی رہی، اپنے والدین کا غم، اپنی اولاد پر بنتا سوالیہ نشان، زندگی کی آزمائشوں کا تنہا مقابلہ کرنا۔ فیضان پر ہوتا ہر انکشاف اسے ایک بار پھر انہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پچھتاؤوں کی جانب دھکیل رہا تھا، جن میں وہ اتنے سال سے گھرا تھا۔اس کی ممکنہ طور پر سوچ ہر مشکل سے زیادہ مشکلات سبرینہ کو جھیلنی پڑی تھیں۔اس کی زندگی اس کے ہر گمان سے بڑھ کر اذیت ناک تھی۔

"آپ شاید بھول گئے تھے کہ وہ اپنی سب کشتیاں جلا کر آپ کے پاس آئی تھی فیضان بھائی،اس نے اپنی زندگی میں بہت مسائل کا سامنا کیا ہے اور وجہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا" صالحہ بیگم خاموش ہو گئیں جبکہ سامنے بیٹھے فیضان کا ضمیر اس وقت اس کی ملامت میں مصروف تھا۔

---

www.novelsclubb.com

شام میں ڈاکٹرز انہیں ڈسچارج کر چکے تھے۔تاشفین کچھ دیر پہلے ہی انہیں گھر لے کر آیا تھا۔وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھیں۔انکی دائیں جانب نور تھی تو بائیں جانب زاویار جبکہ آبرو اور تاشفین کچھ فاصلے پر رکھے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"آپ اپنا بالکل خیال نہیں رکھتیں امو جان" نور آنکھوں میں نمی لیے انہیں ساتھ لگاتے بولی۔ ان دونوں پر ہر حقیقت آشکار ہو چکی تھی مگر ماضی کی کسی بات کو دہرانا نہیں چاہتے تھے، وہ ایسی کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتے تھے جو سبرینہ کے لیے تکلیف کا سامان بنے۔

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو پھر ہمارا کیا ہوتا" نور کی آواز رندھ چکی تھی۔

"میری جان پریشان مت ہو، دیکھو اب میں بالکل ٹھیک ہوں" وہ اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے بولیں،

بوڑھی ہو گئی ہوں نہ اس لیے کبھی کبھی تھوڑی طبیعت خراب ہو جاتی ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولیں اور اپنی دوسری جانب بیٹھے زاویار کو بھی خود سے لگایا جبکہ نظروں کا مرکز سامنے بیٹھے تاشفین اور آبرو تھے۔ یہ بچے ہی تو انکی کل کائنات تھے، ہر مشکل کا حاصل، انکے صبر کا پھل!

کچھ دیر وہ سب یونہی باتیں کرتے رہے کہ تاشفین کے فون پر کال آنے لگی، جسے سننے کے لیے وہ کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ ایک دم کچھ یاد آنے پر زاویار بھی کمرے سے نکلتا اپنے کمرے کہ جانب چلا گیا۔

"آبرو بیٹا ادھر آؤ" سبرینہ نے آبرو کو اپنے پاس بلایا، جس پر وہ قدم اٹھاتی اس جانب آگئی۔

"اتنی پریشان کیوں بیٹھی ہو؟" انکے لہجے میں نرمی تھی۔ آبرو نے نظریں اٹھاتے انکے شفیق چہرے کی جانب دیکھا، کیا وہ عورت اس قابل تھی کہ اس کے ساتھ وہ سلوک ہوتا جو اسکے تایا نے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کل جو بھی ہوا، وہ نہیں ہونا چاہیے تھا، میں۔۔۔ میں۔۔ اس سب کے لیے آپ سے معزرت خواہ۔۔۔" پاس بیٹھی نوران دونوں کے مابین ہوتی گفتگو سن رہی تھی۔

"ارے بیٹا، تم کیوں معافی مانگ رہی ہو؟ کل جو بھی ہوا اس میں تمہارا تو کوئی قصور نہیں تھا بلکہ اس سارے معاملے سے سب سے زیادہ متاثر تمہاری اور تاشفین کی خوشیاں ہوئی ہیں بیٹا، میری وجہ سے۔۔۔"

"ایسا مت کہیں آنٹی، جو ہوا اس میں آپ کا بھی کوئی قصور نہیں بس۔۔۔" اس کی بات ابھی جاری ہی تھی کہ اسے باہر سے تاشفین کی آواز آئی، وہ کافی غصے میں تھا، آبرو کو اندازہ ہو گیا تھا کہ باہر کون آیا ہے۔

"نور تم آنٹی کے پاس بیٹھو، میں ابھی آتی ہوں" وہ قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔ کمرے سے باہر نکلتے اس نے ابھی دو ہی قدم بڑھائے تھے کہ اس کی نظر سامنے تاشفین کے مقابل کھڑے فیضان پر پڑی۔ جس کا ڈر تھا وہی ہو رہا تھا، تیز تیز قدم اٹھاتی وہ اس جانب چل پڑی کہ اسکی سماعت سے تاشفین کی آواز ٹکرائی،

"اب آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں، جو آپ کا مقصد تھا وہ تو پورا ہو گیا نا!" وہ کافی غصے میں تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں بیٹا، تم غلط سمجھ رہے ہو مجھے واقعی اصل حقیقت کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا" آج فیضان کے لہجے میں صرف التجاء تھی۔

"بس کردیں پلیز بس کردیں، میں جانتا ہوں کہ میری ماں نے آپکو حقیقت نہیں بتائی اس لیے آپ ان کو کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں مگر ایک بار انسانیت کے ناطے ہی انکا سوچ لیں، وہ بیمار ہیں اسی بات کا کچھ لحاظ کر لیں" وہ اس وقت شدید غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیات سے گزر رہا تھا۔ غصہ اسکے مزاج کا حصہ نہیں تھا مگر حالات اسے اپنے مزاج کے خلاف جانے پر مجبور کر چکے تھے۔

"میں صرف ایک بار اس سے ملنا چاہتا ہوں بیٹا" فیضان کی بات پر تاشفین کے غصے میں اضافہ ہوا،

"تاکہ اس بار آپ انہیں کوئی مزید گہری چوٹ پہنچا سکیں اور ویسے بھی آپ ان سے ملنے کا ہر حق کھو چکے ہیں۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا،

"نہیں بیٹا نہیں، میں بس تم سے اور سبرینہ سے معافی مانگنے آیا ہوں، مجھ سے۔۔۔" انکی بات پر تاشفین کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی۔

"معافی۔۔۔! میرے صرف ایک سوال کا جواب دیں، کیا آپ کی ایک معافی سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟" تاشفین کے سوال پر وہ خاموش رہے۔

"جواب نہیں ہے نہ آپ کے پاس!" فیضان ایک قدم آگے بڑھا،

"مگر بیٹا میں اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں، میں۔۔۔"

"اگر آپ واقعی ہمارے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو پلیز ہماری زندگیوں سے دور چلے جائیں" وہ ان حالات سے تھک چکا تھا، وہ اب مزید کوئی نئ بحث نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔

"مگر بیٹا۔۔۔"

"تایا جان پلیز "آبرو کی آواز پر وہ دونوں اس جانب دیکھنے لگے، وہ قدم اٹھاتی، تاشفین کے پاس جاتے ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی،

"آبرو بیٹا۔۔۔"

"پلیز تایا جان، میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ مجھے اپنی بیٹی مانتے ہیں تو پلیز یہاں سے چلے جائیں، اسی میں سب کی بہتری ہے" فیضان کو اب مزید وہاں رکنا بے سود لگا اور وہ قدم اٹھاتے واپس چلا گیا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو نظر بیڈ پر بیٹھے آفاق پر پڑی، جو کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا۔ شادی کے بعد وہ آج پہلے دن ڈیوٹی پر گیا تھا۔ اسکی ساری چھٹیاں گھر کے ماحول کی نذر ہو گئی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ اصباح کو کہیں باہر بھی نہیں لے جا پایا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ اصباح اسکی مجبوری بخوبی سمجھتی ہے۔ آفاق کی نظر اصباح کے چہرے پر چھائے تاثرات پر پڑی، وہ کافی پریشان اور اداس نظر آ رہی تھی۔ اصباح

یوہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی چیزوں کی جگہ تبدیل کرنے لگی، وہ ایک پرفیوم اٹھا کر اسکی جگہ دوسرے کو رکھ دیتی تو دوسرے کی جگہ پہلے کو، اسکی اس حرکت سے واضح تھا کہ وہ کس قدر پریشان ہے۔

"اصباح۔۔" آفاق نے اسے پکارا، وہ پلٹی،

"جی" اسکی آواز بھی رندھی ہوئی تھی، یقیناوہ رو کر کمرے میں آئی تھی۔

"سب ٹھیک ہے نا؟" آفاق کے اس سوال پر اس نے نظریں اٹھاتے اس جانب دیکھا اور نفی میں گردن ہلاتے نظریں جھکا گئی۔

"ادھر آؤ، میرے پاس بیٹھو" وہ اسے اپنے پاس بلا رہا تھا، اصباح قدم اٹھاتی اسکے سامنے جا بیٹھی۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے؟"

"میری ابھی رتبہ سے بات ہوئی ہے، امی کی طبیعت کل رات سے بہت خراب ہے، سبرینہ آنٹی اور فیضان تایا کے معاملے کو لے کر وہ بہت پریشان ہیں کہ کہیں اس سب سے آبرو کا رشتہ متاثر نہ ہو جائے" آنکھوں میں موجود آنسو اب اس کے رخسار پر گر رہے تھے۔

"دو ہفتے گزر چکے ہیں اس بات کو مگر معاملہ ابھی تک وہیں کا وہیں ہے، تاشفین بھائی فیضان تایا کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں اور فیضان تایا، وہ بھی پیچھے ہٹنا نہیں چاہتے، آبرو شادی کے پہلے دن سے پریشان ہے اور امی۔۔۔۔ وہ اس سب کی وجہ سے بیمار ہو گئیں ہیں" وہ اپنے دل کا حال اسے سنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا، ادھر دیکھو میری طرف" آفاق نے ہاتھ بڑھاتے اسکے آنسو صاف کیے،

"تم پریشان مت ہو، انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا، میں بات کرتا ہوں ماموں سے" اصباح نم آنکھیں لیے آفاق کو دیکھ رہی تھی جو اس کے ہاتھ تھامے اسے تسلی دے رہا تھا۔

"اب اٹھو شاباش اور جلدی سے تیار ہو جاؤ، ہم تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں" وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جانا ہے؟" اصباح نے اسکی جانب دیکھتے سوال کیا، جواب دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"صالحہ ممانی کے پاس" وہ مسکرا کر کہتا دروازہ عبور کر گیا۔

فیضان قدم اٹھاتے رابعہ بیگم کے کمرے کی جانب چل پڑا۔ کمرے میں داخل ہوتے رابعہ بیگم انہیں سامنے ہی بیڈ پر بیٹھی نظر آئیں، فیضان کو داخل ہوتے دیکھ کر رابعہ بیگم انکی جانب دیکھنے لگیں۔

"آپا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" وہ انکے پاس بیٹھتا بولا،

"ہاں کہو!" وہ اس کی جانب متوجہ تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے سوچ لیا ہے کہ اب مجھے واپس چلے جانا چاہیے" رابعہ بیگم حیرانی سے اسکی جانب دیکھنے لگیں مگر خاموش رہیں، یہ فیصلہ اچانک لیا گیا تھا۔

"اُس دن جب میں سبرینہ سے ملنے گیا تھا تو تاشفین نے مجھے اس سے ملنے نہیں دیا مگر جب میں نے بعد میں اس بارے میں سوچا تو مجھے احساس ہوا کہ میں اگر سبرینہ سے مل بھی لیتا تو آخر اس سے کیا بات کرتا! ہمارے درمیان اتنے سالوں کی رنجشوں، شکووں اور گلوں کے سوا تو کچھ بھی باقی نہیں رہا" فیضان کا ٹوٹا ہوا لہجہ اسکے دل کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔ اتنے میں آفاق بھی کمرے میں داخل ہوا،

"میں اس کو قصوروار سمجھتا رہا تو وہ مجھے اپنا مجرم سمجھتی رہی اور یونہی ہماری زندگی کے قیمتی سال ضائع ہو گئے" انکی ہر بات سچ تھی، تلخ حقیقت!

"میں مانتا ہوں کہ میرا قصور ہے، مجھے اسے تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا مگر اس وقت میرے حالات کیا تھے، میں کتنا مجبور تھا آپ تو جانتی ہیں نہ آپا" وہ ایک ایسا باپ تھا، جس سے اسکی اولاد نفرت کرتی تھی۔

"مگر اب ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں، اس لیے میں نے سوچا ہے کہ میں آپ سب کی زندگی سے دور چلا جاؤں "رابعہ بیگم فوراً بولنے لگیں،

"فیضان میری بات سنو، دیکھو جو بھی فیصلہ کرنا، سوچ سمجھ کر کرنا، یہاں سے جانا ہی تو اس مسئلے کا حل۔۔۔۔"

"میں فیصلہ کر چکا ہوں آپا، اسی میں سب کی بہتری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دینے گی" وہ اپنے بیٹے کی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا۔ پاس بیٹھے آفاق کو آج فیضان کا لہجہ اذیت اور درد بھرا محسوس ہو رہا تھا۔

"میں فاطمہ اور لائبہ کو لے کر واپس چلا جاؤں گا، شاید ہمیشہ کے لیے!" رابعہ بیگم نے انکا ہاتھ تھاما،

"فیضان تم۔۔۔۔" آنسو انکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"پلیز آپا مت روئیں۔۔۔ ہماری دو دن بعد کی فلائٹ ہے، مجھے نہیں معلوم کے میں دوبارہ کبھی پاکستان واپس آؤں گا یا نہیں مگر ہاں میں آپکو اتنا یقین ضرور دلاتا ہوں کہ واپس جانے کے بعد میں آپ سے مسلسل رابطے میں رہوں گا" فیضان کی آواز بھی اب رندھ چکی تھی۔ آنسو انکے حلق میں جمع ہونے لگے تھے۔

"میری غلطیاں معافی کے قابل تو نہیں ہیں مگر پھر بھی میں اپنی ہر غلطی کی معافی چاہتا ہوں" فیضان رابعہ بیگم کی جانب دیکھتا بولا، جو مسلسل رو رہی تھیں۔

"نہیں فیضان، صرف تم قصوروار نہیں ہو، ہم سے بھی بہت غلطیاں ہوئی ہیں، ہم۔۔۔" ان کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ فیضان کا فون بجنے لگا،

"ضروری کال ہے آپا، میں ابھی آتا ہوں" وہ فون کان سے لگاتے کمرے سے باہر چلے گئے، آفاق تیزی سے اٹھتا رابعہ بیگم کے پاس آیا،

"خود کو اذیت مت دیں امی، ماموں نے جو فیصلہ کیا ہے اسی میں سب کی بہتری ہے" وہ رابعہ بیگم کو ساتھ لگاتے بولا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس سب کی ذمہ دار میں ہوں آفاق، کاش میں اسے واپس ہی نہ بلاتی، وہ وہیں خوش رہتا، یہاں آکر اسے کیا حاصل ہوا؟ صرف اذیت! اسکے ماضی کا ہر درد بھرا باب ایک بار پھر کھل گیا"

"خود کو الزام مت دیں امی، یہ سب یونہی ہونا لکھا تھا، آپ بس انکے کے لیے دعا کریں کہ وہ واپس جاکر دوبارہ اپنی زندگی کا دوبارہ آغاز کر سکیں" والدین کے ذبردستی میں کیے گئے فیصلے اکثر اولاد کی زندگیاں یونہی برباد کر دیتے ہیں، اپنی انا کی تسکین کی خاطر وہ اکثر اولاد کی خوشیوں کو بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ بے قصور نہ سبرینہ تھی، نہ فیضان مگر وقت کی چکی میں پسنے والی ذات بھی ان دونوں کی تھی۔ ایک نے بزدلی کا مظاہرہ کرتے چوٹ کھائی تھی تو دوسرے نے دلیری کا مظاہرہ کرتے اپنے والدین کو تکلیف پہنچائی تھی۔ ایک نے والدین کی فرمانبرداری کرتے اپنی خوشیاں گنوائی تھیں تو دوسرے نے والدین کی نافرمانی کرتے۔ اگر سبرینہ کچھ وقت انتظار کرتے وہ قدم نہ اٹھاتی، اپنے والدین کا بھروسہ نہ

www.novelsclubb.com

توڑتی، فیضان اس سے جھوٹے وعدے نہ کرتا، ایک رشتے میں بندھنے کے بعد اس کے لیے ڈٹ جاتا تو شاید آج حالات یہ نہ ہوتے مگر قسمت میں لکھے فیصلوں کو آخر کون ٹال سکتا ہے!

میں نفرتوں کے جہاں میں رہ کر

جدا رہوں گا تو کیا کروں گا

یہ ٹھیک کہتے ہو بے وفا ہوں

وفا کروں گا تو کیا کروں گا

بس اک تو ہی تو رہ گیا ہے

جہان سارا تو کھو چکا ہوں

تجھے بھی اپنی انا میں آکر

خفا کروں گا تو کیا کروں گا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آسمان پر آہستہ آہستہ مکمل اندھیرا چھانے لگا تھا، سڑک پر دوڑتی اس گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر آفاق موجود تھا جبکہ ساتھ والی سیٹ پر اصباح بیٹھی تھی۔وہ صالحہ بیگم سے مل کر واپس آرہے تھے،انکہ طبیعت اب کافی بہتر تھی اوران سے ملنے کے بعداب اصباح کہ پریشانی بھی کم ہو چکی تھی۔اصباح نے ایک نظر سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس گاڑی چلاتے آفاق پرڈالی،

"تھینک یو"گاڑی میں اصباح کی آواز گونجی،

"کس لیے ؟"اس نے سوالیہ نظروں سے اصباح کی جانب دیکھا،

"آپ مجھے امی سے ملوانے لے گئے،میں بہت پریشان ہو گئی تھی کہ۔۔۔۔"

"اب کیا تم اتنی اتنی باتوں پر بھی میرا شکریہ ادا کرو گی!" وہ ہنس پڑا جبکہ دوسری جانب اصباح خاموش رہی، اسکی خاموشی نے آفاق کو کچھ غلط ہونے کا عندیہ دیا کہ فوراً ذہن میں ایک خیال آیا،

"ایک منٹ۔۔۔۔یعنی تمہیں یہ لگا کہ میں تمہیں تمہاری امی کے گھر نہیں لے کر جاؤں گا اور" وہ مزید بھی کچھ کہہ رہا تھا جبکہ اصباح کے دماغ میں اس وقت ماضی کے واقعات چل رہے تھے، جب حفصہ کو گھر واپس آنے کے لیے کتنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا، عادل اور اپنی ساس کی منتیں کرتے اسے صرف دو یا تین دن کی اجازت ملتی، وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ آفاق نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا، وہ ہوش میں آتے اس جانب دیکھنے لگی،

"اصباح کیا سوچ رہی ہو؟"

"کچھ نہیں" یہی سوچیں اسے ہر وقت خوفزدہ کیے رکھتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میری بات سنو اصباح، یہ کیسے کیسے وہم پال کر بیٹھی ہو تم، اب میں سمجھا تم ہر وقت خوفزدہ کیوں رہتی ہو" وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے بات کر رہا تھا جس پر اصباح کی جانب سے مسلسل خاموشی اسے شدید پریشان کر رہی تھی۔ وہ گاڑی سڑک کی ایک سائیڈ پر پارک کرتے اس کی جانب مڑا،

"اصباح، ادھر دیکھو میری طرف" اصباح نے نظریں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا، اسکی آنکھیں ہمیشہ کی طرح آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

"سب سے پہلے تو رونا بند کرو، شاباش" وہ اسکا ہاتھ تھامتے بولا، جس پر اصباح نے دوسرے ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اس ڈر اور خوف کہ وجہ کیا ہے مگر یوں رونے سے اس مسئلے کا حل تو نہیں نکل آئے گا نہ" وہ اسے سمجھانے لگا، اسکی نظریں ایک بار پھر جھک چکی تھیں، جس پر آفاق نے ہاتھ بڑھاتے اسکا چہرہ اوپر کیا،

"اب نظریں مت جھکانا" اصباح اب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں ان وسوسوں اور خوف سے نکلنا اتنا آسان نہیں مگر میری پوری کوشش ہو گی کہ تمہارے ہر خوف اور وہم کو جتنا جلدی ہو سکے دور کر دوں، میں ایسے مردوں میں سے نہیں ہوں جو شادی کے بعد اپنی بیویوں پر مختلف طرح کی پابندیاں لگاتے ہیں" اصباح کی آنکھوں میں نمی کم ہونے لگی تھی۔

"تم خود مجھے بتاؤ، ہماری شادی کو دو ہفتے ہو گئے ہیں، کیا میں نے اب تک تمہیں کسی چیز کے لیے پابند کیا ہے؟ کسی چیز سے روکا ہے؟" اصباح نے نفی میں سر ہلایا،

"تو پھر اب رونا بند کرو اور آئندہ خاموش رہنے کی بجائے تم اپنے دل میں پیدا ہوتے ہر خوف اور وہم کو مجھ سے شئیر کرو گی، اوکے" اصباح نے اثبات میں سر ہلایا کہ اتنے میں گاڑی کے شیشے پر ہوتی دستک نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا، آفاق نے گردن موڑتے اس جانب دیکھا۔ ایک چھوٹا بچہ ہاتھ میں گجروں والی چھڑی تھامے کھڑا تھا۔ کچھ دیر بعد آفاق نے اس سے دو گجرے خریدتے اصباح کو تھمائے اور والٹ سے پیسے نکالنے لگا کہ نظر اصباح پر پڑی جو گجرے پہننے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ر کو میں پہناتا ہوں" اسکی آواز پر اصباح کے ہاتھ تھم گئے، وہ پیسے اس بچے کو تھماتے پلٹا، اور گجرے اصباح کے ہاتھ سے لیتے باری باری اس کے ہاتھوں میں پہنائے، وہ اسکی کلائیوں پر خوب جچ رہے تھے۔ آفاق نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے، جس پر اصباح نے اسکی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں،

"میرا تم سے وعدہ ہے اصباح کہ تمہاری آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کی وجہ کبھی بھی میری ذات نہیں ہوگی، میری پوری کوشش ہوگی کہ تم ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو" اسکی بات پر اصباح کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے،

"ہاں بالکل ایسے ہی" جس پر آفاق مسکراتے ہوئے بولا،

"آپ بہت اچھے ہیں آفاق!" شاید اس ساری گفتگو میں وہ پہلی بار بولی تھی۔

"تم بھی بہت اچھی لگتی ہو، جب اس طرح مسکراتی ہو، میرا مشن ہے کہ مجھے ہر وقت رونے والی اصباح کو ایک مضبوط اصباح بنانا ہے پھر چاہے۔۔۔۔" وہ بات

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرتے کرتے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ سڑک پر دوڑتی اس گاڑی میں اب آفاق کے بولنے کی آواز اور اصباح کی ہنسی گونج رہی تھی۔

وہ ہسپتال کی راہداری سے گزرتا اپنے آفس کی طرف جارہا تھا۔ شادی کے بعد ہسپتال آتے ہوئے یہ اسکا دوسرا دن تھا۔ وہ گھر کے ماحول کو بہتر بنانے کو شش کر رہا تھا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔ اس دن کے بعد فیضان کی جانب سے کوئی پیش قدمی نہیں کی گئی تھی۔ آفس میں داخل ہوتے وہ ٹیبل تک گیا، وہ وارڈ کے راؤنڈ پر جانے سے پہلے موبائل یہیں بھول گیا تھا۔ کرسی پر بیٹھتے اس نے اپنا موبائل اٹھایا، آبرو کی دو مسڈ کالز کا نوٹیفیکیشن سکرین پر جگمگا رہا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ اسے کال بیک کرتا، دروازے پر دستک ہوئی،

"آجائیں" وہ موبائل کی سکرین پر انگلیاں چلاتے بولا، اسکے اجازت دینے پر کوئی اندر داخل ہوا، تاشفین نے نظریں اٹھاتے اس جانب دیکھا، سامنے فیضان کھڑا

تھا۔وہ فوراًاپنے کرسی چھوڑتااٹھ کھڑاہواجبکہ دوسری جانب کھڑے فیضان کو یاد آیاکہ جب پہلی بار وہ اس سے یہیں ملنے آیاتھاتواسے دیکھ کراس کے دل میں ایک خواہش پیداہوئی تھی کہ کاش اسکا بھی تاشفین جیساکوئی بیٹاہوتا۔خواہش تو پوری ہو گئی تھی مگر حالات نے ساتھ چھوڑدیاتھا۔

"آپ یہاں ؟"تاشفین کے لہجے میں آج غصہ نہیں صرف حیرت تھی،اسے فیضان کے یہاں آنے کی توقع نہیں تھی۔فیضان قدم اٹھاتااس جانب آیا،

"میں تمہارازیادہ وقت نہیں لوں گابیٹا،بس ایک آخری بار تم سے بات کرناچاہتا ہوں"فیضان زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا،تاشفین خاموش رہا۔

"تم نے صحیح کہاتھا،میں بزدل ہوں اور بزدل مردوں کو محبت کرنے کاکوئی حق نہیں ہوتا"وہ تاشفین کی بات دہراتے بولے،تاشفین نے انکی بھوری آنکھوں میں دیکھا،جہاں آج صرف ملال تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ہی تمہارا اور تمہاری ماں کا قصوروار ہوں، میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے شدید نفرت کرتے ہو اور واقعی میں اس نفرت کا حقدار ہوں" فیضان کی آواز رندھنے لگی تھی جبکہ سامنے کھڑا تاشفین اس ہارے ہوئے شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"میں زندگی بھر تمہیں کچھ نہیں دے سکا سوائے غم اور تکالیف کے اس لیے میں تمہاری واحد خواہش جو اس دن تم نے مجھ سے کی تھی، اسے پورا کرنے جا رہا ہوں" وہ رکے، تاشفین کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی،

"میں ہمیشہ کے لیے تم لوگوں کی زندگی سے دور جا رہا ہوں" نجانے کیوں پر اس خبر پر تاشفین کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے دل کو زور سے مٹھی میں دبایا ہو۔ کچھ لمحے ایک خاموشی ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئی۔

"کچھ تو کہو تاشفین، آج تمہارا باپ آخری بار تم سے ملنے آیا ہے" تاشفین کے پاس آج الفاظ ختم ہو گئے تھے، اس وقت کچھ بھی بولنا اسے بے حد مشکل لگا، جو وہ چاہتا

تھا وہ ہونے جا رہا تھا تو پھر اسے اس فیصلے سے تکلیف کیوں رہی تھی۔ وہ ہمت کرتا بولنے لگا،

"آپ نے ایک بہتر فیصلہ لیا ہے۔۔۔۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اپنی ایک اولاد کو تو آپ کھو چکے ہیں، دوسری کو مت کھویے گا۔۔۔ ایک اچھے باپ بن کر دکھایئے گا" اسکے الفاظ اسکی دھڑکنوں کی طرح بے ربط تھے۔ فیضان مسکرایا،

"میں جانتا ہوں کہ میرے جرم معافی کے قابل نہیں مگر پھر بھی اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا اور اپنی ماں سے کہنا کہ میں واقعی اس کے قابل نہیں تھا، میں اسکا مجرم ہوں، اسکی زندگی میں آئی ہر تکلیف کی وجہ! پر اسے کہنا کہ اگر ہو سکے تو وہ بھی مجھے معاف کر دے" ایک آنسو فیضان کی آنکھ سے نکلتے انکے چہرے پر آ گرا، جسے صاف کرتے وہ دوبارہ گویا ہوئے،

"میں نے تمہاری خواہش پوری کی ہے بیٹا تو کیا تم بھی میری ایک خواہش پوری کر سکتے ہو "تاشفین نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا، اس دن بولنے کی باری تاشفین کی تھی مگر آج یہ بازی فیضان لے گیا تھا۔

"ایک بار مجھے بابا کہہ کر پکارو "تاشفین کو لگا وہ اپنا ضبط کھو دے گا، اسکی آنکھیں لال ہو رہی تھیں، وہ خود پر قابو کھونے لگا تھا، وہ یہ کیسے امتحان میں پھنس چکا تھا۔ اسے خاموش دیکھتے فیضان بولنے لگا،

"اپنا اور سبرینہ کا خیال رکھنا بیٹا، خدا حافظ "وہ واپس جانے کے لیے پلٹا اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے کہ سماعت سے تاشفین کی آواز ٹکرائی،

"اپنی ماں کے حوالے سے میں آپ سے کچھ نہیں کہہ سکتا مگر ہاں میں نے آپ کو آپکی ہر غلطی کے لیے معاف کیا بابا "فیضان نے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا اور نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے دروازہ عبور کر گیا کیونکہ وہاں رکنا اب ان کے لیے بھی بہت مشکل تھا۔

ان کے جانے کے بعد تاشفین اپنی کرسی پر ڈھے گیا۔اپنی عمر کا ایک حصہ وہ جس انسان کے لیے ترسا تھا، وہ آج واپس جارہا تھا مگر زیادہ تکلیف دہ بات تو یہ تھی کہ اسے بھیجنے والا بھی وہ خود تھا۔اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ جاکر اپنے باپ کے گلے لگ جائے، یہ ان کے درمیان رشتہ تھا جو اب اسے کمزور بنارہا تھا مگر ایسا کرنے سے اسکی ماں کی کاوشوں، اسکی ممتا کی ہار ہو جاتی۔وہ شخص اس کی ماں کا مجرم تھا،اس کی زندگی کی ہر اذیت کی وجہ اور وہ کسی صورت اپنی ماں کو ہرا نہیں سکتا تھا! ماں اور باپ کے انتخاب میں اس نے اپنی ماں کو چنا تھا، جس کا انتخاب کرنا اسکا فرض تھا۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا اس کے چہرے پر آ گرا، یہ باپ کی محبت میں نکلا پہلا اور آخری آنسو تھا جسے صاف کرتے وہ آنکھیں بند کیے وہیں بیٹھا رہا۔

وہ ہسپتال سے آتے سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔اس کے دماغ میں اب تک فیضان کی باتیں گونج رہی تھیں۔کچھ دیر وہ یونہی بیٹھا رہا اور پھر قدم اٹھاتے فریش ہونے

چلا گیا۔ آبرو اس وقت سبرینہ کے ساتھ انکے کمرے میں بیٹھی تھی جبکہ زاویار نور کو یونیورسٹی سے واپس لینے گیا تھا۔ فریش ہو کر اب وہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔ سرمئی ٹراؤزر کے ساتھ سفید شرٹ پہنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا کہ اس نے کمرے میں آبرو کی غیر موجودگی محسوس کی۔ وہ بال سیٹ کرتے کمرے سے باہر نکلا اور سیڑھیاں اترتے نیچے سبرینہ کے کمرے کی جانب چل پڑا کہ داخل ہوتے ہی اسکی نظر سبرینہ ہر پڑی جو آبرو کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھیں۔ آبرو کی پشت تاشفین کی جانب تھی۔ سبرینہ کی نظر تاشفین پر پڑتے وہ بول پڑیں،

"تاشفین بیٹا!" آبرو پلٹی،

www.novelsclubb.com

"تم کب آئے؟" وہ ان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"ابھی جب آپ اپنی بہو کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھیں" اس نے مسکراتے ہوئے آبرو کی جانب دیکھا، جو ہلکے پیلے رنگ کی قمیض کے ساتھ ہم رنگ پاجامہ پہنے سبرینہ کے سامنے بیٹھی تھی۔

"باتیں نہیں، شکایتیں کہو، آبرو مجھ سے تمہاری شکایتیں کر رہی تھی" سبرینہ ہنستے ہوئے بولیں، وہ آج کافی فریش نظر آ رہی تھیں۔

"کیا واقعی؟" تاشفین نے آبرو کی جانب دیکھتے پوچھا، جو نفی میں سر ہلاتے اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔

"میری بیوی آپ سے میری شکایت کرے۔۔ناممکن" تاشفین فخریہ انداز میں سبرینہ کی جانب دیکھتا بولا، جس کے جواب میں وہ مزید کچھ کہہ رہی تھیں۔ کچھ دیر وہ یونہی ساتھ بیٹھے باتیں کرتے رہے کہ ایک دم سبرینہ کو کچھ یاد آیا،

"تاشفین میں کل بھی تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہ رہی تھی مگر پھر وقت نہ مل سکا"

"جی اموجان کہیں" تاشفین انکی جانب دیکھتا بولا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم دونوں کی نئی نئی شادی ہوئی ہے بیٹا، آبرو کو کہیں باہر لے کر جاؤ، گھومو پھرو، تمہیں خود تو خیال نہیں آیا میں نے سوچا میں ہی یاد دلا دوں کہ تمہاری شادی کو ابھی صرف دو ہفتے ہوئے ہیں" وہ خفگی سے تاشفین کی طرف دیکھتے کہہ رہی تھیں۔

"میں جانتی ہوں کہ حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے، میری وجہ سے تم دونوں کے اتنے اہم دن برباد ہو گئے۔۔۔"

"امو جان اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں، جو ہونا تھا وہ ہو گیا، اب آپ پلیز سب بھول جائیں، بار بار اس بارے میں نہ سوچیں" تاشفین انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا بولا،

"تاشفین بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آنٹی، جو ہوا اس کے لیے خود کو الزام مت دیں، ہر بری سوچ کو اپنے ذہن سے نکال دیں اور بس اپنا خیال رکھیں، ہم سب کو آپ کی بہت ضرورت ہے" آبرو نے مسکراتے ہوئے سبرینہ کے ہاتھ پر رکھے

تاشفین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا، جس پر سبرینہ اپنا دوسرا ہاتھ آبرو کے ہاتھ پر رکھتے مسکرائی،

"چلیں اموجان اب تو آپ کی بہو نے بھی کہہ دیا ہے، اب تو مان جائیں "تاشفین کی بات پر سبرینہ بولنے لگیں،

"ایک شرط پر کہ آج تم آبرو کو لے کر کہیں باہر جاؤ گے، اسے شاپنگ کرواؤ گے اور کسی اچھی سی جگہ پر ڈنر کرواؤ گے" سبرینہ کی بات پر تاشفین نے ایک نظر آبرو کی جانب دیکھا،

"راجر باس" اس نے ہاتھ ماتھے تک لے جاتے جواب دیا۔

بیڈ پر بیگ رکھے وہ اس وقت پیکنگ میں مصروف تھا، ساتھ ہی کان کو فون لگا رکھا تھا۔

"ہاں یار کل کی فلائٹ ہے "اسے اپنی کمپنی سنبھالتے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تھا، کال کی دوسری جانب فواد تھا۔

"اچھا یار میں بعد میں بات کرتا ہوں، ابھی ذرا بیگ پیک کرلوں "وہ کال کاٹتے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ فائقہ لاشاری کمرے میں داخل ہوئیں، اسے سامان پیک کرتے دیکھ کر انہوں نے اسے مخاطب کیا،

"کہاں کی تیاری ہے؟"

"کراچی جانا ہے "مختصر جواب۔

"سب خیریت؟"ایک اور سوال۔

"جی بس کچھ بزنس ایشوز ہیں "ایک بار پھر مختصر جواب جا پر فائقہ کو رات میں فیاض سے ہوئی بات یاد آئی،

"فیاض بھی کراچی ہی جا رہے ہیں تو کیا۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی انہیں کے ساتھ جا رہا ہوں" فائقہ بیگم کی حیرت میں اضافہ ہوا،

"مگر رات کو فیاض نے تو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا کہ تم بھی ساتھ جا رہے ہو" شکوہ فوراً زبان پر آیا،

"بھول گئے ہوں گے اور ویسے بھی کل ہی فیصلہ ہوا ہے کہ میں بھی ساتھ جاؤں گا" وہ سرمئی شرٹ بیگ میں رکھتے بولا،

"اور شہریار؟" ایک اور سوال۔

"وہ یہی رہے گا، یہاں کے معاملات دیکھے گا" فائقہ بیگم کے دماغ پر بس ایک ہی سوچ کا راج تھا کہ آخر فیاض ہر معاملے میں شاہزین کو شہریار پر فوقیت کیوں دے رہے ہیں جبکہ وہ اس بات کو فراموش کر رہی تھیں کہ بڑا بیٹا ہونے کی حیثیت سے یہ سب اسکا پہلا حق ہے۔ وہ بھول رہی تھیں کہ شاہزین انکا اپنا خون نہیں یہ بات صرف فائقہ بیگم ہی جانتی تھیں، فیاض لاشاری نہیں!

"کتنے دن کے لیے جانا ہے ؟"ایک بار پھر وہ سوال کرنے لگیں۔

"ڈیڈ تو دو دن بعد واپس آجائیں گے پر مجھے شاید کافی وقت لگ جائے"اس نے سیاہ شوز کا ڈبہ اٹھاتے بیگ میں رکھا۔

"کتنا وقت ؟"فائقہ بیگم سوال پر سوال کر رہی تھیں۔

"شاید دو یا تین ماہ"وہ اب بیگ کی زپ بند کر رہا تھا۔

"اتنا وقت کیوں ؟"

"پہلے تو کچھ اہم میٹنگز ہیں پھر ڈیڈ کا ارادہ ہے کہ وہ وہاں پر ایک اور برانچ کا آغاز کیا جائے تاکہ کراچی میں بھی ہماری دو سے زیادہ برانچز ہو جائیں"وہ بیگ بیڈ سے اتار کر نیچے رکھ رہا تھا۔

"اور تمہارا یہاں والا کام، میرا مطلب تمہاری اپنی برانچ کون دیکھے گا؟"فائقہ بیگم اس سے ہر بات سننا چاہتی تھیں جو فیاض لاشاری انہیں نہیں بتاتے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میری غیر موجودگی میں ڈیڈ اسے خود دیکھیں گے اور۔۔۔۔۔" بات مکمل ہونے سے پہلے فون کی آواز نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی، ہاتھ بڑھاتے ٹیبل پر رکھا فون اٹھایا اور کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگاتے وہ قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ فائقہ لاشاری کو اس وقت فیاض لاشاری پر سخت غصہ تھا کہ آخر وہ کیوں انہیں بزنس کے معاملات سے بے خبر رکھتے تھے۔

گاڑی سے اترتے وہ دونوں ساتھ قدم اٹھاتے اس ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔ شاپنگ کا پلین وہ کچھ دن بعد کے لیے چھوڑتے آج ڈنر کے لیے آئے تھے۔ یہ ایک فائیو سٹار ریسٹورنٹ تھا، ٹیبل کی بکنگ تاشفین شام کو ہی کروا چکا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی تاشفین آگے بڑھتے ریسیپشن پر بات کرنے لگا، جس پر کچھ دیر بعد وہ ایک ویٹر کے ہمراہ سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئے۔ گلاس وال کے ساتھ ایک کونے میں موجود ٹیبل تاشفین نے بک کروایا تھا۔ ویٹر انہیں وہاں چھوڑتے چلا

گیا جبکہ آبرو کی نظر سامنے موجود ٹیبل پر پڑی۔ چھوٹی چھوٹی کینڈلز کے ساتھ موجود گلاب کے پھولوں سے سجا ٹیبل، جس کے بیچ میں سرخ گلابوں کا ایک بوکے پڑا تھا، ہلکی ہلکی لائٹنگ آس پاس رکھی چیزوں کو سجایا گیا تھا جبکہ گلاس وال سے شہر کی نظر آتی روشنیاں! منظر واقعی بہت خوبصورت تھا خاص کر وہاں اسکا منتظر کھڑا وہ شخص جس کی موجودگی سے اب ہر منظر آبرو کو خوبصورت لگتا تھا۔ آبرو قدم اٹھاتی آگے گئی، وہ آج لانگ سیاہ فراک کے ساتھ ہمرنگ دوپٹے میں موجود تھی، جس پر سنہرے رنگ کے موتیوں کا خوبصورت کام ہوا تھا، بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا جبکہ ہلکی سی جیولری کے ساتھ ہلکا سا میک اپ اسے بہت دلکش بنا رہا تھا۔ سامنے کھڑا تاشفین بھی سیاہ پینٹ کوٹ پہنے بے حد خوبرو اور وجیہہ لگ رہا تھا۔ ٹیبل کے قریب پہنچتے تاشفین نے اسکے لیے کرسی پیچھے کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سامنے پڑا بکے اٹھاتے اس نے آبرو کی جانب بڑھایا، جسے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ آبرو نے تھام لیا

کہ اب تاشفین اپنے کوٹ کی پاکٹ میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔کچھ دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی ڈبیہ نکالنے میں کامیاب ہوا اور اسے ٹیبل پر آبرو کے سامنے رکھا۔آبرو نے بکے سائیڈ پر رکھتے وہ ڈبیہ کھولی، وہ ایک خوبصورت بریسلٹ تھا، جس کے درمیان میں انگریزی کے دو حروف کندہ تھے، "اے" اور "ٹی"۔آبرو نے اسے ڈبیہ سے نکالا اور ہاتھ میں تھامتے تاشفین کی جانب دیکھا، اسکی نظروں میں خوشی اور تشکر کا احساس وہ محسوس کر سکتا تھا۔

"مے آئی؟" بریسلٹ کی جانب ہاتھ بڑھاتے اس نے آبرو سے اجازت چاہی جس پر آبرو نے بریسلیٹ اس کی جانب بڑھایا اور اپنی دائیں کلائی اس کے سامنے کی، جس میں اب تاشفین وہ بریسلٹ پہنا رہا تھا۔

"تو پھر کیسا لگا سب؟" تاشفین نے آس پاس نگاہ دوڑاتے آبرو سے سوال کیا،

"مجھے اندزہ نہیں تھا کہ یہ سب چیزیں ایک دن مجھے بھی اتنی اچھی لگیں گی" وہ رکی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تھینک یو سو مچ" وہ واقعی بہت خوش تھی، اسے ان سب چیزوں کی توقع نہیں تھی۔

"مائی پلیئر میم" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ کچھ دیر بعد وہ ویٹر کو اپنا آرڈر دے چکے تھے۔

"میں جانتا ہوں آبرو کہ میں پچھلے دنوں آپ کو بالکل وقت نہیں دے سکا، معاملہ ہی کچھ ایسا تھا کہ میں مجبور ہو گیا تھا مگر اب سب ٹھیک ہو گیا ہے، ہم دونوں ساتھ ہیں اور خوش ہیں!" وہ آبرو کی جانب دیکھتا بولا،

"اب ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے، جس میں ماضی کی کوئی تلخ یاد اثر انداز نہیں ہو پائے گی، صرف ہمارا حال ہو گا اور مستقبل کے خواب!" وہ آبرو کا ہاتھ تھامتے بولا، جس پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"جو ہوا اس سے آپ کو بھی بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے، میں اس کے لیے آپ سے معزرت۔۔۔۔"

"تاشفین ایسی باتیں مت کریں پلیز، مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی بلکہ میں آپ کے لیے اور آنٹی کے لیے بہت فکر مند تھی رہی بات میری تو میں نے اپنی زندگی میں ہر طرح کے مراحل کا سامنا کیا ہے، ہر طرح کی پریشانی جھیلی ہے، بے بسی، مجبوری ان سب کیفیات سے بخوبی واقف ہوں" اسکی آواز اور الفاظ میں پوشیدہ اذیت تاشفین محسوس کر سکتا تھا۔

"زیادہ تو نہیں جانتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میری بیوی نے ان سب حالات کا سامنا بہت مضبوطی اور بہادری سے کیا ہوگا" وہ اسکی تکلیف کم کرنا چاہتا تھا۔

"آپ کو ایک بات بتاؤں، یہ جو مضبوط لوگ ہوتے ہیں نا یہ اندر سے بہت خالی، اکیلے اور ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں مگر وہ یہ سب باتیں کسی اور کے سامنے نہیں کہہ سکتے کہ کہیں انکا بھرم نہ ٹوٹ جائے" وہ اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔

"میں نے اپنی زندگی میں اپنے دو عزیز ترین رشتے کھوئے ہیں، بابا کے انتقال کے بعد ہماری زندگی پوری طرح بدل گئی تھی، ہر چیز کے لیے دوسروں کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محتاجی، بے بسی ہماری مجبوری بن گئی تھی اور ان سب حالات میں مجھے اپنے مضبوط ہونے کا بھرم رکھنا تھا، اپنے گھر والوں کو سنبھالنا تھا مگر اس سب میں میرے اندر کی وہ آبرو بالکل تنہا رہ گئی، کیونکہ شاید لوگوں کے مطابق مضبوط لوگوں کو کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی" اسکی آواز میں نمی گھلنے لگی تھی۔ تاشفین نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے،

"جو گزر گیا اسے بھول جائیں آبرو مگر آج سے آپ مجھے ہمیشہ ہر دن، ہر لمحہ، ہر پل، ہر گھڑی اپنے ساتھ پائیں گی" آبرو نم آنکھوں سے مسکرائی،

"آپ کا ساتھ مجھے معتبر بناتا ہے تاشفین، میں واقعی بہت خوش نصیب ہوں، جو مجھے آپ جیسا ہمسفر نصیب ہوا" وہ دل سے مسکراتے ہوئے بولی،

"بے شک مجھے میرے خدا نے بدترین سے نکال کر بہترین سے نوازا ہے" اس کی بات پر تاشفین مسکراتے ہوئے بولا،

"تو کیا میں اسے اظہارِ محبت سمجھوں ؟" آبرو ہنسنے لگی، جس سے اس کے گال میں ڈمپل پڑنے لگے، جو بہت کم ہی دکھائی دیتے تھے اور وجہ اسکا کم مسکرانا تھی۔

"مجھے محبت جیسے جذبے پر یقین اور اعتبار تو نہیں مگر ہو سکتا ہے کہ آپ کے ساتھ رہتے رہتے مجھے اس جذبے پر اعتبار اور پختہ یقین ہو جائے اور میں بھی اس جذبے کی قائل ہو جاؤں" آج مسکراہٹ اس کے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی اور وجہ سامنے بیٹھا وہ شخص تھا۔

"یعنی ابھی مجھے کچھ وقت مزید انتظار کرنا ہو گا اور کچھ محنت بھی کرنی ہو گی، وکیل صاحبہ کو محبت پر یقین دلانے کے لیے ؟" تاشفین کے بولنے پر وہ ہنستے لگی،

"جی ڈاکٹر صاحب ابھی تھوڑی سی مزید کوشش کرنی ہو گی" اسکے جواب پر وہ بھی ہنسنے لگا۔ زندگی اب پر سکون اور خوشگوار لگنے لگی تھی۔

تین ماہ بعد:-

آسمان پر ہر جانب بادل چھائے تھے، ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا موسم کو خوشگوار بنا رہی تھی۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ آسمانی رنگ کی لمبی قمیض کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہنے وہ الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ ان تین ماہ میں وہ کمرے کی سیٹنگ دو بار بدل چکی تھی، کبھی کسی چیز کو اٹھا کر کہیں رکھ دیتی تو کبھی کسی اور کو اور آج بھی آفاق کی چھٹی کا فائدہ اٹھاتے وہ یہی کام کرنے میں مصروف تھی۔ گزرے تین ماہ اسکی زندگی کے بہترین دن تھے، آفاق نے اپنا کیا ہر وعدہ نبھایا تھا، وہ اب ہر بات پر رونے والی اصباح نہیں رہی تھی بلکہ اپنی زندگی کو کھل کر اپنی مرضی سے جینے والی اصباح بن چکی تھی۔ بیڈ پر بکھرے کپڑے واپس الماری میں رکھتے اس نے پلٹ کر کمرے میں داخل ہوتے آفاق کی جانب دیکھا، سیاہ ٹراؤزر کے ساتھ سفید شرٹ پہنے وہ اسی جانب آ رہا تھا۔ اصباح کی نظر اسکے ہاتھ میں موجود فریم پر پڑی جو اس نے اپنے پیچھے چھپا رکھا تھا۔

"آنکھیں بند کرو!"اس کے سامنے آتے آفاق مسکراتے ہوئے بولا، جس پر اصباح نے تابعداری سے فوراً آنکھیں بند کیں۔آفاق نے وہ فریم اس کے سامنے کیا،ایک نگاہ اسکی بند آنکھوں پر ڈالتے، وہ بولا،

"اب آنکھیں کھولو"فوراً آنکھیں کھولتے اصباح کی نظر سب سے پہلے آفاق کے مسکراتے چہرے پر پڑی اور پھر اس فریم پر! وہ ان کی شادی کی ایک بہت خوبصورت تصویر تھی، جس میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے، مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔اصباح کے لبوں کو ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا،اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے وہ فریم اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"اچھی ہے نا؟"آفاق نے سوال کیا،

"بہت"اس کا لہجہ اسکی خوشی ظاہر کر رہا تھا۔

"پر یہ آپ نے کب۔۔۔؟"

"کافی دیر پہلے آرڈر دیا تھا مگر آتے آتے دیر ہو گئی" وہ اس کا سوال سمجھتے جواب دینے لگا۔ "چلو آؤ اسے لگاتے ہیں" وہ فریم اس کے ہاتھوں سے لیتے بولا اور آس پاس دیواروں کی جانب دیکھنے لگا کہ اسکی نظروں سے اصباح کو اندازہ ہوا کہ آفاق دیوار پر لگی اپنی تصویر کو ہٹاتے اسکی جگہ یہ فریم لگانے والا ہے۔ آفاق فریم اٹھاتے اس جانب چل پڑا کہ اصباح اس کے پیچھے آئی، اس نے تصویر اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اصباح کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی،

"اسے کیوں اتار رہے ہیں آپ؟" اس کے سوال پر وہ پلٹا،

"تاکہ اس کی جگہ وہ فریم لگا سکوں" وہ دوبارہ تصویر کی جانب دیکھنے لگا۔

"نہیں آپ اسے مت اتاریں، اسے یہیں رہنے دیں" اصباح دوبارہ بولی،

"کیوں؟" سوال فوراً آیا۔

"کیونکہ یہ مجھے یہاں بہت اچھی لگتی ہے اس لیے آپ وہ فریم کہیں اور لگائیں" وہ خفگی سے بولی، اسے غصہ آیا کہ وہ اسکی بات ایک ہی بار میں کیوں نہیں مان رہا تھا، جس پر آفاق اسکی بات سمجھتے ہنستے ہوئے بولا،

"واہ بھئی واہ" وہ اس کے ساتھ رہتے رہتے اسکی ہر عادت اب بخوبی سمجھنے لگا تھا۔

"آفاق!" اسکے ہنسنے پر وہ خفگی سے اسکی جانب دیکھتے بولی، آفاق فوراً ہونٹوں پر انگلی رکھتے پیچھے ہٹا جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔ اصباح کا ساتھ اسکی زندگی کو بھی بہت خوبصورت بنا چکا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ اس تصویر کے ساتھ ہی اس فریم کو لگا چکے تھے۔

"آفاق، جہاں تک مجھے یاد ہے، یہ تصویر ایلبم میں تو نہیں تھی" اصباح اس فریم کی جانب دیکھتے بولی،

"ہاں یہ ایلبم میں نہیں، میرے موبائل میں تھی، مہمل نے لی تھی یہ تصویر" وہ ابھی بھی اس فریم کو سیٹ کر رہا تھا۔

"رکو دکھاتا ہوں۔۔۔۔ذرا میرا موبائل پکڑنا" وہ بیڈ کی جانب آتا بولا جبکہ اصباح ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھاتے اسکے ساتھ جا بیٹھی اور موبائل اسکی جانب بڑھایا،

"لاک کھولو" وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل رہا تھا۔

"پاسورڈ تو بتائیں" اصباح کی آواز پر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا۔

"چلو آج تم میرے موبائل کا پاسورڈ گیس کرو" اس نے پانی پیتے گلاس واپس ٹیبل پر رکھا،

"ایسے کیسے گیس کر سکتی ہوں میں، کوئی ہنٹ تو دیں" اصباح اپنا رخ اسکی جانب کرتے بولی، اب وہ بیڈ پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔

"فائوالفابیٹس "اسکے کہنے پر اصباح نے کچھ لمحے سوچا اور پھر ٹائپ کرنے لگی، وہ "آفاق "کا نام لکھ رہی تھی۔

"ارے میرا نام نہیں "آفاق فوراً بولا، اصباح نے سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا،

"کسی ایسے انسان کا نام، جو میرے لیے بہت خاص ہے "وہ اس کے خوبصورت چہرے پر نظریں جمائے بولا، جس پر اصباح کچھ لمحے سوچتی رہی اور پھر "رابعہ " ٹائپ کرنے لگی مگر یہ پاسورڈ بھی غلط تھا۔ کچھ دیر مزید سوچتے وہ آفاق کی جانب دیکھتے بولی،

www.novelsclubb.com

"مہمل کے تو سِکس لیٹرز ہیں "اسکے لہجے میں مایوسی تھی۔

"اور تمہارے نام کے !"آفاق کے بولنے پر وہ ٹھٹکی اور آفاق کی جانب دیکھا، جو تب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ٹائپ کرو" آفاق کے کہنے پر اس نے اپنا نام ٹائپ کیا اور فوراً لاک کھل گیا۔ ہونٹوں پر پھیلے تبسم کے ساتھ اس نے موبائل آفاق کی جانب بڑھایا، جسے تھامتے آفاق کی نظر اسکے رخسار پر تھی، جو گلابی ہو چکے تھے جبکہ اصباح کے کانوں میں آفاق کی بات گونجی،

"اس انسان کا نام جو میرے لیے بہت خاص ہو" وہ کچھ دیر یونہی گردن جھکاتے مسکراتی رہی کہ آفاق اسے مخاطب کرتے موبائل میں وہ تصویر دکھانے لگا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے آفس میں بیٹھی، سامنے ٹیبل پر پڑی فائل میں درج تفصیلات پڑھ رہی تھی۔ آج ایک اہم کیس کی پہلی پیشی تھی، جس میں معاملہ کچھ خاص آگے نہیں بڑھ پایا تھا اور اگلی تاریخ دے دی گئی تھی۔ فائل کو ایک جانب کرتے اس نے اپنا فون اٹھایا اور صالحہ بیگم کو کال ملائی، کچھ دیر بعد کال اٹھالی گئی۔

"اسلام و علیکم امی" دوسری جانب سے صالحہ بیگم بولنے لگیں،

"جی امی، میں ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟" تقریباً پندرہ منٹ وہ ان سے بات کرتی رہی اور پھر فون کاٹتے موبائل کی سکرین کی جانب دیکھا، جہاں دس منٹ پہلے آئے میسج کا نوٹیفیکیشن موجود تھا۔ اسے کھول کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ میسج تاشفین کا تھا۔

"آپ فری ہو گئیں آبرو؟" آبرو نے فوراً جواب ٹائپ کیا،

"جی، میں فری ہوں پر کیا ہوا سب خیریت ہے نہ؟" اس بار بھی جواب میں کال کرنے کی بجائے تاشفین ٹائپ کرنے لگا۔

"جی، جی سب خیریت ہے، آپ باہر آ جائیں، آئی ایم ویٹنگ!" آبرو کو خوشگوار حیرت ہوئی مگر مزید کچھ ٹائپ کرنے کی بجائے وہ اپنا بیگ اور کچھ فائلز اٹھاتے باہر کی جانب چل پڑی۔ چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ آگے بڑھ رہی تھی جبکہ دماغ میں گزرے دنوں کی یادیں تازہ ہونے لگی تھیں۔ اسے یاد تھا کہ جب شادی کے

بعد وہ پہلی بار کورٹ آئی تھی تو تاشفین اسے خود کورٹ چھوڑنے اور واپسی پر لینے آیا تھا اور تب سے وہ اسے اپنا معمول بنا چکا تھا جب کبھی مصروفیات کی وجہ سے وہ نہ آپاتا تو اسے چھوڑنے اور واپس لے جانے کی ذمہ داری زاویار کی ہوتی۔ وہ اپنی ہر ذمہ داری بخوبی نبھانے والے لوگوں میں سے تھا۔ وہ پارکنگ ایریا میں آئی تو وہ اسے سامنے ہی کھڑا نظر آیا۔ سیاہ ڈریس پینٹ کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ پہنے وہ اسکا منتظر تھا۔ آس پاس نظر دوڑاتے اسکی نظر سامنے سے آتی آبرو پر پڑی، دونوں کی نظریں ملیں، ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"آپ کی ڈیوٹی کب آف ہوئی تاشفین ؟" اس کے قریب پہنچتے آبرو پوچھنے لگی، وہ 36 گھنٹے کے ڈیوٹی آف کرتے اب گھر جا رہا تھا۔

"دو گھنٹے پہلے !" تھکاوٹ اس کے لہجے اور چہرے سے واضح تھی۔

"تو آپ اس وقت گھر کیوں نہیں گئے ؟" وہ اسکے سامنے کھڑی استفسار کر رہی تھی۔

"میں نے سوچا جاتے ہوئے اپنی بیوی کو بھی ساتھ ہی گھر لے کر جاؤں" وہ مسکراتے ہوئے بولا،

"میں زاوی کے ساتھ آجاتی تاشفین، آپ پہلے ہی اتنے تھکے ہوئے ہیں اوپر سے میرا اتنا انتظار کرنا پڑا آپ کو" وہ اسکے لیے فکر مند تھی، اس کی آنکھوں سے واضح تھا کہ وہ کل پوری رات جاگتا رہا ہے۔

"تھکا ہوا تھا مگر اب تھکاوٹ کچھ کم ہو گئی ہے، آؤ بیٹھو،" وہ اسکی جانب دیکھتے مسکرایا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"امو جان صحیح کہتی ہیں، آپ کو اپنا ذرا خیال نہیں ہے اور رکیں گاڑی میں چلاؤں گی، آپ بیٹھیں" وہ اسے روکتے ہوئے بولی جو ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پچھلے ایک ماہ سے وہ اسے ڈرائیونگ سکھا رہا تھا۔

"اوکے میڈم" آبرو کی بات پر اس نے گاڑی کی چابی آبرو کی جانب بڑھائی، جسے تھامتے اب وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گئی۔ سڑک پر دوڑتی گاڑی میں بیٹھے وہ

دونوں باتیں کرتے گھر کی جانب سفر طے کر رہے تھے۔موبائل ڈیش بورڈ پر رکھتے تاشفین نے اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگایا۔کچھ دیر بعد تاشفین کی جانب سے مکمل خاموشی کو محسوس کرتے آبرو نے اس جانب دیکھا،وہ سو چکا تھا۔ایک آسودہ مسکراہٹ نے آبرو کے لبوں کو چھوا،وہ اتنی تھکاوٹ کے باوجود بھی اسے لینے آیا تھا۔وہ ہر بار اپنے عمل سے آبرو کا دل جیت لیتا تھا۔وہ اسکی قرضدار ہوتی جارہی تھی،ان تین ماہ میں اس نے اپنی کہی ہر بات پوری کردکھائی تھی۔وہ اسکے گھر والوں کو اپنا خاندان صرف کہتا نہیں سمجھتا بھی تھا۔اپنے گھر والوں کے لیے نیا گھر خرید کر انہیں اس میں شفٹ کرنے کا مشکل ترین کام،تاشفین کی بدولت بہت آسان ہو گیا تھا۔وہ اس کی ہر مشکل کو آسان بنا دیتا،رتبہ کی ڈگری مکمل ہونے میں صرف دو ماہ باقی تھے جبکہ تاشفین پہلے ہی اس کے لیے جاب کا انتظام کر چکا تھا۔آبرو نے ہاتھ آگے بڑھاتے اس کے ماتھے پر بکھرے بال درست کیے،وہ

www.novelsclubb.com

گہری نیند میں تھا، وجہ شدید تھکاوٹ تھی۔ آبرو نے سامنے دیکھتے گاڑی کی رفتار تیز کر دی، وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد گھر پہنچ کر تا شفین آرام کر سکے۔

فواد آج شاہزین سے ملنے اسکے گھر آیا تھا، وہ دونوں شاہزین کے کمرے میں بیٹھے تھے۔

"دو ہفتوں کا کہہ کر تین مہینے لگا دیے، ایسا بھی کیا کام تھا وہاں؟" فواد کے سوال پر سامنے بیٹھا شاہزین مسکرایا،

"بس یار کیا بتاؤں پہلے میٹنگز، پھر نئی برانچ کی کنسٹرکشن کا کام اور آخر میں نیا کنٹریکٹ، شدید مصروف رہا ہوں میں ان تین ماہ میں!" شاہزین وضاحت دیتے بولا جبکہ نظریں سامنے ٹیبل پر پڑے لائٹر پر تھیں۔ وہ اب فواد کے سامنے سگریٹ پینے سے اجتناب کرتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پر انسان ایک فون کال تو کر ہی سکتا ہے نہ اور اگر خود نہیں کرنی تھی تو میری کالز ہی ریسیو کر لیتے" لہجے میں شکوہ تھا، شاہزین اکثر اسکے ساتھ یونہی کرتا تھا کیونکہ اسکا موبائل اکثر سائلنٹ پر رہتا تھا۔

"اچھا یار اب یہ گلے چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ۔۔۔۔"

"بلکہ میں تو بھول ہی گیا کہ اب تو تم ایک بڑی کمپنی کے مالک ہو، مصروفیات سے دوچار، تمہاری نظر میں اب میری کیا ہی اہمیت رہ گئی ہو گی" وہ اسکی بات کاٹتے بولا، لہجے میں اس بار خفگی کے ساتھ شرارت بھی تھی۔اس سے پہلے کہ شاہزین کچھ کہتا، فواد کی نظر کچھ فاصلے پر رکھی ایش ٹرے پر پڑی، جس میں موجود راکھ تازہ تھی۔

"تم باز نہیں آئے نہ شاہزین، تمہیں سمجھایا بھی تھا کہ سگریٹ چھوڑ دو یار" فواد کی اس بات پر شاہزین کی نظر بھی اس ایش ٹرے پر پڑی،

"ڈاکٹر کے پاس گئے تھے دوبارہ؟" فواد نے سوال کیا۔

"ضرورت ہی نہیں پڑی!" کندھے اچکاتے جواب دیا۔

"اور جو ٹیسٹ دیے تھے ڈاکٹر نے،اس کی رپورٹس دکھاناذرا" شاہزین کے چہرے کا رنگ بدلا مگر وہ اپنے تاثرات پر قابو پاتا بولا،

"کیاہو گیاہے فواد، بتایاتو تھاکہ رپورٹس کلیئر ہیں، تم خوامخواہ میں اتنی پریشانی لے رہے ہو،اب چھوڑ بھی دو اس بات کو" وہ موضوع بدلناچاہتا تھا۔

"مگر شاہزین معاملہ یونہی چھوڑنے والا نہیں ہے، تم!"

"پلیز فواد، میں اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرناچاہتا، جب میں کہہ رہاہوں کہ میں ٹھیک ہوں تو میں واقعی بالکل ٹھیک ہوں" اس نے فواد سے زیادہ خود کو یقین دلوایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوکے اوکے" اس کے لہجے میں غصہ محسوس کرتے فواد نے بات ختم کی جبکہ دوسری جانب بیٹھا شاہزین اس حقیقت کو فراموش کر دینا چاہتا تھا اور اسکی خواہش تھی کہ فواد بھی اس بات کو بھول جائے۔

تاشفین ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہسپتال کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ سفید شرٹ کا کالر درست کرتے اس کی نظر کمرے میں داخل ہوتی آبرو پر پڑی،

"آج کورٹ نہیں جانا؟" اس آفس کے لیے تیار نہ دیکھ کر تاشفین نے اسے مخاطب کیا، جس پر آبرو نفی میں سر ہلاتے اسکے پاس آئی،

"نہیں آج چھٹی لی ہے" مختصر جواب دیتے وہ بیڈ پر پڑا اسکا کوٹ درست کرنے لگی۔

"خیریت؟" تاشفین اسکی جانب پلٹا۔

"جی، آج اموجان امی کی طرف جا رہی تھیں تو میں نے سوچا کہ میں بھی انکے ساتھ چلی جاؤں، کافی دیر ہو گئی ہے امی سے ملے" باقی سب کی طرح اب وہ بھی سبرینہ کو اموجان کہنے لگی تھی۔

"سہی" وہ ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولتے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔ اسے کسی چیز کا متلاشی دیکھ کر آبرو اس کے پاس آئی،

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟" تقریباً دو ہی سیکنڈ بعد وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ اس کی مطلوبہ چیز دوسرے دراز سے نکالنے لگی۔

"میری وہ گھڑی۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے آبرو وہ گھڑی لیے اسکے سامنے کھڑی تھی۔

"یہ ڈھونڈ رہے تھے آپ؟" اسکے سوال پر تاشفین نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، جس پر آبرو اسے وہ گھڑی پہنانے لگی۔ اب وہ بھی بنا کہے اسکی باتیں سمجھ جاتی تھی۔ گھڑی پہناتے وہ پیچھے ہٹی اور بیڈ پر رکھی ٹائی اٹھائی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج ہاسپٹل میں کیا مصروفیات ہیں آپکی؟" آبرو سوال کرتے ٹائی اسکی گردن کے گرد باندھے لگی۔

"کچھ خاص نہیں، بس ایک اہم میٹنگ ہے اور ایک مائنر سرجری، کیوں کیا ہوا؟" وہ جواب کے ساتھ ایک سوال بھی کر چکا تھا۔

"ہوسکے تو آج جلدی گھر آجایئے گا" وہ اب کوٹ اٹھاتے اس کے پیچھے آکھڑی ہوئی،

"کتنا جلدی؟" تاشفین کوٹ پہنتے اسکی جانب پلٹا،

"شام تک" وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔ وہ شاید پہلی بار ایسی فرمائش کر رہی تھی۔

"اوکے میڈم، میں پوری کوشش کروں گا کہ شام تک گھر آجاؤں" وہ مسکراتے ہوئے بولا، جس پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اسکا کوٹ درست کیا اور وہ دونوں قدم اٹھاتے باہر کی جانب چل پڑے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس وقت کچن میں کھڑی کام میں مصروف تھی۔ آفاق کچھ دیر پہلے ہی ڈیوٹی سے گھر واپس پہنچا تھا۔ اصباح نے سامنے پڑی کٹی ہوئی سبزیاں اٹھاتے، چولہے پر رکھے ہوئے برتن میں ڈالیں اور چمچ اٹھاتے برتن میں گھمانے لگی کہ اتنے میں آفاق فریش ہو کر قدم اٹھاتا کچن میں آیا، آہٹ کی آواز پر وہ پلٹی، وہ فریج کے سامنے کھڑا تھا۔

"امی کی طبیعت اب کیسی ہے؟" پانی کی بوتل نکالتے اس نے اصباح کو مخاطب کیا۔ رابعہ بیگم کی طبیعت کچھ دنوں سے کافی خراب تھی۔

"اب کافی بہتر ہے، میں نے انہیں تھوڑی دیر پہلے ہی کھانے کے بعد دوائی دی تھی، ابھی وہ سو رہی ہیں" اصباح نے مکمل تفصیل دیتے سوس اٹھائی جبکہ آفاق اثبات میں سر ہلاتے بوتل واپس فریج میں رکھ رہا تھا۔

"مہمل بھی نہیں آئی ابھی تک؟" وہ قدم اٹھاتا اصباح کی جانب بڑھا،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں مگر تھوڑی پہلے اسکا فون آیا تھا، آج کام زیادہ ہے اس لیے وہ لیٹ ہو جائے گی" مہمل پچھلے ماہ سے ایک کالج میں بطور لیکچرار پڑھا رہی تھی۔ آفاق عین اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔

"کیا بن رہا ہے آج؟" اتنے قریب سے آواز آنے پر اصباح کا ہاتھ رکا،

"پاستہ!" اصباح کے جواب پر ان دونوں کے دماغ میں ماضی کا ایک ہی واقع نمودار ہوا۔

"سوس پکڑاؤں؟" آفاق کی شرارت بھری آواز پر اصباح تیزی سے پلٹی، آفاق دو قدم پیچھے ہٹا،

"آفاق!" لہجے میں احتجاج تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ انجان بنا۔

"باز آ جائیں آپ!" وہ خفگی سے بھنویں سکیڑے بولی،

"مگر بتاؤ تو صحیح کیا ہوا؟" اسے یوں تنگ کرنا آفاق کا پسندیدہ کام تھا۔

"اتنے انجان مت بنیں آپ، سب سمجھ رہی ہوں میں!" اصباح کی بات پر وہ دوبارہ بولا،

"اچھا تو مجھے بھی بتاؤ نا کہ کیا سمجھ رہی ہو؟" اس بار اصباح کچھ کہنے کی بجائے اسے گھورنے لگی کہ ایک دم کچھ یاد آیا،

"ویسے ایک بات تو بتائیں کہ اس دن جب آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں آپ کو نہیں" اپنی انگلی آفاق کے سینے پر رکھتے اس نے بات جاری رکھی۔

"بلکہ مہمل کو بلا رہی ہوں تو آپ وہاں سے گئے کیوں نہیں تھے؟"

"تم نے مجھے جانے ہی نہیں دیا، ایک کے بعد ایک حکم دے رہی تھی تم، کبھی کیچر پکڑا دیں، اس کو بالوں میں لگا بھی دیں، پھر پاستہ ٹیسٹ کریں" وہ مزے سے اسکی بات کا جواب دینے لگا۔

"اور اگر میں چلا جاتا تو تمہارے وہ تاثرات کیسے دیکھتا" اس کی ناک پر آئے غصے کو دیکھتے آفاق نے اسکے ماتھے پر آئے بال پیچھے کیے۔

"بہت برے ہیں آپ؟" وہ غصے سے بولتے پلٹی،

"بہت پسند ہے تمہیں پاستہ ہمم؟" آفاق دوبارہ بولا جس پر اس بار اصباح ہاتھ میں پکڑا چمچ اسکی جانب کرتی بولی،

"اب بس بھی کر دیں آفاق!" آفاق نے فوراً سرینڈر کرنے کے انداز میں اپنے ہاتھ اوپر کیے، جس پر اصباح مسکراہٹ چھپاتے پلٹ گئی۔

"اچھا بابا چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ کہ پاستہ کے علاوہ اور کیا بنایا ہے؟" اس بار بھی آفاق نے پاستہ کے لفظ پر زور دیا۔

"آفاق اگر اب آپ نے دوبارہ مجھے تنگ کیا تو آپ کو کھانا نہیں ملے گا" وہ آخری ہتھیار استعمال کرتی بولی، جس پر آفاق ہنسنے لگا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟" اپنا نشانہ خطا ہوتے دیکھ وہ خفگی سے بولی، جس پر آفاق نے آگے بڑھتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری بیوی اتنی ظالم نہیں ہے کہ وہ مجھے بھوکا رکھے" وہ جانتا تھا کہ اب مزید تنگ کرنے پر اصباح اپنا آخری اور سب سے بھاری ہتھیار استعمال کرتے رونے لگے گی جبکہ دوسری جانب اصباح ایک لمحے میں اپنی ساری خفگی بھول گئی اور مسکراتے ہوئے اس سے الگ ہوئی۔

"اچھا بتاؤ تو سہی کہ اور کیا بنایا ہے؟" آفاق نے اپنا سوال دہرایا۔

"بریانی بنائی ہے آپ کے لیے" اس نے آگے بڑھ کر چولہا بند کرتے جواب دیا، پاستہ بھی تیار تھا۔

"آپ بیٹھیں، میں کھانا لگاتی ہوں" وہ پلیٹس نکالتے ہوئے بولی۔

"تم اکیلی کیوں کرو گی، میں بھی لگواتا ہوں ساتھ "اس کے ہاتھ سے پلیٹس لیتے وہ ٹیبل کی جانب چل پڑا جبکہ اصباح اب ٹرے اٹھائے اس میں بریانی نکال رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ پاستہ کی پلیٹ اٹھائے آفاق کے ساتھ ٹیبل کی جانب جا رہی تھی جس کے ہاتھ میں پانی کا جگ اور گلاس موجود تھے اور ایک بار پھر آفاق کی جانب سے کی گئی کسی بات پر وہ خفگی سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ آفاق ہنستے ہوئے اس کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

گھڑی اس وقت دوپہر کے تین بجا رہی تھی، فائقہ بیگم ملازمہ کو جوس کا کہتے باہر لاؤنج میں آئیں کہ نظر فیاض صاحب کی جانب گئی جو تیزی سے سیڑھیاں اترتے نیچے آئے، وہ آج گھر پر ہی تھے۔ وہ چہرے سے بے حد پریشان نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"فیاض کیا ہوا؟" وہ انہیں ڈریس پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ میں دیکھتے ان کے پاس آئیں، پاؤں میں پہنے شوز سے واضح تھا کہ وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو کر آئے تھے۔

"سب ٹھیک ہے نا فیاض؟" وہ ان کے پاس پہنچتی بولیں،

"ایک ایمر جنسی ہو گئی ہے" انکے لہجے سے واضح تھا کہ معاملہ سنگین ہے۔

"مگر کچھ تو بتائیں فیاض کہ کیا ہوا ہے؟" انہیں بھی پریشانی نے آگھیرا، دل میں وسوسے پیدا ہونے لگے۔

"غفار کی کمپنی میں آگ لگ گئی ہے اور تین گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا" ان کے لہجے میں افسوس تھا جبکہ فائقہ بیگم حیران وپریشان کھڑی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور سب سے بری خبر تو یہ ہے کہ اس کا بیٹا حمدان۔۔۔وہ بھی اس وقت وہیں تھا" یہ خبر پچھلی خبر سے زیادہ تشویش ناک تھی۔

"اوہ میرے خدایہ !اب کیا ہو گا فیاض اور آپ۔۔آپ کہاں جارہے ہیں؟"انکے لہجے میں افسوس کا عنصر واضح تھا۔

""غفار کے پاس،اس کا بہت نقصان ہو گیا ہے فائقہ، کمپنی تو ایک طرف مگر اس کا واحد سہارا اس کا بیٹا۔۔۔۔۔"وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکے۔معاملہ واقعی بہت سنگین اور تکلیف دہ تھا۔

"وہ اس وقت بے حد پریشان ہو گا،اس لیے میرا اس کے پاس جانا ضروری ہے"وہ یہ کہتے قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئے جبکہ فائقہ بیگم کے دماغ میں۔ان کے کہے الفاظ گونجنے لگے،"اس کا واحد سہارا،اسکا بیٹا!

صالحہ بیگم سے مل کر وہ دوپہر دو بجے تک واپس آگئی تھیں۔اب اسے آج شام کے لیے تیاریاں کرنی تھیں۔ پچھلے ماہ تاشفین کے تمام ایگزامز کلئیر ہو گئے تھے اور ابھی کچھ روز پہلے ہی ریزیڈنسی مکمل ہونے پر اب وہ اسسٹنٹ سرجن سے باقاعدہ طور پر کارڈک سرجن بن گیا تھا۔ جس کی خوشی میں آج آبرو باقی سب گھر والوں کے ساتھ مل کر اسکے لیے ایک سرپرائز پلین کر رہی تھی۔ گھر آتے ہی وہ ملازمہ کو چھٹی دے چکی تھی کیونکہ آج وہ خود کھانے میں سب چیزیں تیار کرنے والی تھی۔ نور اس وقت اسکے ساتھ کچن میں موجود تھی جبکہ سبرینہ کچھ دیر پہلے ہی اپنے کمرے گئی تھیں۔ کیک کا آرڈر وہ گھر واپس آتے ہوئے دے کر آئی تھی۔ وہ دونوں کچن میں ہی کھڑی تھیں کہ زاویار لاؤنج میں داخل ہوا، باآواز بلند سلام لیتے وہ سبرینہ کے کمرے میں گیا اور پھر فریش ہو کر کچھ دیر بعد ان کے پاس موجود تھا۔اس کے آتے ہی نور نے آبرو کو مخاطب کیا۔

"بھابھی ایک بات بتاؤں آپ کو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہمم کہو" آبرو نے چاپنگ بورڈ پر رکھے پیاز کو کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"جب سے آپ نے زاوی کے ساتھ جانا شروع کیا ہے تب سے ہی یہ چھ بجے آتا ہے ورنہ تو روز دو بجے ہی گھر پر ہوتا تھا جیسے آج اتنی جلدی آگیا ہے، کیا اسے وہاں کوئی کام نہیں؟" نور کی بات پر آبرو کی بجائے زاویار بولنے لگا،

"آپ اپنے کام سے کام رکھیں نور صاحبہ، مجھے اور بہت کام ہوتے ہیں، وہ تو آج گھر پر کام تھا اس لیے جلدی آیا ہوں" وہ نور کو گھورتے ہوئے بولا،

"اور بھابھی یہ آپ کی مدد بھی کروا رہی ہے یا یہاں کھڑی صرف اپنی زبان کا استعمال کر رہی ہے؟" پہلے پہل وہ آبرو کے سامنے یوں لڑنے سے گریز کرتے تھے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب وہ اس کے ساتھ بھی گھل مل چکے تھے۔

"بالکل مدد کروا رہی ہے بلکہ ایک ڈش تو نور میرے آنے سے پہلے ہی تیار کر چکی تھی" آبرو کی بات پر نور زاویار کو زبان چڑاتے بولنے لگی،

"لو ہو گئی تسلی !"اس سے پہلے کے زاویار کچھ کہتا نور پھر سے بولنے لگی،

"بھابھی ایک بات تو بتائیں، یہ زاوی کیسا وکیل ہے؟ مجھے تو بالکل ہی فارغ اور۔۔۔"

"مجھ سے پوچھو نا میں بتاتا ہوں تمہیں، بھابھی کا فیورٹ جونیر ہوں میں، کیوں بھابھی صحیح کہہ رہا ہوں نا میں؟"زاویار کی بات پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا،اس کھٹی میٹھی نوک جھوک کی اب اسے عادت ہو چکی تھی۔یونہی کام کرتے کرتے شام کے پانچ بج گئے۔آرڈر کیا ہوا کیک بھی زاویار لا چکا تھا۔لاؤنج کے ایک حصے کو وہ تیار کرنے میں مصروف تھے۔آبرو کے ساتھ مل کر وہ دونوں غبارے لگا رہے تھے جبکہ سبرینہ انکے پاس بیٹھی مسکراتے ہوئے اپنے گھر کی رونق کر دیکھ رہی تھیں۔کیک کے لیے ٹیبل سیٹ کرتے اب تمام کام مکمل ہو گیا تھا۔آبرو تیار ہونے کے لیے کمرے میں آئی، سرخ رنگ کی پاؤں تک آتی قمیض کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔ قمیض کے

دامن اور آستینوں پر سفید رنگ کے موتیوں سے ہوا کام اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔ بالوں کو کھلا چھوڑتے اس نے سفید رنگ کے ٹاپس اٹھائے اور کانوں میں پہننے لگی۔ کچھ دیر بعد چہرے پر ہلکا سا میک اپ کرتے اس نے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھایا اور سفید رنگ کی چھوٹی سی ہیل والا جوتا پہنتے وہ مکمل تیار تھی۔ وہ آج بہت دل سے تیار ہوئی تھی۔ قدم اٹھاتے وہ باہر کی جانب چل پڑی، انتظار تھا تو اب صرف تاشفین کا!

رات کے دس بجے بھی جب تاشفین واپس نہ آیا تو آبرو نے اسے کال کی، ایک نہیں دو نہیں وقفے وقفے سے دس بار کال کی مگر جواب ندارد۔ سبرینہ، زاویار اور نور کی کالز بھی وہ نہیں اٹھا رہا تھا۔ ہسپتال فون کرنے پر انہیں معلوم ہوا کہ سرجری میں مصروف ہے۔ ایک دم ساری خوشی ماند پڑ گئی۔ آبرو کو افسوس کے ساتھ ساتھ غصہ آنے لگا مگر وہ خاموشی سے انکے ساتھ بیٹھی رہی۔

"آبرو بیٹا پریشان مت ہو، واپس آنے دو پھر میں اس سے پوچھوں گی کہ تمہارے کہنے کے باوجود بھی جلدی کیوں نہیں آیا" انکی بات پر آبرو افسردگی سے مسکرائی، وہ تاشفین کی ماں ہونے کے باوجود اسکا ساتھ دے رہی تھیں۔

"میں پریشان نہیں ہوں امو جان، آپ لوگ بیٹھیں میں کھانا لگاتی ہوں" اب انہیں وہ مزید انتظار نہیں کرواسکتی تھی جبکہ دوسری جانب سبرینہ بھی جانتی تھیں کہ تاشفین کو آنے میں بہت دیر ہو جائے گی۔

وہ چائے کے دو بھاپ اڑاتے کپ ٹرے میں رکھے، باہر لان میں آئی جہاں ٹیبل کے اطراف لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا آفاق اس کا منتظر تھا۔ وہ ٹرے اٹھائے اس کے پاس پہنچی، ٹرے ٹیبل پر رکھتے ایک کپ اٹھا کر آفاق کی جانب بڑھایا،

"شکریہ "کپ تھامتے آفاق نے جواب دیا۔دوسرا کپ اٹھاتے وہ اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔وہ روزرات کو یہیں بیٹھ کر چائے پیتے تھے۔معمول کی کچھ باتیں کرتے،ایک دم اصباح کو کچھ یاد آیا،

"آفاق کل آپ جلدی گھر آجایے گا پلیز"

"کیوں کیا ہوا، کہیں جانا ہے کیا؟"سوال فوراً آیا۔

"جی مجھے امی کی طرف جانا ہے"وہ خاموش ہوئی آفاق نے سوالیہ نظروں سے اس جانب دیکھا،وہ جانتا تھا بات ادھوری ہے۔

"وہ۔۔۔دراصل۔۔۔"اصباح نظریں کپ پر جمائے بولی،

"کہو میں سن رہا ہوں"آفاق نے کپ ہونٹوں کو لگاتے کہا۔

"میں سارا دن گھر میں پر بہت بور ہو جاتی ہوں، کھانا بنانے کے علاوہ مجھے اور کوئی کام نہیں ہوتا اور وہ بھی اکثر پھپھو یا مہمل بنا لیتی ہیں،اس لیے میں سوچ رہی تھی

کہ میں بھی اپنے لیے کچھ مصروفیات ڈھونڈوں،امی کے گھر پینٹنگ کا کچھ سامان پڑا ہے،میں وہ یہاں لانا چاہتی ہوں" بات مکمل کرتے وہ خاموش ہوئی،وہ صرف آفاق کے سامنے ہی اتنی باتیں کرتی تھی اور یہ سب آفاق کی محبت اور مان کا نتیجہ تھا۔

"نہیں اصباح اسکی ضرورت نہیں،اس سامان کو تم وہیں رہنے دو،ہم نیا سامان لے آئیں گے پر کل نہیں اس ویک اینڈ پر ہم ممانی کی طرف جائیں گے ان سے ملنے اور پھر واپسی پر ہم شاپنگ پر چلیں گے،تو پھر جو تم لینا چاہو لے لینا،او کے ؟"اپنی بات مکمل کرتے اس نے اصباح کی جانب دیکھا،

www.novelsclubb.com

"او کے "اصباح نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اچانک اسے کچھ اور یاد آگیا۔

"جلدی جلدی چائے ختم کریں آفاق،مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے"وہ خود بھی تیزی سے چائے پیتی بولی۔کچھ دیر بعد وہ اسے اپنے چھوٹے سے باغیچے کے سامنے لے آئی تھی۔

"میں پینٹنگ کے سامان کے ساتھ کچھ نئے پودے بھی لوں گی" ایک۔اور نئی فرمائش حاضر تھی۔

"یہ والا پودا میں نے پچھلی بار پہلی دفعہ لیا تھا اور دیکھیں یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے،اس لیے میں اب اس جیسے اور خریدوں گی" لہجے میں خوشی سموئے اس سے ایک پودے کی جانب اشارہ کیا جبکہ آفاق ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے خاموشی سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں اسے کتنا خوش کر دیتی تھیں اور وہ اسکی خوشی میں خوش تھا۔

"اور یہ والا پھول اسے تو میں کل ہی یہاں سے نکال دوں گی" اس بار لہجے میں غصہ تھا۔آفاق نے اس پھول کی جانب دیکھا،وہ کافی خوبصورت تھا۔

" مگر کیوں یہ تو بہت خوبصورت ہے اصباح اور اسکی نشو نما بھی بہت اچھی ہے" آفاق کے سوال پر وہ اسکی جانب پلٹتے بولنے لگی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر آفاق آپ کو نہیں پتا جب سے اسے یہاں لگایا ہے، صرف اسی کی نشو و نما پا رہی ہے باقی تمام پودوں کی نشو نما رک گئی ہے، اس لیے آپ اس کی خوبصورتی پر مت جائیں یہ باقی پودوں کے لیے بہت نقصان دہ ہے" وہ اب اسے وضاحت دے رہی تھی جبکہ آفاق کی نظر اس پھول کے آس پاس والے پودوں پر پڑی جو واقعی بہت کمزور اور مرجھائے ہوئے تھے۔

"میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ ہمیں اپنی زندگی میں ہمیشہ ان لوگوں کو شامل کرنا چاہیے جن کی سیرت ان کی صورت سے زیادہ اچھی ہو اور یہ پودا صورت والا ہے مگر اس کی سیرت اچھی نہیں ہے" اصباح سمجھانے کے انداز میں بولی،

www.novelsclubb.com

"واہ بھئی واہ، شادی کے بعد تو اصباح میڈم بہت اچھی اور بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہیں" اصباح کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے کہ ایک دم اس نے آفاق کے الفاظ پر غور کیا،

"شادی کے بعد سے کیا مطلب ہے آپکا؟" وہ بھنویں سکیڑے پوچھ رہی تھی۔

"یہی کہ یہ سب میری صحبت کا اثر ہے ورنہ شادی سے پہلے تو میں نے تمہیں صرف صرف ایک ہی کام کرتے دیکھا ہے "آفاق کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جسے کمر پر ٹکائے وہ سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی

"آنسو بہاتے ہوئے، تبھی تو میں نے تمہارا نام "رِم جھم "رکھا تھا" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا،

"آفاق !" وہ خفگی سے بولی،

"بہت برے ہیں آپ !" ہر بار وہ اسی جملے پر اپنی گفتگو کا اختتام کرتی۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی !" وہ واپس ٹیبل کی جانب گئی اور ٹرے اٹھائی۔

"اچھا بابا سوری، میں تو بس مذاق کر رہا تھا" وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے جا رہی تھی جبکہ آفاق اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھڑی پر اس وقت رات کا ایک بج چکا تھا۔ وہ نہایت عجلت کے عالم میں گھر آیا تھا۔ بارہ بجے سرجری کے ختم ہوتے ہی جب وہ باہر آیا تو موبائل پر اتنی کالز دیکھتے اسے تشویش ہوئی، باقی تمام معاملات تیزی میں طے کرتا وہ فوراً گھر آیا تھا۔ ہسپتال سے اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ رات میں آبرو وہاں بھی کال کر چکی ہے، وہ سرجری میں اتنا مصروف ہو گیا تھا کہ اسے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا اور اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا اور رہ رہ کر صبح آبرو سے ہوئی اپنی باتیں یاد آ رہی تھیں۔ گاڑی سے اترتے وہ تیزی سے اندر گیا، اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر لاؤنج میں بیٹھے زاویار اور نور پر پڑی، وہ تیزی سے ان کے قریب گیا۔

"زاوی امو جان کہاں ہیں اور آبرو؟ سب ٹھیک ہے نہ؟" وہ بے حد پریشان نظر آ رہا تھا۔

"جی بھائی سب ٹھیک ہیں، آپ پریشان مت ہوں" زاویار اٹھ کر اسے پاس آیا اور اسے تسلی دی۔

"تو پھر اتنی کالز کی کیا وجہ تھی؟" اسے لگا شاید گھر پر کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ان سب نے اسے اتنی کالز کی تھیں۔اس سوال پر زاویار نے ایک نظر نور کی جانب دیکھا، جس کے آنکھوں سے ہی اشارہ کرنے پر وہ قدم اٹھاتا لاؤنج کے اس حصے کی جانب گیا جو تاریک تھا اور لائٹ آن کرتے ہیں روشنی میں نہا گیا۔تاشفین کی نظر اس جانب اٹھی اور کچھ لمحوں میں ہی وہ ساری بات سمجھ گیا، سامنے لکھے "کانگریچولیچنز سرجن تاشفین" کے الفاظ افسردگی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے، اسے بے اختیار شرمندگی نے آگھیرا۔آبرو کے اصرار کے باوجود بھی وہ گھر نہیں پہنچ پایا تھا۔

"آپ بہت لیٹ ہو گئے بھائی!" اس بار بولنے والی نور تھی۔وہ آبرو کی خوشی اور محنت کی گواہ تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آبرو کہاں ہے؟"تاشفین نے سوال کیا۔

"اپنے کمرے میں،کافی غصے میں ہیں اور آپ سے تو شدید خفا ہیں"زاویار نے شدید کے لفظ پر زور دیا۔اس سے پہلے کے زاویار کچھ کہتا تاشفین کی نظر سیڑھیاں اترتی آبرو پر پڑی،یقیناوہ اس کی گاڑی کو پارک دیکھ کر ہی نیچے آئی تھی۔وہ ابھی تک اس سرخ لباس میں موجود تھی،جو تاشفین نے ہی اسے گفٹ دیا تھا۔ایک بار پھر اسے شرمندگی نے آگھیرا۔

"نور اپنے بھائی سے پوچھو کہ وہ کھانا کھائیں گے یا وہ بھی کھا کر آئے ہیں؟"لہجے میں خفگی واضح تھی،اس نے تاشفین کو مخاطب بھی نہیں کیا تھا جبکہ تاشفین خاموش نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا،وہ پہلی بار اس سے ناراض ہوئی تھی اور وہ بھی شدید ناراض!

"بھائی آپ نے کھانا کھایا ہے؟"نور نے مدھم آواز میں اس سے پوچھا،جس پر تاشفین کی نفی میں ہلتی گردن دور کھڑی آبرو دیکھ چکی تھی۔

"ان سے کہو کہ اگر کھانا کھانا ہے تو اموجان سے مل کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ جائیں، کھانا مل جائے گا" وہ کہہ کر رکی نہیں اور قدم اٹھتے کچن میں چلی گئی۔

"دیکھا کتنی خفا ہیں بھابھی آپ سے، بہت دل سے انتظامات کیے تھے انہوں نے مگر آپ نہیں آئے" نور افسردہ لہجے میں بولی،

"تم سب نے کھانا کھایا ہے، اموجان نے، آبرو نے؟" تاشفین کے سوال پر زاویار بولنے لگا۔

"جی، ہم سب نے تو کھالیا تھا مگر بھابھی نے نہیں کھایا، اموجان کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ انہیں بھوک نہیں ہے"

"اچھا تم دونوں جاؤ اور سو جاؤ، میں دیکھ لیتا ہوں" وہ قدم اٹھاتا سب سے پہلے سبرینہ کے پاس گیا مگر وہ سو چکی تھیں، کمرے میں جا کر منہ ہاتھ دھوتے، فریش ہونے کے بعد وہ نیچے ڈائننگ ٹیبل کی جانب آیا، جہاں ٹیبل پر رکھا کھانا بھی اسے آبرو کی طرح خود سے روٹھا ہوا محسوس ہوا مگر کھانے کی خوشبو اسی بھوک کو مزید

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اجا گر کر گئی اور وہ قدم اٹھاتا کرسی پر بیٹھ گیا۔ابھی کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ آبرو پانی کی بوتل اور گلاس لیے ٹیبل کی جانب آئی اور ان دونوں کو ٹیبل پر رکھتے خاموشی سے پلٹنے کی لگی تھی کہ تاشفین نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے روکا،آبرو نے پلٹ کر اسکی جانب نہیں دیکھا،

"آئی ایم سوسوری آبرو"وہ اب بھی منہ موڑے کھڑی تھی۔

"میں واقعی بہت شرمندہ ہوں"اس بار اسکے لہجے میں موجود ملال کا تاثر اسے پلٹنے پر مجبور کر گیا۔پلٹتے ہی اسکی نظر تاشفین سے ملی،اسکی شرمندگی اسکی بھوری آنکھوں سے واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اچھا نہیں کیا تاشفین،میں نے۔۔۔بلکہ ہم سب نے آپ کا بہت انتظار کیا"اسکے لہجے میں شکایت تھی۔

"میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں اگر ایمرجنسی کیس نہ ہوتا تو میں ضرور آجاتا"وہ اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا بولا جبکہ نظریں اسکے چہرے کی جانب تھیں۔

"میں آپ سے ناراض ہوں تاشفین" وہ غصے سے بولتے مڑنے ہی لگی تھی کہ تاشفین دوبارہ بولا،

"مجھے معلوم ہے مگر مجھے بھی تو ایک موقع دیں اپنی صفائی دینے کا" آبرو نے دوبارہ اسکی جانب دیکھا،

"پلیز، تھوڑی دیر کے لیے میرے پاس بیٹھ جائیں" اب انکار آبرو کے لیے بھی مشکل تھا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی، ایک موقع دینے میں کوئی حرج نہ تھا جبکہ اسکا ہاتھ اب بھی تاشفین کے ہاتھ میں تھا۔

"ہم سب نے بہت دل سے آپ کے لیے سارے انتظامات کیے تھے، آپ کی پروموشن کے لیے آپ کو ٹریٹ دینا چاہتے تھے، سب نے مل کر سرپرائز پلین کیا تھا، میں نے صبح آپ سے کہا بھی تھا کہ آپ جلدی آجایئے گا پر آپ نہیں آئے" بیٹھتے ہی ایک بار پھر وہ اس سے شکوہ کرنے لگی۔

"مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا آبرو کہ آپ ایسا کوئی سرپرائز پلین کر رہی ہیں اگر آپ ذرا سا بھی مجھے بتا دیتیں تو پھر میں۔۔۔۔۔"

"تو پھر یہ سرپرائز کیسے رہتا تاشفین!" وہ غصے سے بولی۔تاشفین جانتا تھا وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔

"اور پھر جو میں نے آپ کو اتنی کالز کیں بلکہ صرف میں نے ہی نہیں زاوی نے،نور نے،اموجان نے انکا کیا؟" وہ خاموشی سے سن رہا تھا،وہ خاموش ہوئی تو اس نے اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما،

"آئی ایم سو سوری آبرو،یقین مانو اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ میرا اتنا انتظار کیا جا رہا ہے تو میں میٹنگ کے فوراً بعد ہی گھر آ جاتا مگر اس ایمرجنسی کیس کی وجہ سے بہت دیر ہو گئی" اب وہ اسے سن رہی تھی۔

"فوری سرجری بہت ضروری تھی اور میرے علاوہ آج کوئی اور سرجن وہاں موجود بھی نہیں تھا اور سرجری کے دوران مجھے وقت کا بالکل بھی اندازہ نہیں ہو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکا، پرموشن کے بعد ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں، میں خود مجبور ہو گیا تھا" اس کے لہجے سے اسکی مجبوری واضح تھا اور آبرو جانتی تھی کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔

"اچھا چلیں چھوڑیں ان باتوں کو، آپ کھانا کھائیں ٹھنڈا ہو رہا ہے" اس نے پلاؤ کی ٹرے اسکی جانب بڑھائی،

"ایک شرط پر کہ آپ بھی میرے ساتھ کھائیں گی" تاشفین کی بات پر آبرو دوبارہ بولی،

"مجھے بھوک نہیں ہے تاشفین!"

یعنی ناراضگی ابھی دور نہیں ہوئی""

"ایسی بات نہیں ہے آپ کھانا کھائیں پلیز" آبرو کے کہنے پر تاشفین نے چمچ اٹھاتے پلیٹ میں پلاؤ ڈالا اور پہلا چمچ بھرتے آبرو کی جانب بڑھایا،

"تاشفین میں۔۔۔۔"

"آپ نہیں کھائیں گی تو پھر میں بھی نہیں کھاؤں گا" وہ بضد ہوا۔

"میں پہلے ہی بہت خفا ہوں، مجھے مزید تنگ مت کریں" آبرو نے کمزور سا احتجاج کیا،

"ناراضگی تو مجھ سے ہے کھانے کا تو کوئی قصور نہیں، پلیز کھالیں" تاشفین نے ایک بار پھر وہ چمچ اسکی جانب بڑھایا، اس بار آبرو خاموشی سے کھا گئی۔ جس پر تاشفین نے دوبارہ چمچ بھرتے اسکی جانب بڑھایا،

"آپ کھائیں تاشفین، میں اپنے لیے پلیٹ لے آتی ہوں" وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ تاشفین نے دوبارہ اسے روکا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے" ایک اور چمچ اٹھاتے اس نے پلیٹ میں رکھا، اور پلیٹ اپنے اور آبرو کے درمیان کی،

"اب کھائیں!" وہ دونوں درمیان میں رکھی ایک پلیٹ سے کھانے لگے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کس نے بنایا ہے، اموجان نے یا راحمہ نے؟" اس نے ملازمہ کا نام لیا۔

"نہ اموجان نے، نہ راحمہ نے!" آبرو نے جواب دیتے اسکی جانب دیکھا جو رغبت سے کھانا کھا رہا تھا۔

"تو پھر کس نے بنایا ہے؟ واقعی بہت مزیدار ہے یا شاید مجھے ہی بہت بھوک لگی ہے، صبح کے ناشتے کے بعد سے کچھ نہیں کھایا" اس نے کھانے کی تعریف کرتے ساتھ ہی اپنی بھوک کی وجہ بتائی، جس پر آبرو کو پہلے تو غصہ آیا مگر اس کی اگلی بات پر ہی سارا غصہ ایک دم بیٹھ گیا۔ اس نے گھڑی کی جانب دیکھا، رات کے دو بجنے والے تھے اور وہ صبح آٹھ بجے سے بھوکا تھا۔

"یہ پلاؤ بلکہ آج کا سارا کھانا میں نے خود بنایا ہے" تاشفین کھاتے ہوئے ایک دم رکا،

"یہ سب آپ نے بنایا ہے؟" آبرو نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی، پر آپ مجھے یہ بتائیں کہ دوپہر میں آپ نے کچھ کیوں نہیں کھایا؟"

"لنچ سے پہلے ہی ایمر جنسی کیس آگیا تھا تو وقت ہی نہیں مل سکا" پلیٹ خالی ہو چکی تھی۔

"خود ڈاکٹر ہیں آپ مگر اپنی ذرا پرواہ نہیں ہے آپکو، اپنا خیال کیوں نہیں رکھتے ؟" وہ خفگی سے کہتے پلاؤ دوبارہ پلیٹ میں ڈال رہی تھی۔

"کیونکہ میرا خیال رکھنے کے لیے میری بیوی موجود ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولا، جس پر آبرو ایک پل کے لیے خاموش ہوئی مگر کچھ دیر بعد دوبارہ اسے سمجھانے لگی اور یونہی یہ رات بھی لمحہ بہ لمحہ گزر گئی۔

وہ کورٹ کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ تاشفین کمرے میں داخل ہوا، نظر بے اختیار اس پر پڑی، وہ سفید ٹراؤزر کے ساتھ سفید شرٹ پہنے بیڈ پر آ بیٹھا۔

"آج ہاسپٹل نہیں جانا آپ کو؟"

"نہیں آج میں نے آف لیا ہے" آبرو کو فوراً کل والی بات یاد آئی، منظر وہی تھا صرف جگہیں تبدیل ہو گئی تھیں۔

"خیریت؟"

"ہاں ایک ضروری کام ہے"

"کیسا ضروری کام؟" آبرو نے بال جوڑے میں باندھتے سوال کیا۔

"شام تک پتہ چل جائے گا" وہ مسکرایا،

"یعنی سرپرائز ہے؟" ایک اور سوال۔

"ہاں یہی سمجھ لیں" اسکی بات پر آبرو کے دماغ میں ایک خیال آیا،

"تو پھر میں بھی آج بہت لیٹ آؤں گی" وہ جان بوجھ کر چہرے پر سنجیدگی طاری کیے بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی بات نہیں میں انتظار کرلوں گا" اس کے جواب پر وہ فوراً اسکے پاس آئی،

"میں مذاق کررہی تھی تاشفین!" اسے لگا شاید اسکی بات تاشفین کو بری لگی ہے۔

"مجھے معلوم ہے!" مگر اسکی اگلی بات پر ساری غلط فہمی ایک دم دور ہو گئی۔

"تاشفین آپ بھی نا!" اسے ہنستا ہوا دیکھ کر وہ واپس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے گئی کہ ایک دم کچھ یاد آیا اور وہ الماری کی جانب بڑھتے اس سے کچھ نکالنے لگی۔ کچھ لمحے بعد وہ ایک شاپنگ بیگ اسکے سامنے رکھ چکی تھی۔ تاشفین نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا،

"یہ گفٹ لیا تھا آپ کے لیے، کل دینا تھا مجھے پر جیسا سوچا تھا ویسا نہیں ہو سکا، خیر آپ اسے کھولیں اور بتائیں کیسا لگا آپ کو؟" آبرو نے مسکراتے ہوئے وہ بیگ اس کے سامنے رکھا، وہ نروس تھی کہ نجانے یہ تحفہ اسے پسند بھی آتا ہے یا نہیں!

"آپ نے پسند کیا ہے تو یقیناً بہت اچھا ہو گا" تاشفین نے بیگ کھولے بغیر جواب دیا۔ جس پر آبرو کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے،

"اسے کھولیں تاشفین اور خود سے دیکھ کر بتائیں" تاشفین ہاتھ بڑھاتے اسے کھولنے لگا۔ اس میں ایک بلیک لائننگ والی نفیس وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ڈریس پینٹ تھی جبکہ ساتھ میں ایک خوبصورت سیاہ مردانہ گھڑی تھی بالکل ویسی جس طرح کی تاشفین پہنتا تھا۔ اس نے نظریں اٹھاتے آبرو کی جانب دیکھا جو منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اس کی کیا ضرورت تھی آبرو؟" وہ تحفہ اسے بہت پسند آیا تھا اور کیسے نہ آتا دینے والا اسکے لیے اتنا خاص جو تھا۔

"ضرورت کیوں نہیں تھی تاشفین، شادی کے بعد آپ کے اتنے تحائف کے بدلے میں پہلی بار میں نے آپ کو کچھ دیا ہے، پسند آیا آپکو؟" یہ تحفہ اس نے بہت دل سے اپنی کمائی سے اسکے لیے خرید ا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت!" وہ رکا،

"تھینک یو سو مچ وکیل صاحبہ!" اس نے آبرو کا ہاتھ تھامتے کہا، کل کے سارے انتظامات اور اب یہ تحفہ وہ دن بہ دن اسکے لیے خاص ہوتی جارہی تھی۔

"یو آر موسٹ ویلکم ڈاکٹر صاحب!" وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتے اسی انداز میں بولی، اسکا دیا تحفہ تاشفین کو پسند آیا تھا اس لیے وہ خوش تھی کہ ایک دم نظر گھڑی پر پڑی،

"اچھا تاشفین میں اب چلتی ہوں زاویار میرا انتظار کر رہا ہو گا" وہ اپنا بیگ اٹھاتے بولی،

"آج میں آپ کو کورٹ چھوڑوں گا، زاویار کو میں نے بتا دیا تھا اور ہاں فری ہو کر مجھے کال کر دیجیے گا، آپ کو واپس لینے بھی میں ہی آؤں گا"

www.novelsclubb.com

"وہ تو ٹھیک ہے تاشفین مگر آپ نے اتنی دیر بعد آف لیا ہے، گھر پر آرام کر لیتے، اس طرح تو آپ پھر سے تھک جائیں گے" وہ لہجے میں فکر لیے بولی،

"اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے مجھے بالکل تھکاوٹ نہیں ہوتی، چلیں شاباش اب تیار ہو جائیں، میں نیچے آپکا انتظار کر رہا ہوں" وہ مسکرا کر کہتا بیڈ سے اٹھا اور وہ شاپنگ بیگ اٹھاتے الماری میں اپنے کپڑوں کے ساتھ رکھا،

"تحفے کے لیے ایک بار پھر شکریہ" وہ مسکرا کر کہتا، قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ آبرو اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا، ہر بار وہ دل سے اقرار کرتی تھی کہ یہ شخص واقعی اسکی کسی بڑی نیکی کا صلہ ہے!

اپنے کہے کے مطابق وہ واپسی پر آبرو کو کورٹ سے لینے آیا تھا۔ اس وقت شام کے چھ بج چکے تھے۔ تاشفین نے گاڑی گھر کے سامنے لاتے کھڑی کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"گھر پر کوئی نہیں ہے کیا؟" گیٹ پر لگا تالا دیکھتے آبرو نے حیرت سے پوچھا، جس پر تاشفین نے نفی میں سر ہلایا۔

"امو جان اور نور کو آج (این۔جی۔او) جانا تھا، کچھ دیر پہلے ہی انہیں وہاں چھوڑ کر آیا ہوں اور زاویار دوستوں کے ساتھ باہر نکلا ہے" تاشفین نے وضاحت دیتے کہا، وہ سبرینہ اور نور کو آفریدی ٹرسٹ چھوڑ کر آیا تھا۔

"اور صادق بھائی؟" اس نے گیٹ کے چوکیدار کا نام لیا۔

"انہیں بھی آج جلدی گھر جانا تھا"

"تو پھر ہم بھی (این۔جی۔او) چلتے ہیں" آبرو کے کہنے پر تاشفین بولنے لگا،

"جائیں گے پر کسی اور دن آج نہیں!" تاشفین کی بات پر وہ خاموش ہو گئی اور گھر کی چابیاں تاشفین سے لیتے گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔ گیٹ کھولتے ہی اس کی نظر گیراج میں کھڑی گاڑی پر پڑی، وہ زاویار کی گاڑی نہیں تھی! ایک بھرپور نظر گاڑی

پر ڈالتے اس نے بڑا گیٹ تاشفین کے کیے کھولا، گاڑی اندر آتے ہی تاشفین کی نظر اس نئ گاڑی کے پاس کھڑی آبرو پر پڑی۔ وہ قدم اٹھاتا اسکے پاس گیا،

"یہ کس کی گاڑی ہے تاشفین؟" اس سے سوال کرتے وقت بھی آبرو کی نظریں گاڑی پر تھیں۔ گاڑی بالکل نئ تھی۔

"کیسی ہے؟" جواب کی بجائے سوال کیا گیا۔

"گاڑی تو بہت اچھی ہے، پر ہے کس کی؟" وہ اب بھی وہی سوال کر رہی تھی۔ جس پر تاشفین نے اپنے کوٹ سے گاڑی کی چابی نکالتے، اس کا ہاتھ تھاما اور ہاتھ کھولتے اس پر چابی رکھی،

"یہ گاڑی ایڈوکیٹ آبرو صدیقی صاحبہ کی ہے!" اس نے مسکراتے ہوئے اسکے سوال کا جواب دیا۔ جس پر آبرو نے پہلے حیرت سے اسکی جانب گاڑی کی جانب دیکھا اور پھر اسکی جانب دیکھتے سوال کیا،

"میری؟" وہ بے یقینی سے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے، پوچھ رہی تھی۔

"ہاں! آپ کی!" وہ اسکا رد عمل دیکھتے مسکرایا اور آگے بڑھتے اپنا ہاتھ اسکے گرد پھیلاتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"یہ تھا وہ سرپرائز جس کی میں صبح بات کر رہا تھا" وہ اسکی بات سنتے خاموشی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی گاڑی کی چابی کو دیکھ رہی تھی۔

"بہت عرصے سے میں اس بارے میں پلین کر رہا تھا مگر ہر بار کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو جاتا پر آخر کار آج یہ پلین کامیاب ہو ہی گیا اور ویسے بھی اپنی ناراض بیوی کو منانے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تو نہیں تھا نہ" اسکی بات پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے گرد پھیلایا، تاشفین نے اسکی جانب دیکھا، جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تھینک یو سو مچ تاشفین، میں کتنی خوش ہوں یہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی!" وہ نم آنکھوں سے مسکرائی، وہ بہت عرصے سے گاڑی کے لیے پیسے جمع کر رہی تھی

کیونکہ وہ خود بھی اپنے لیے گاڑی خریدنا چاہتی تھی اور آج اسکی باقی خواہشات کی طرح یہ خواہش بھی تاشفین پوری کر چکا تھا۔

"اور آپ کو خوش دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ملتی ہے، میں بھی یہ نہیں بتا سکتا" اسے اپنے قریب کرتے وہ اسی کے انداز میں بولا, جس پر وہ ہنستے ہوئے اس سے الگ ہوئی اور تاشفیین کے دونوں ہاتھ تھامے،

"میں آپ کی بہت مشکور ہوں تاشفین، ہمسفر ہو تو بالکل آپ جیسا اور میں اپنی اس خوش قسمتی پر اللہ کا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے" اسکا لہجہ اسکی کیفیات ظاہر کر رہا تھا۔ تاشفین بھی مسکراتے ہوئے بولنے لگا،

"اب آپ کو کہیں بھی جانے کے لیے کسی کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا، آپ آزادی سے، اپنی مرضی سے جہاں جانا چاہیں جا سکتی ہیں" وہ جانتا تھا کہ اکثر اس کی غیر موجودگی میں اسے زاویار کا انتظار کرنا پڑتا تھا اور خود بھی وہ کبھی کبھی کافی لیٹ ہو جاتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایک بات تو بتائیں؟"تاشفین کے سوال پر وہ فوراً بولی،

"پوچھیں"

"اب ناراض تو نہیں ہیں نہ؟"آبرو نے نفی میں سر ہلایا،وہ شخص اسکی ناراضگی کی کتنی پرواہ کرتا تھا۔

"بالکل بھی نہیں!"وہ رکی اور تاشفین کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے بولنے لگی،

"آپ واقعی میری کسی نیکی کا صلہ ہیں تاشفین"دل کی بات آج زبان پر آگئی،وہ مسکرایا۔

"اور آپ میرے انتظار کا پھل اور میری محبت ہیں آبرو"وہ اسکے لیے کتنی خاص تھی صرف وہی جانتا تھا۔آبرو نے مسکراتے ہوئے نظریں جھکائیں،

"چلیں اب بتائیں مجھے کہاں ڈرائیو پر لے کر جائیں گی؟"اسی وجہ سے وہ اسے ڈرائیونگ بھی پہلے ہی سکھا چکا تھا۔

"جہاں آپ کہیں!" وہ دونوں مسکراتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔

فیاض صاحب آج پھر غفار کے پاس آئے تھے۔اس حادثے کو آج پانچ دن گزر گئے تھے۔اس حادثے میں حمدان سمیت پندرہ اور لوگ بھی زندگی کی بازی ہار گئے تھے۔

"حوصلہ کرو غفار، بس یہی خدا کی مرضی تھی" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے جبکہ ساتھ بیٹھے غفار کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔وہ ایک ایسا شخص تھا جس کی عمر بھر کی کمائی اور اس کی اولاد ایک ہی جھٹکے میں اس سے چھن گئی ہو۔

"آگ لگنے کی کیا وجہ معلوم ہوئی؟" پاس بیٹھے ایک اور شخص نے پوچھا، جو فیاض صاحب کے ساتھ آیا تھا۔

"شارٹ سرکٹ!" مختصر مگر تکلیف دہ جواب دیتے غفار دوبارہ خاموش ہو گیا۔ حمدان کے جنازے کے بعد وہ آج غفار کے پاس آئے تھے۔

"بھابھی کی طبیعت اب کیسی ہے؟" فائقہ لاشاری کل تعزیت کے لیے ان کے گھر آئی تھیں، جس پر انہیں معلوم ہوا تھا کہ غفار کی بیوی ہسپتال میں داخل ہے۔

"نیم پاگل ہو گئی ہے وہ!" اذیت بھرے لہجے میں غفار نے اپنا تر چہرہ صاف کیا۔

"جس عورت کی اکلوتی اولاد، اس کا منتوں مرادوں سے مانگا ہوا بیٹا یوں اسے چھوڑ کر چلا جائے، خود سوچیں اس عورت کا کیا حال ہو سکتا ہے!" انکی آواز رندھ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا فیاض صاحب، میں نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا۔۔۔۔" بولتے بولتے ان کی نگاہ اپنے ہاتھ پر موجود جلے ہوئے نشان پر پڑی،

"نہیں کیا۔۔۔۔ہمیشہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کی ہے" انہوں نے بات بمشکل مکمل کی، ایک دم جیسے کچھ یاد آنے لگا اور پھر آہستہ آہستہ یادوں کی ایک کڑی بن گئی۔دل اور دماغ نے ایک ساتھ ان سے سوال کیا کہ کیا واقعی انہوں نے کبھی کسی کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا تھا؟

صالحہ بیگم سے مل کر واپسی پر وہ سب سے پہلے نرسری گئے تھے۔اپنی پسند کے پودوں کا آرڈر دیتے وہ بہت خوش تھی۔نرسری سے نکلتے ہوئے اب انکا رخ مارکیٹ کی جانب تھا، جہاں سے اب اسے پینٹنگ کا سامان خریدنا تھا۔کچھ دیر بعد وہ اسکی تمام چیزیں خرید چکے تھے۔اصباح کی آنکھوں میں موجود خوشی دیدنی تھی، اپنی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر ایسا ہوتا ہے۔اس دکان سے نکلتے وہ ابھی کچھ ہی قدم چلے تھے کہ اصباح کی نظر ایک سٹال پر پڑے دو کیپس پر پڑی۔وہ سفید رنگ کے دو خوبصورت کیپ تھے جن میں سے ایک پر "مسٹر" تو دوسرے پر "مسز" لکھا

تھا۔اسی لمحے آفاق نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھااور کچھ دیر بعد وہ کپس بھی ان کی شاپنگ کا حصہ تھے۔اب باری کپڑوں کی تھی، جس میں پہلے آفاق کے لیے کپڑے منتخب کرنے کے لیے وہ ایک دکان میں کھڑے تھے۔اصباح آس پاس دیکھتے ایک سفید کلر کی شرٹ اتار کر اسکے قریب لائی،

"اس بار وائٹ نہیں اصباح، شادی کے بعد سے تو میری وارڈروب میں صرف یہی رنگ بھر چکا ہے" وہ جھنجلاہٹ بھرے لہجے میں بولا،

"تو آپ نے بھی تو میری وارڈروب نیلے رنگ سے بھر دی ہے" وہ اس کا پسندیدہ رنگ پہنتی تو اس کے لیے بھی اپنا پسندیدہ رنگ منتخب کرتی۔

"اچھا بابا، اس بار بلیو کے علاوہ کچھ اور لے لینا پر پلیز میرے لیے اس بار وائٹ مت لو" اسکی بات پر اصباح مسکرائی۔دونوں کے کپڑے لیتے اب انکا رخ باہر کی جانب تھا کہ اصباح کی نظر چوڑیوں کے ایک سٹال پر پڑی،اب اسے چوڑیاں لینی تھیں!

سٹال پر پڑی وہ مختلف رنگوں کی چوڑیاں دیکھ رہی تھی کہ آفاق کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی،

"میں کچھ مدد کروں" اصباح نے فوراً اسکی جانب دیکھا،

"جی مگر ایک شرط پر کہ انکا رنگ نیلا نہیں ہونا چاہیے" وہ نیلے رنگ کو لے کر اسکی انتہا پسندی سے بخوبی واقف تھی۔وہ ہر چیز میں پہلا انتخاب اسی رنگ کا کرتا تھا۔ابھی کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ آفاق نے سرخ رنگ کی چوڑیاں اسکی جانب بڑھائیں،اصباح کو پہلی نظر میں ہی وہ بے حد پسند آئیں۔وہ چوڑیاں اپنے بائیں ہاتھ میں پہنتے سائز دیکھنے لگی،وہ اسکی کلائی پر خوب جچ رہی تھیں۔دائیں ہاتھ میں پہنتے ہوئے اسے کچھ دشواری کا سامنا ہوا،اس سے پہلے کہ دکاندار ہاتھ آگے بڑھاتا،آفاق اسے چوڑیاں پہناتے اس کی مشکل آسان بنا چکا تھا۔دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتے اس نے اس نے آفاق کی جانب دیکھا، جسکی سراہتی نگاہیں اسے بتانے کے لیے کافی تھیں کہ وہ چوڑیاں اس پر بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتار و مت، پہنے رکھو" چوڑیاں منتخب ہوتے ہی وہ اب انہیں اتارنے لگی تھی کہ آفاق نے اسے روکا اور والٹ نکالتے پیسے دکاندار کی جانب بڑھائے، ابھی وہ کچھ ہی فاصلے پر گئی تھے کہ اصباح اپنی دونوں کلائیاں اس کے سامنے کرتے بولی۔

"اچھی لگ رہی ہیں نہ؟" وہ الفاظ کی صورت میں بھی انکی تعریف چاہتی تھی۔

"بہت، آخر پسند کس نے کی ہیں" وہ جان بوجھ کر کہتا مسکرایا جس پر اب اصباح خفگی بھرے تاثرات لیے اسکے ساتھ چلتے اسے کچھ کہہ رہی تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو نظر فیاض لاشاری پر پڑی، جو کتاب ہاتھوں میں لیے بیڈ پر بیٹھے تھے۔ وہ قدم اٹھاتی دوسری جانب جا کر بیٹھ گئیں، کچھ دیر ان دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی کہ ان کی نظر فیاض لاشاری پر پڑی، جن کی نظریں کتاب کے صفحے کی بجائے خلا میں موجود کسی غیر مرعی نقطے پر تھیں۔ وہ جب سے غفار کے پاس سے آئے تھے یوں ہی گم سم تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"فیاض آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ؟" وہ کافی دیر انہیں یونہی بیٹھا دیکھ کر پوچھنے لگیں کہ فیاض صاحب جیسے ان کی آواز سنتے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹے،

"ہاں۔۔۔ کیا۔۔۔۔ کچھ کہا تم نے ؟" وہ کتاب کو بند کرتے بولے،

"مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی فیاض، آپ۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں فائقہ !" وہ انکی بات کاٹتے بولے،

"بس بار بار میری نظروں کے سامنے غفار کا چہرہ آجاتا ہے، کانوں میں اسکی باتیں گونجنے لگتی ہیں، وہ بیچارہ بہت اذیت میں ہے" انکے لہجے سے دکھ واضح تھا۔

"مجھے اسکے لیے بہت افسوس ہو رہا ہے، اسکی ساری دنیا ایک ہی دن میں ختم ہو گئی" فائقہ لاشاری خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھیں۔

"تمہیں معلوم ہے وہ حمدان کی واپسی پر اتنا خوش تھا کہ اس نے پہلی بار مجھ سے ایک ہفتے کی چھٹی لی تھی تا کہ اپنے بیٹے کے ساتھ وقت گزار سکے اور اب تو وہ اسکی شادی کی تیاریاں کر رہے تھے" وہ گردن انکی جانب موڑے بات کر رہے تھے۔

"میں 35 سال سے اسے جانتا ہوں، میں نے آج تک اسے کسی کے ساتھ برا کرتے ہوئے نہیں دیکھا" فائقہ لاشاری کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا،

"وہ تو ہمیشہ سب کے ساتھ بھلائی کرتا تھا،اس نے اتنے سال میں کمپنی میں کبھی کوئی بے ایمانی نہیں کی تو اتنے اچھے انسان کے ساتھ اتنا برا کیسے ہو سکتا ہے" فائقہ لاشاری کا حلق ایک دم خشک ہونے لگا۔

"یہ قدرت کا کیسا انصاف ہے کہ ایک اتنے اچھے انسان کے ساتھ اتنا برا ہو جائے" فائقہ لاشاری نے اپنے ساتھ بیٹھے اپنے شوہر کی جانب دیکھا، جو ہر حقیقت سے بے خبر تھے، وہ نہیں جانتے تھے کہ قدرت کا یہ انصاف بالکل درست

ہے، غفار کو اسکے کیے اعمال کا پھل مل رہا تھا۔ مکافات عمل کا آغاز ہو چکا تھا اور جلد غفار کے ساتھ شامل لوگ بھی اپنے اعمال کی سزا کاٹنے والے تھے۔

گھڑی اس وقت رات کے دس بجا رہی تھی، انہیں واپسی پر کافی دیر ہو گئی تھی، رات کا کھانا باہر کھاتے اب وہ گھر جا رہے تھے۔ گاڑی میں بیٹھی اصباح کے ہاتھوں میں ہمیشہ کی طرح آج بھی گجرے موجود تھے۔ وہ جب بھی گھر سے باہر نکلتے تو آفاق کبھی اس کے ہاتھ گجروں سے خالی نہیں رہنے دیتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اصباح کو پھول اور ان سے بنی ہر چیز کتنی پسند ہے۔

"اب آپ خوش ہیں اصباح میڈم ؟" آفاق نے ساتھ بیٹھی اصباح سے سوال کیا، جو کبھی اپنی کلائی میں پہنی چوڑیوں کو چھیڑتی تو کبھی گجروں کو۔

"جی میں آج بہت خوش ہوں" وہ کتنی خوش تھی اسکے لہجے سے واضح تھا۔

"تھینک یو سو مچ آفاق!" وہ اسکی جانب دیکھتے بولی، جو گاڑی چلاتے ہوئے مسکرایا،

"آپ خوش تو ہم بھی خوش بیگم صاحبہ!" اصباح مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنے گجروں کی جانب متوجہ ہوئی کہ اچانک اسے کچھ یاد آیا،

"پودے کس دن ڈلیور ہوں گے؟"

"کل شام تک!" جواب فورا آیا،

"پلیز آفاق اس بار آپ خود ریسیو کیجئے گا، آپ کو یاد ہے نہ پچھلی بار بھی کم پودے لائے تھے" وہ اسے اپنا پچھلا تجربہ بتا رہی تھی۔

"جی مجھے اچھی طرح یاد ہے مگر آپ شاید بھول رہی ہیں میڈم کہ پھر دوبارہ جا کر بھی وہ پودے میں ہی لایا تھا" آفاق نے اسے تفصیل سے اپنا تجربہ بتایا۔

"نہیں میں بھول نہیں رہی تبھی تو آپ سے کہہ رہی ہوں تاکہ اس بار آپکو دوبارہ نہ جانا پڑے" آفاق نے گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا، پہلے وہ اسکے سامنے نہیں

بولتی تھی اور اب اس کی زبان آفاق کے سامنے رکتی نہیں تھی مگر وہ اسے یونہی بولتی ہوئی، ہنستی مسکراتی، اسکی باتوں پر چڑتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔ یہ آفاق کی محبت اور اعتماد کا ہی نتیجہ تھا جو ہر وقت خاموش رہنے والی اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے والی اصباح اب ہنستی مسکراتی، زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والی اصباح بن گئی تھی۔ وقت اور حالات نے اسے ویسا بنا دیا تھا مگر اب جب وقت بدلا تھا تو وہ خود بھی بدل رہی تھی۔ گاڑی ابھی سگنل پر ہی کھڑی تھی کہ اصباح کی نظر دائیں جانب موجود آئسکریم شاپ پر پڑی، اس نے فوراً آفاق کو۔ مخاطب کیا،

"آفاق آپ کا کچھ میٹھا اور ٹھنڈا کھانے کا دل نہیں چاہ رہا؟" اسکی بات پر آفاق نے اسکی جانب دیکھا کہ نظر سامنے موجود اس دکان پر پڑی، وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا مگر جان بوجھ کر بولنے لگا،

"نہیں!" اسکے انکار پر اصباح نے گردن موڑتے اسکی جانب دیکھا،

"مگر میرا دل چاہ رہا اور مجھے آئس کریم کھانی ہے پلیز!" اس کے لہجے میں حکم، گزارش، خواہش سب کچھ تھا اور انکار کرنا آفاق کے لیے ممکن نہ تھا۔ سگنل کھلتے ہی اس نے گاڑی سڑک کے کنارے پارک کی اور کچھ دیر بعد وہ آئس کریم کے دو کپ لیے گاڑی میں واپس آ بیٹھا، ایک کپ اصباح کی جانب بڑھاتے اس نے اپنا کپ ڈیش بورڈ پر رکھا،

"تھینک یو" کپ تھامتے اصباح نے اسکا شکریہ ادا کیا۔

"میرے لائق اور کوئی حکم میڈم!" آفاق کے لہجے پر وہ ہنسنے لگی،

"نہیں آج کے لیے اتنے کافی ہیں، باقی کل" وہ مزے سے کہتی آئس کریم کھانے لگی، اگر آج کوئی اسے یوں باتیں کرتا دیکھ لیتا تو وہ آپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اب ایک نٹ کھٹ سی زندگی سے بھرپور اصباح بن چکی تھی اور اسکا سارا کریڈٹ ساتھ بیٹھے آفاق کا تھا، جو واقعی ایک اچھا بھائی اور بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا شوہر بھی تھا، جو خود سے منسلک عورت کی خوشی کا خیال رکھنا جانتا

تھا۔ آئس کریم کھاتے کھاتے اصباح کے دماغ میں ایک سوال بیدار ہوا، اس نے آفاق کی جانب دیکھا جو آیس کریم کھانے میں مصروف تھا۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں آفاق؟"

"ہمم پوچھو" آفاق کے جواب پر وہ بولنے لگی،

"سوال شاید آپ کو تھوڑا عجیب لگے!" وہ تمہید باندھ رہی تھی۔

"تم بس سوال کرو، یہ فیصلہ میں کروں گا کہ سوال کتنا عجیب ہے" وہ اپنا کپ خالی کرتے بولا،

"میں آپ کو پہلی بار کب اچھی لگی تھی؟" سوال واقعی کچھ عجیب تھا، جس پر آفاق نے فوراً اسکے چہرے کی جانب دیکھا مگر اسکے چہرے کی چمک اور اسکا جواب جاننے کی خواہش اسے بولنے پر مجبور کر گئی۔

"مطلب کہ میں۔۔۔"اسے خاموش دیکھتے اصباح اسے اپنا سوال سمجھانے کی لگی تھی کہ آفاق بول پڑا،

"جب میں نے تمہیں پھولوں کے درمیان کھڑے، مسکراتے ہوئے شاید پہلی بار دیکھا تھا"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا،اصباح نے فوراً نظریں جھکا لیں،

"اب یہی سوال اگر میں تم سے کروں تو تمہارا جواب کیا ہوگا؟"اسکے سوال پر اصباح نے نظریں اٹھاتے اسکی جانب دیکھا اور بولنے لگی،

"جب آپ ہمارے لیے۔۔۔میرے لیے عماد سے لڑے تھے"اسے آج بھی آفاق کے الفاظ یاد تھے۔

"اس وقت جو تحفظ کا احساس مجھے ہوا تھا میں بیان نہیں کر سکتی اور وہی لمحہ تھا جب آپ پہلی بار مجھے باقی سب مردوں سے مختلف لگے تھے"وہ سامنے بیٹھے اس شخص کو کیا بتاتی کہ اسکی موجودگی میں جو تحفظ کا احساس اسے ہوتا ہے،وہ ناقابل فراموش ہے۔اسکی بات پر آفاق نے اصباح کے دونوں ہاتھ تھامے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم میری بیوی ہو اصباح، میری ہمسفر، تمہاری حفاظت میری ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری میں اپنی آخری سانس تک نبھاؤں گا" اسکی بات پر وہ اصباح مسکرائی،

"میں جانتی ہوں آفاق، مجھے آپ پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی، جس پر آفاق بھی مسکرایا۔

آج آبرو صالحہ بیگم، رتبہ اور حرم کو اپنی گاڑی میں اپنے گھر لائی تھی۔ آج رات کا کھانا وہ سبرینہ کی طرف ہی کھانے والے تھے۔ سبرینہ اور صالحہ سبرینہ کے کمرے میں بیٹھی تھیں جبکہ آبرو ان دونوں کو لیے باہر لان میں بیٹھی تھی، نور بھی ان کے ساتھ موجود تھی۔ تاشفین سیڑھیاں اترتا نیچے آیا کہ اسکی نظر لاؤنج میں کھڑکی کے پاس کھڑے زاویار پر پڑی، وہ قدم اٹھاتا اسکے پاس گیا۔ وہ باہر دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ اسکے قدموں کی آہٹ تک محسوس نہیں کر پایا۔ تاشفین نے اسکے پیچھے کھڑے

ہوتے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا،ایک دم اسے کچھ یاد آیااور پھر اسکے کان کے قریب ہوتے وہ مدھم آواز میں بولا،

"وکیل صاحب اگر آپ نے جی بھر کر لڑکی کو دیکھ لیا ہو تو باہر آجائیں"زاویار تیزی سے پلٹا،اسے اچھی طرح یاد تھا کہ یہ جملہ اسی کا تھا۔

"ادھار نہیں رکھتے نا آپ ڈاکٹر صاحب!"وہ تاشفین کی جانب دیکھتا بولا جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم سے ہی سیکھا ہے۔۔۔چلو آؤ باہر چلیں"اس نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ زاویار نے اسے روکا،

"بھائی بس پانچ منٹ دے دیں،ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے!"تاشفین نے پلٹتے اسکی جانب دیکھا،

"ہاں کہو!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹھ کر بات کرتے ہیں نا" وہ صوفے پر بیٹھتا بولا، تاشفین افسوس بھرے انداز میں گردن نفی میں ہلاتا اسکے پاس آیا،

"آپ اموجان سے میرے لیے بات کریں گے پلیز" وہ سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

"تم خود کیوں نہیں کر لیتے ؟" وہ سمجھ چکا تھا کہ کس بارے میں بات ہو رہی ہے۔

"میں کر سکتا ہوں پر میں چاہتا ہوں کہ آپ بات کریں" وہ تاشفین کی جانب دیکھتا بولا،

"کیوں تمہیں شرم آرہی ہے کیا؟"

"جی، یہی سمجھ لیں !" تاشفین کے سوال پر وہ شرمانے کی اداکاری کرتے بولا،

"خیر ابھی بھی وقت ہے سوچ لو، بہت غصے والی ہے وہ" تاشفین اسے محتاط کر رہا تھا۔

"سوچ لیا اور ویسے بھی وہ بھابھی سے کم ہی غصے والی ہے!" اسے کچھ دن پہلے والا واقع یاد آیا،

اچھا تو یہ بات ہے، پھر رکو میں ابھی آبرو کو بلاتا ہوں، اسے کے سامنے کہنا یہ بات!" تاشفین کی بات پر وہ فوراً بولنے لگا،

"ان کے سامنے تو آپ بھی چپ ہو جاتے ہیں بھائی، تو میں کیسے بولوں گا"

"ذرا شرم تو نہیں آرہی نہ!" وہ ڈھٹائی سے ہنسا،

"نہیں!"

"تو پھر ٹھیک ہے، میں بات نہیں کروں گا" تاشفین نے صاف انکار کیا،

"اچھا، اچھا سوری، میں تو بس مذاق کر رہا تھا" زاویار ایک دم سے بات پلٹتا بولا،

"مگر زاویار ابھی تو اس کی ڈگری بھی مکمل نہیں ہوئی" تاشفین نے ایک اور وجہ پیش کی،

www.novelsclubb.com

"مجھے معلوم ہے بھائی اور مجھے کوئی جلدی نہیں ہے میں بس یہ چاہتا ہوں کہ آپ بات تو کریں، رشتہ طے ہو جائے پھر ایک عدد چھوٹی سی رسم منگنی کی کروا دیں" وہ ایک فہرست تیار کر کے بیٹھا تھا۔

"جب ساری منصوبہ بندی خود ہی کر چکے ہو تو رشتے کی بات بھی خود کر لو" تاشفین کی بات پر اسنے نفی میں سر ہلایا،

"نہیں بھائی، رشتے کی بات تو آپ ہی کریں گے ہاں باقی سب میں خود دیکھ لوں گا" وہ مزے سے کہتا مسکرایا جبکہ تاشفین نے اسکی جانب دیکھتے افسوس سے گردن نفی میں گویا کہنا چاہتا ہو کہ دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جائے مگر زاویار سدھر جائے یہ ممکن نہیں!

تیز ہوا کے باعث ہر جانب دھول اور مٹی تھی۔ بادل آسمان کو مکمل طور پر ڈھانپ چکے تھے۔ اتنے میں ایک بوڑھا شخص قدم اٹھاتا قبرستان میں داخل ہوا، اندر داخل

ہوتے ہی اسے اپنے قدم بھاری محسوس ہونے لگی، چلنے کی رفتار کم ہو گئی، آنکھوں میں آتی نمی کو دور کرنے کے لیے وہ تیز تیز پلکوں کو حرکت دینے لگا مگر آنسوا تنے زور آور تھے ہر بند توڑتے اسکا چہرہ بھگونے لگے۔کچھ دیر وہ ایک قبر کے سامنے کھڑا تھا، جس کے کتبے پر لکھانام کچھ یوں تھا، "حمدان غفار علی!"

وہ غفار تھا، ایک بد قسمت باپ، ایک بد قسمت شخص جو اپنی زندگی میں آئے اس طوفان کا خود ذمہ دار تھا۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے اس قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرنے لگا، اس مٹی تلے اسکا بیٹا، اسکی اولاد دفن تھی! جوان اولاد کا دکھ والدین کو اندر سے ختم کر دیتا ہے۔آنسوؤں میں روانی آچکی تھی، وہ خود کو اپنے ہی بیٹے کا قاتل مانتا تھا، اسکے کیے گئے اعمال اسکی اولاد کے آگے آئے تھے۔اس دن فیاض لاشاری کے جانے کے بعد اس نے خود کو کٹہرے میں کھڑا کیا تھا اور اس کے ضمیر نے اسے ہی مجرم ٹھہرایا تھا۔اتنے سال سے جس ضمیر کی آواز کو وہ نظر انداز کرتا آرہا تھا آج وہی اسے آئینہ دکھا چکی تھی مگر افسوس کہ اب بہت دیر ہو چکی تھی۔اولاد کے چھن

www.novelsclubb.com

جانے کا دکھ کیسا ہوتا ہے وہ آج محسوس کر سکتا تھا۔پیسے کی ہوس نے اسے اتنا اندھا کر دیا تھا کہ وہ اپنے گناہ کو 30 سال سے چھپاتا آرہا تھا۔فائقہ لاشاری کو بلیک میل کرتے جتنی بھی رقم اس نے حاصل کی تھی،وہ سب اپنی اولاد کے لیے کیا تھا اور آج اسکی اولاد منوں مٹی تلے دفن تھی۔اسکا ضمیر چیخ چیخ کر ملامت کر رہا تھا۔اپنے کیے گئے ہر جرم کا اعتراف کرنے کے لیے اب وہ تیار تھا،شاید اسی طرح اسکے دل کو کچھ سکون آجائے۔اپنے ہاتھ پر موجود وہ داغ ہر بار اسے اسکے جرم کا احساس دلاتا مگر اسی دنیا کو دائمی سمجھتے اپنے گناہ بھول جاتا۔اس نے ایک ماں سے اسکی اولاد کو چھینا تھا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کی خاطر وہ ہر حد سے تجاوز کر گیا تھا یہاں تک کہ وہ دو جانوں کا قاتل بھی تھا۔اپنے ہر گناہ کا احساس اب اسے بخوبی ہو رہا تھا مگر افسوس کے اب وقت گزر چکا تھا،عمر بھر کا پچھتاوا اسکا ساتھی بن گیا تھا،یہ اذیت اور تکلیف اسے اب باقی عمر برداشت کرنی تھی۔اسکی معافی اب کیسے ممکن تھی؟اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے بھی اب بہت دیر ہو چکی تھی مگر کیا توبہ کے لیے

www.novelsclubb.com

بھی کبھی دیر ہوئی ہے ؟ اسے اپنے گناہوں کا ہر ممکن حد تک ازالہ کرنا تھا، جس کا آغاز وہ اس حقیقت سے پردہ ہٹا کر کرنے والا تھا، جو اسکی زندگی ہی نہیں بلکہ آخرت بھی برباد کر چکی تھی۔

رات کے کھانے کے بعد وہ آبرو کے ساتھ اسکے کمرے میں بیٹھی تھی کہ آبرو ایک اہم کام یاد آنے پر صالحہ بیگم کے پاس چلی گئی جو لاؤنج میں سبرینہ کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ رتبہ بھی کمرے سے نکلتے باہر آئی، وہ سیڑھیوں کی جانب جا ہی رہی تھی کہ زاویار کی نظر اس پر پڑی،

"رتبہ!" اپنے نام کی پکار پر وہ رک گئی اور پلٹ کر اس کی جانب دیکھا جو اسی جانب آرہا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟" ہر بار کی طرح حال پوچھنے والا آج بھی وہی تھا۔

"ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟"رتبہ اور وہ آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"ایک دم فٹ، آپ بتائیں کب بن رہی ہیں سرٹیفائیڈ ویٹرینیرین!"وہ اسکے سامنے جامنی رنگ کی فراک کے ساتھ ہمرنگ دوپٹہ لیے کھڑی تھی۔

"بس اگلے ماہ ایگزامز ہیں، اس کے بعد انشاءاللہ!"ان نے مسکرا کر جواب دیا کہ اچانک دماغ میں ایک خیال آیا، ایک سوال کا جواب وہ اس سے نہیں پوچھ پائی تھی۔

"مجھے یاد آیا، وہ بارات والے دن تم کسی فیصلے کی بات کر رہے تھے جس میں، میں نے تمہاری مدد کی تھی"وہ پچھلی ملاقات میں بھی یہ سوال پوچھنا بھول گئی تھی۔

"جی بالکل!"زاویار کے جواب دینے پر وہ دوبارہ بولی،

"کیسا فیصلہ تھا وہ جس میں، میں نے تمہاری مدد کی اور مجھے معلوم ہی نہیں!"وہ بھنویں سکیڑے بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ دراصل میں نے۔۔۔۔۔شادی کا فیصلہ کیا ہے" شرمانے کی اداکاری کرتے اس نے جواب دیا، جس پر رتبہ حیرت کے مارے کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی، چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

"کیا واقعی؟" وہ حیرت کے مارے صرف اتنا پوچھ سکی، یہ شخص اسکی سمجھ سے بالکل باہر تھا، اس کے سوال پر زاویار نے اثبات میں سر ہلایا، رتبہ نے فوراً خود کو نارمل کیا،

"نائس، کانگریٹس" وہ بھول چکی تھی کہ اسکا اصل سوال تو یہ تھا کہ آخر رتبہ نے اسکی کیا مدد کی ہے؟

"تھینک یو" زاویار نے بھرپور طریقے سے مسکراتے ہوئے کہا، وہ خاموش کھڑی تھی جبکہ زاویار اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھنے میں مصروف تھا۔

"پوچھیں گی نہیں کہ لڑکی کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

"یقیناً تمہاری کوئی کولیگ ہو گی!" رتبہ نے بے تاثر چہرہ لیے جواب دیا، یہ خبر اسے اتنا حیران کیوں کر رہی تھی، کچھ تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا۔

"نہیں!" نفی میں گردن ہلائی، وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ڈاکٹر ہے وہ" اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"اوہ نائس" وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی،

"وہ بھی ویٹرینیرین ہے" اس بار رتبہ کی حیرت میں مزید اضافہ ہوا جبکہ دوسری جانب موجود زاویار اب اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر چکا تھا۔

"اس سے میری پہلی ملاقات ایک بیکری میں ہوئی تھی، بہت یادگار ملاقات تھی وہ" رتبہ کے دماغ میں جھماکا ہوا، وہ کسی اور کی نہیں، اسی کی بات کر رہا تھا! کانوں میں اسکی کچھ دیر پہلے کہی ہوئی بات گونجی، "شادی کا فیصلہ!" کچھ لمحے وہ کچھ بول نا سکی مگر سامنے کھڑے اس شخص کو اسی کے انداز میں جواب دینا بھی ضروری تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوہ تو یقیناً بہت خوشگوار ملاقات رہی ہو گی" اسے یاد تھا کہ پہلی ملاقات میں ہی اسکی زبان کے جوہر دیکھتے رتبہ کا دل چاہا تھا کہ وہ اس کے سارے کے سارے دانت توڑ دے۔

"ہاں بہت خوشگوار تھی اور یادگار بھی!" وہ جان چکا تھا کہ وہ سمجھ چکی ہے کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

"اور پھر یونہی ایک دو جگہ پر اور ہماری ویسی ہی خوشگوار ملاقاتیں ہوئیں اور۔۔۔" وہ ہر بار ایک دوسرے سے کیسے ملتے تھے، وہ دونوں جانتے تھے۔

"یوں ہی مجھے وہ لڑکی پسند آگئی" زاویار اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا،

"لڑکی راضی ہے؟" رتبہ نے آئبرو اچکاتے سوال کیا،

"مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے" زاویار نے فوراً جواب دیا۔

"ایک بار پوچھ کر دیکھ لو کیا پتہ وہ راضی نہ ہو!" وہ بھی جواباً اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی،

"ارے مجھ جیسے حسین و جمیل لڑکے کو کوئی کیسے انکار کر سکتا ہے بھلا" مقابل بھی خود پسند زاویار تھا۔

"حُسن کو ایک طرف رکھ کر یہ جواب دو کہ تم اسکے کے لیے کیا کر سکتے ہو؟" رتبہ کے سوال پر وہ بولنے لگا،

"چاند تارے توڑ کر لانے کا وعدہ تو نہیں کر سکتا، غریب آدمی ہوں صرف عزت اور پیار ہی دے سکتا ہوں" اسکے تاثر دیکھتے رتبہ کو ہنسی آئی،

"اور اگر اس نے انکار کر دیا تو کیا کرو گے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے معلوم ہے وہ انکار نہیں کرے گی،اپنی محبت پر اتنا تو یقین ہے مجھے "اس بات پر رتبہ نظریں پھیرتے دوسری جانب دیکھنے لگی کہ اسے دور سے آبرو اوپر آتی نظر آئی،وہ کمرے میں جانے ہی والی تھی کہ زاویار نے اسے مخاطب کیا،

"تو کیا وہ لڑکی اب بھی مجھے انکار کر دے گی؟"اس کے سوال پر وہ بغیر جواب دیے مسکراتے ہوئے اندر چلی گئی جبکہ اسکے انداز سے زاویار کو اپنا جواب مل چکا تھا۔

وہ کمرے میں آئی تو تاشفین اسے سامنے بیڈ پر لیپ ٹاپ گود میں لیے بیٹھا نظر آیا،وہ قدم اٹھاتی اندر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل پر بکھری چیزیں سمیٹنے لگی۔صالحہ بیگم،رتبہ اور حرم کو وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر چھوڑ کر آئے تھے۔وہ اسی کام میں مصروف تھی کہ تاشفین نے اسے مخاطب کیا،

"آبرو مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی آپ سے؟"آبرو نے پلٹتے اسکی جانب دیکھا،

"جی کہیں" وہ اس کے ساتھ بیڈ پر آ بیٹھی، تاشفین نے لیپ ٹاپ بند کرتے سائیڈ پر رکھا اور آبرو کی جانب دیکھتے بات کا آغاز کیا،

"میں تو اس چیز کو بہت عرصے سے محسوس کر رہا تھا اور شاید آپ نے بھی محسوس کی ہو کہ زاویار رتبہ کو پسند کرتا ہے" اسکی بات پر آبرو کو حیرانی ہوئی مگر خاموشی سے اسکی جانب دیکھتی رہی،

"آج اس نے خود مجھ سے بات کی ہے کہ میں امو جان اور صالحہ آنٹی سے بات کروں مگر میں نے سوچا پہلے ایک بار آپ سے بات کر لی جائے" وہ اب بھی خاموش رہی۔

"رتبہ آپکی بہن ہے، اس کے لیے آپ جو بھی سوچتی ہیں کھل کر کہیں" اسکی مسلسل خاموشی پر تاشفین بولا،

"زاویار نے آپ سے خود بات کی ہے؟میرا مطلب کہ کہیں وہ ایسے ہی مذاق میں۔۔۔"اسنے بات ادھوری چھوڑی،وہ زاویار کی عادت سے واقف تھی،اس لیے یہ سوال اہم تھا۔

"نہیں، نہیں وہ مذاق نہیں کر رہا تھا، سیدھی طرح رشتے کے لیے کہا ہے مجھے"تاشفین کی وضاحت پر آبرو بولنے لگی،

"دیکھیں تاشفین زاویار آپ کی طرح مجھے بھی بہت عزیز ہے، بالکل میری چھوٹے بھائی جیسا اور یقیناً وہ رتبہ کے لیے ایک اچھا ہمسفر ثابت ہو گا مگر میں چاہتی ہوں کہ سب سے پہلے رتبہ سے بات کی جائے،اسکی مرضی کو سب سے زیادہ ترجیح دی جائے، یہ اس کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ ہے،اس سے پوچھے بغیر میں آپ سے کچھ نہیں کہہ سکتی"وہ بات مکمل کرتے خاموش ہوئی،

"میں آپ کی بات سے بالکل متفق ہوں آبرو، میں خود یہی چاہتا ہوں کہ پہلے اس بارے میں رتبہ سے بات کی جائے،اسکی مرضی جانی جائے اور یہ کام آپ کو کرنا

ہو گا آبرو" وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتا بولا، جس پر آبرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ کچھ دیر بعد وہ لیپ ٹاپ دوبارہ گود میں رکھے کام کر رہا تھا جبکہ ساتھ بیٹھی آبرو سامنے رکھی فائل پر پین سے کچھ لکھ رہی تھی کہ تاشفین کے دماغ میں ایک خیال آیا،

"آبرو آپ کی بات ہوئی تھی؟" سوال ادھورا چھوڑتے اس نے آبرو کی جانب دیکھا۔

"کس سے؟" اس نے مصروف انداز میں سوال کے بدلے سوال کیا جس پر کچھ لمحے کے توقف کے بعد تاشفین بولا،

"اپنے تایا سے!" آبرو کا فائل پر چلتا ہاتھ رکا، گردن اٹھاتے تاشفین کی جانب دیکھا، جس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔

"جی آج شام میں بات ہوئی تھی" صالحہ بیگم کی یہاں موجودگی میں ہی انہیں فیضان کی کال آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لائبہ کیسی ہے ؟" اسکے لہجے میں ایک دم نرمی کا تاثر محسوس ہوا، ابھی کچھ دن پہلے ہی اسکا آپریشن ہوا تھا، جس کی خبر بھی اسے آبرو نے ہی دی تھی اور ابھی ایک ویسا ہی میڈیکل کیس پڑھتے اسے لائبہ یاد آئی تھی۔

"کافی بہتر ہے اب ڈاکٹرز نے ڈسچارج کر دیا ہے، اس سے بھی بات ہوئی تھی آج" آبرو نے وضاحت دی، جس پر تاشفین ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہو سکے تو اگلی بار جب لائبہ سے بات ہو تو میری بھی بات کروایے گا" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا، کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ پیچھے بیٹھی آبرو افسردہ نظروں سے اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

وہ یونیفارم پہنے جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔ تین روز پہلے ہی ایک کورس میں اسکا نام آیا تھا، جس کے لیے اسے دو ماہ اپنے گھر سے دور دوسرے شہر جانا تھا۔ وہ

موبائل ہاتھ میں تھامے کسی کال کر منتظر تھا۔اصباح واشروم کادروازہ بند کرتے باہر آئی،آفاق نے اسکی جانب دیکھا،سرخ ہوتی آنکھیں اور بجھا ہوا چہرہ،وہ دو روز سے دوبارہ پہلے والی خاموش اصباح بن گئی تھی۔

"میری وائٹ شرٹ بیگ میں رکھی ہے؟"آفاق کے مخاطب کرنے پر اس نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا،

"میری براؤن گھڑی؟وہ رکھی ہے؟"وہ اسکی چپ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا،اس وقت وہ کن کیفیات سے گزر رہی تھی،وہ جانتا تھا۔ایک بار پھر خاموشی سے اثبات میں سر ہلایااور اسکا بیگ جو ایک کونے میں پڑا تھا کھینچ کر سامنے لے آئی،

"اور میرے شوز؟"اس بار بھی اسکی کوشش ناکام رہی جبکہ دوسری جانب موجود اصباح جانتی تھی کہ اگر وہ اسکے سامنے کچھ دیر اور کھڑی رہی تو خود پر قابو رکھنا اس کے لیے مشکل ہو جائے گا،اس لیے وہ قدم اٹھاتے باہر جانے کی لگی تھی کہ آفاق نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامتے اسے اپنے سامنے لا کھڑا کیا،اصباح نے آنسوؤں

سے لبریز آنکھیں جھکا لیں مگر آنسو بغاوت کرتے اسکے رخسار پر بہنے لگے، اسکی یہ حالت دیکھتے آفاق بولنے لگا،

"اصباح مت رو پلیز! اگر تم اس طرح روتی رہی تو میرے لیے جانا مشکل ہو جائے گا" وہ بے بسی سے بولا، اسکے آنسو اب اسکے ضبط کا امتحان لے رہے تھے، پچھلے دو دنوں سے یہ برسات وقفے وقفے سے جاری تھی۔ اصباح نے فوراً آنسو صاف کرتے اسکی جانب دیکھا،

"میں رو نہیں رہی، وہ بس ایسے ہی" وہ صاف جھوٹ بولتے نظریں چرانے لگی،

"میری طرف دیکھو اصباح!" آفاق نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے کہا، اصباح نے بمشکل نظریں اٹھاتے اسکی جانب دیکھا،

"بس دو ماہ کی بات ہے پھر میں واپس آجاؤں گا" وہ اسکے ساتھ خود کو بھی تسلی دے رہا تھا۔ اس بار جانا اسکے لیے بھی آسان نہیں تھا۔ دو ماہ کا سوچ کو اصباح کی آنکھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر سے بھرنے لگیں، وہ اتنا عرصہ اس کے بغیر کیسے رہے گی! اتنے کم وقت میں وہ اسے اپنا عادی بنا چکا تھا کہ اسکے دور جانے کا سوچ سوچ کر وہ اپنا یہ حال کر چکی تھی۔

"اور ان دو ماہ میں، میں صرف ظاہری طور پر تم سے دور ہونگا، تم جب چاہو مجھے کال کر کے مجھ سے بات کر سکتی ہو" وہ اسے دلاسہ دے رہا تھا کہ یہ وقت بھی کٹ جائے گا جبکہ دوسری جانب موجود اصباح اسے کیا بتاتی کہ فون کال پر بات کرنا اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے بات کرنا بہت مختلف ہے، وہ اسے اپنے آس پاس ہی اچھا لگتا تھا، یہ احساس کہ وہ اسکے ساتھ، اسکے پاس موجود ہے، یہی اس کی سب سے بڑی طاقت اور خوشی تھی اور اب یہ احساس دور ہونے جا رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر رونے لگی، آفاق نے اذیت بھرے انداز میں آنکھیں بند کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ وہ بہت چھوٹے دل کی مالک تھی، ہر طرح کا خوف بہت تیزی سے اس کے دل میں سرایت کر جاتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اصباح، اصباح۔۔۔۔پلیز اس طرح رونا بند کردو، مجھ پر رحم کرو، میں تمہیں اس طرح روتا ہوا چھوڑ کر نہیں جا پاؤں گا" اسکے لہجے کی بے بسی دیکھتے اصباح نے فوراً سختی سے اپنے آنسو صاف کیے، وہ اس کے فرض کی راہ میں رکاوٹ ہر گز نہیں بننا چاہتی تھی، بس اپنے دل پر اختیار وہ اکثر کھو دیتی تھی۔

"میں اب نہیں روؤں گی آفاق، آپ پریشان مت ہوں" اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہتے بمشکل مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔ وہ اس کی زندگی کا ایک نہایت قیمتی رشتہ تھا، جس سے منسلک ہزاروں وسوسے اسکے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

"شاباش!" وہ مسکرایا،

"تم ایک سولجر کی بیوی ہو اصباح، خود کو مضبوط بناؤ، اگر میرے لیے ممکن ہوتا تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا" اسے یوں چھوڑ کر جانا آفاق کے لیے بھی بہت مشکل تھا۔ اسی اثناء میں اسکا فون بجنے لگا، وہ وہی کال تھی جسکا وہ منتظر تھا، کچھ لمحے

فون پر بات کرتے اس نے فون کاٹا اور پھر اصباح کی جانب مڑتے اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھتے بولنے لگا،

"گاڑی آگئی ہے،اپنا بہت خیال رکھنا اصباح اور پلیز رو رو کر اپنی طبیعت خراب مت کر لینا" اس کی بات پر اصباح نے اثبات میں سر ہلایا،

"چلو شاباش،اب مسکراتے ہوئے مجھے رخصت کرو" وہ اسے بہادر اور مضبوط بنانا چاہتا تھا جو مقابل کے لیے بہت مشکل تھا۔

"آپ بھی اپنا بہت خیال رکھیے گا آفاق اور روز مجھے فون ضرور کیجئے گا" اسکے لہجے میں نمی اب بھی موجود تھی۔آفاق نے مسکراتے ہوئے اسکے گرد ہاتھ پھیلاتے اسے ساتھ لگایا اور بیگ ساتھ لیے وہ دونوں کمرے سے باہر آئے، جہاں رابعہ بیگم اور مہمل پہلے سے موجود تھیں۔اصباح کی سرخ ہوتی آنکھیں اسکی کیفیات بیان کر رہی تھیں، جنہیں رابعہ بیگم بخوبی سمجھ سکتی تھیں،وہ ان سب مراحل سے گزر کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہی آج وہ یہاں پہنچی تھیں۔آفاق قدم اٹھاتا ان کے قریب گیا،رابعہ بیگم نے آگے بڑھتے اسکا ماتھا چومتے اسے ساتھ لگایا،

"خیر سے جاؤ بیٹا،اللہ تمہارا نگہبان ہو" وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بولیں،آفاق آگے بڑھتے مہمل سے ملا اور پھر بیگ لیے باہر کی جانب چل پڑا جہاں گاڑی اسکی منتظر تھی۔جاتے جاتے ایک بار اس نے پلٹ کر ان تینوں کہ جانب دیکھا،وہ تین بہادر عورتیں تھیں جو اپنے بیٹے،بھائی اور شوہر کو بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکے فرض کہ راہ میں رخصت کر رہی تھیں۔

---

www.novelsclubb.com

آسمان پر ہر سو تاریکی تھی،چمکتے ہوئے چاند کے گرد،ستارے بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔آبرو الماری کے سامنے کھڑی صبح کے لیے اپنے کپڑے تیار کر رہی تھی۔تاشفین اس وقت سبرینہ کے پاس تھا۔وہ یونہی کام میں مصروف تھی کہ کچھ

دیر بعد کمرے میں تاشفین داخل ہوا، آبرو نے پلٹ کر اسے دیکھا، وہ اپنی الماری کی جانب بڑھتے کچھ تلاشنے لگا،

"آبرو آپ نے میرا وہ بلیک کوٹ دیکھا ہے، جو کل پہنا تھا میں نے؟" اپنی تلاش میں ناکام ہوتے اس نے آبرو کو مدد کے لیے پکارا، آبرو قدم اٹھاتے اسکی الماری کی جانب بڑھی، تاشفین نے پیچھے ہٹتے اسے راستہ دیا اور کچھ دیر بعد وہ کوٹ نکال کر اسے تھما چکی تھی۔ تاشفین نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا، دونوں نے ایک ہی جگہ پر اسے تلاش کیا تھا، تاشفین کو دس منٹ کی تلاش کے بعد بھی نہیں ملا جبکہ آبرو نے محض ایک منٹ میں ڈھونڈ کر اسے تھما دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ شاید میں نے صحیح سے دیکھا نہیں ہوگا" وہ کوٹ پکڑتے ہوئے مدھم آواز میں بولا، جس پر آبرو مسکراتے ہوئے واپس الماری کی جانب پلٹ گئی جہاں ایک کوٹ کی تلاش میں تاشفین باقی سب کپڑوں کر بے ترتیب کر گیا تھا۔ باقی سب چیزوں کر ترتیب دیتے اسکی نظر کریم کلر کے کوٹ کی جیب سے نکلتے ایک رومال پر پڑی، اس

نے ہاتھ آگے بڑھاتے وہ رومال نکالا، جسے دیکھتے اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلیں، یہ رومال وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ وہ رومال ہاتھ میں تھامے پلٹی، تاشفین کی نظر اسکی جانب اٹھی اور اسکے ہاتھ میں موجود رومال پر جا کر رکی، آبرو قدم اٹھاتی اسکے قریب آئی جبکہ تاشفین کی نظر اسکے حیرت زدہ تاثرات پر پڑی

"یہ تو وہی رومال ہے نا تاشفین جو میں نے آپ کو۔۔۔۔؟" اسکے لہجے سے اسکی حیرانی واضح تھی۔

"ہاں یہ وہی ہے، ہماری پہلی ملاقات کی نشانی!" تاشفین بیڈ پر بیٹھتا، مسکراتا ہوا بولا،

"میرا مطلب یہ آپ نے اتنا سنبھال کر کیوں رکھا ہوا ہے؟" وہ واقعی حیرت زدہ تھی کہ اس نے ایک رومال اب تک سنھبال کر رکھا ہوا تھا۔

"قیمتی چیزیں سنبھال کر رکھی جاتی ہیں آبرو!" وہ ایک جملے میں آبرو کو لاجواب کر چکا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یعنی آپ تب سے ہی۔۔۔۔"اس نے بات ادھوری چھوڑی،

"ہاں کہہ سکتے ہیں یعنی وہ ہماری پہلی ملاقات تھی جس میں ہم اجنبی تھے اور وقت کے ساتھ ساتھ اجنبیت اپنایت میں بدل گئی"آبرو قدم اٹھاتی بیڈ پر آبیٹھی،

"آپ کو یاد ہے وہ ملاقات؟"تاشفین کے سوال پر آبرو فوراً بولی،

"جی،جی اچھی طرح یاد ہے کہ کیسے آپ نے ایک اجنبی کی خاطر خود کو خطرے میں ڈالا تھا"اسے وہ واقعہ آج بھی اچھی طرح یاد تھا۔

"مگر دیکھو اس کا نتیجہ آج وہ اجنبی میری بیوی کی حیثیت سے میرے ساتھ بیٹھی ہے"وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہنستے ہوئے بولا،جس پر آبرو کے ماتھے پر کچھ بل پڑے،

"یعنی اگر میری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو آج وہ آپکی بیوی ہوتی؟"آبرو کے سوال پر تاشفین کو اپنی جملے کی نوعیت کا احساس ہوا۔

"اب میں نے ایسا تو نہیں کہا"وہ صفائی دیتے بولا،

"پر میں تو یہی سمجھی ہوں، خیر آپ کو واقعی کافی شوق ہے اجنبیوں کی مدد کرنے کا" وہ بھنویں سکیڑے بولی، اسے اچھے سے یاد تھا کہ اسے کتنا گہرا زخم آیا تھا۔ جس پر تاشفین بولنے لگا،

"آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے وکیل صاحبہ، دوسروں کی مدد کے لیے تو آپ بھی پیش پیش رہتی ہیں" وہ مزے سے کہتا آبرو کو سوچنے پر مجبور کر گیا۔

"میں سمجھی نہیں!" مگر کچھ یاد نہ آنے پر آبرو بولنے لگی،

"تھوڑا یاد کریں، مٹی کے برتن، سڑک پر ایک لڑکے سے لڑائی۔۔۔" تاشفین کے بولنے کی کچھ ہی لمحے بعد آبرو کو وہ واقعہ یاد آیا، جب اسکی شہریار سے لڑائی ہوئی تھی۔

"اوہ تو آپ وہاں موجود تھے تاشفین؟" تاشفین نے اثبات میں سر ہلایا، جس پر آبرو کو شرارت سوجھی،

"یعنی آپ تب سے میرا پیچھا کر رہے ہیں" آبرو کی بات پر تاشفین ہنستے ہوئے بولنے لگا،

"اب محبت میں اتنی بھی بری حالت نہیں تھی میری کہ آپ کا پیچھا کرتا پھرتا، وہ تو بس میں وہاں سے گزر رہا تھا تو دیکھا کہ کوئی بہادر لڑکی سڑک پر کھڑی کسی کے حق میں آواز اٹھا رہی ہے جس کے نتیجے میں کسی بگڑے ہوئے لڑکے کی شامت آئی ہوئی ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولا، جس پر آبرو بھی مسکرائی،

"خیر اس وقت میرا آپ کے لیے قائم کیا گیا پہلا تاثر تبدیل ہو گیا تھا، آپ مجھے اس وقت ایک بہادر اور نڈر لڑکی کے طور پر مجھ پر اپنا تاثر چھوڑ چکی تھیں۔

"اور پہلا تاثر کیا تھا؟" آبرو نے فوراً سوال کیا، جس کا جواب دینے سے پہلے تاشفین اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے کان کے قریب جھک کر جواب دیا،

"ضدی لڑکی!" وہ یہ کہہ کر رکا نہیں جبکہ پیچھے بیٹھی آبرو پہلے خفگی سے اسے جاتا دیکھتی رہی اور پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹکتے، وہ رومال اٹھاتے دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔

کچھ روز پہلے ہی بزنس کے سلسلے میں فیاض صاحب کو ملک سے باہر جانا پڑا تھا اور پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ غفار انکے ساتھ نہیں تھا۔ فائقہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی گہری سوچ میں گم تھیں، ان کا دماغ آج کل بس ایک ہی بارے میں سوچتا رہتا، نجانے کیوں مگر غفار کے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد اب انہیں ہر وقت ایک خوف لاحق رہتا کہ کہیں انکے ساتھ بھی ایسا کچھ نہ ہو جائے۔ اپنے کیے گئے گناہ اب انہیں یاد آ رہے تھے، جن میں انکا شریک جرم غفار تھا۔ صرف وہی جانتا تھا کہ شاہزین انکی سگی اولاد نہیں ہے، وہ بہت عرصے تک انہیں بلیک میل کرتے ان سے بھاری رقم نکلواتا رہا تھا مگر پچھلے چند سالوں سے اس نے ان سے پیسے مانگنا چھوڑ دیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔انہیں بے اختیار یاد آنے لگا کہ کیسے انہوں نے غفار کے ساتھ مل کر ایک ماں کی گود اجاڑ کر اپنی زندگی آباد کی تھی اور اب قدرت نے اسکے ساتھ وہی بے رحم سلوک کیا تھا، جس کا شاید وہ واقعی حقدار تھا مگر اسکے ساتھ وہ بھی تو اس جرم میں اسکے ساتھ شریک تھیں تو کیا اب ان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا تھا؟ کیا انکی اولاد بھی۔۔۔۔۔!۔اس سے آگے وہ سوچ نہیں سکیں ایک دم شہریار کا خیال آیا، گھڑی کی جانب دیکھتے انہوں نے فون اٹھاتے اسے کال ملائی، رات کے گیارہ بج چکے تھے اور صبح سے فائقہ کی اس سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ پہلی بار کال کرنے پر اس نے کال نہیں اٹھائی، فائقہ بیگم نے دوبارہ کال ملائی، اس بار فون اٹھالیا گیا۔

"شہریار بیٹا، کہاں ہو تم ؟" دوسری جانب سے بولے جانے والے ہیلو کے جواب میں وہ پوچھنے لگیں،

"اچھا اوکے " دوسری جانب سے شہریار کا جواب سنتے وہ بولیں اور فون واپس سامنے رکھ دیا۔ وہ شاہزین کے ساتھ تھا اور واپسی کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا وہ قدم

اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑیں، وہ بے خبر تھیں کہ جلد ایک حادثہ ان کی زندگی کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے والا ہے۔

صالحہ بیگم کے کمرے سے نکلتے، آبرو کا رخ رتبہ کے کمرے کی جانب تھا۔ وہ کچھ دن کے لیے اپنے گھر آئی تھی جبکہ اصباح کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ آفاق کے جانے کے بعد وہ دو ہفتے رابعہ بیگم کے پاس ہی رہی تھی اور اب اپنے میکے آئی تھی۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو نظر رتبہ پر پڑی جو بیڈ پر اکیلی بیٹھی تھی۔

"اصباح کہاں گئی؟" وہ کچھ دیر پہلے جب یہاں انکے پاس آئی تھی تو اصباح اداس چہرہ لیے رتبہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"آفاق بھائی کا فون آیا اور میڈم ایک سیکنڈ ضائع کیے بغیر باہر چلی گئیں" رتبہ کی بات پر وہ مسکرائی،

"اسکا موڈ کیسا تھا اب ؟" وہ شام سے ہی کافی اداس گھوم رہی تھی۔

"فکر مت کرو، اسکی ساری اداسی سب دور ہو جائے گی" وہ جانتی تھی کہ یہ اصباح کا روز کا معمول ہے، پہلے کال کے انتظار میں اداس گھومنا اور پھر بات ہوتے ہی ساری اداسی دور ہو جانا۔

"رتبہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے" آبرو کو یاد آیا کہ وہ یہاں اس سے کیا بات کرنے آئی تھی۔

"ہاں کہو" رتبہ اسکی جانب متوجہ ہوئی،

"تمہارے لیے ایک رشتہ آیا ہے" رتبہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا،

"میرے لیے ؟" حیرانی سے سوال کیا، آبرو نے اثبات میں سر ہلایا،

"کس کا اور کب ؟" وہ سوال کرتے اسکے قریب ہوئی،

"زاویار کا!"اس بار اسکی حیرت میں مزید اضافہ ہوا، بے اختیار اسکی اس دن والی باتیں یاد آنے لگیں، جن پر غور کرتے وہ انہیں مذاق سمجھ کر ٹال چکی تھی، وہ اکثر مذاق میں ایسی باتیں کر جاتا تھا مگر اس بار وہ مذاق نہیں کر رہا تھا۔

"اس نے تاشفین سے تمہارے بارے میں بات کی ہے"آبرو کی نظر اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات کی جانب تھی، جہاں پہلے حیرت تھی مگر اب کوئی اور تاثر جھلک رہا تھا۔

"اس نے تاشفین بھائی سے خود بات کی ہے؟"وہ تصدیق چاہتی تھی۔

"ہاں اور وہ چاہتا ہے کہ تاشفین امو جان اور امی سے بات کریں"ایک مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا، جسے چھپانے کی کوشش میں وہ سر جھکا گئی مگر اسکی یہ کوشش آبرو کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"پر تاشفین نے پہلے ان سے بات اس لیے نہیں کی تا کہ میں تمہاری رضامندی جان سکوں"رتبہ خاموش رہی۔

"کیا تم اس رشتے کے لیے راضی ہو" آبرو نے سوال پر وہ بولنے لگی،

"اگر تم سب کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں بھی راضی ہوں۔۔۔۔میرا مطلب کہ فیصلہ تو تم اور امی کی کرو گے۔۔۔۔۔جو مناسب لگے" وہ نظریں ملائے بغیر بات کر رہی تھی۔

"یعنی تمہیں کوئی اعتراض نہیں ؟" آبرو کو اپنا جواب مل چکا تھا مگر اب وہ رتبہ کو تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"اگر تم سب کو نہیں ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں !" وہ بات کو گھماتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔

"ہماری بات مت کرو، اپنا بتاؤ" آبرو بضد ہوئی،

"ہاں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" اس نے صاف جواب دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور اگر میں کہوں کہ مجھے اعتراض ہے تو پھر ؟" رتبہ نے فوراً اسکی جانب دیکھا اور تیزی سے بولی،

"کیا اعتراض ہے ؟ میرا مطلب کہ۔۔۔" بات ادھوری چھوڑی،

"بات مکمل کرو رتبہ"

"نہیں کچھ نہیں" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی،

"میں تمہاری بہن ہوں رتبہ، جو کہنا ہے کھل کر کہو" آبرو کے دوبارہ کہنے پر بول پڑی،

"میرا مطلب یہ تھا کہ تمہیں اعتراض رشتے سے ہے یا زاویار۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"زاویار پر اعتراض ہے مجھے" آبرو کے جملے پر وہ فوراً بول پڑی،

"کیسا اعتراض ؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہی کہ وہ تو پہلے ہی میری بہن کو اپنے لیے قائل کر چکا ہے" رتبہ نے اسکے ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ دیکھی،

"یہاں تک کہ اس نے ایک لمحہ سوچے بغیر فوراً رشتے کے لیے رضامندی دے دی" رتبہ کو اب اپنی غلطی کا احساس ہوا، وہ بھول گئی تھی کہ مقابل آبرو ہے، جو چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی نوٹ کر لیتی ہے۔ اسکی بات پر رتبہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے،

"تمہیں واقعی کوئی اعتراض نہیں ہے نا آبرو؟" اسکے سوال پر وہ مسکرائی،

"ارے بالکل نہیں، میں تو بس تمہاری مرضی جاننا چاہتی تھی جو مجھے معلوم ہو گئی" اس نے مسکرا کر جواب دیا جس پر رتبہ کے لب بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

رات کے دو بج چکے تھے، وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی تھیں مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی، نیند کی گولیاں بھی اب ان پر اثر نہیں کرتی تھیں وجہ چھ سالوں سے انکا مستقل استعمال تھا۔اس بڑے گھر کی مالک، آرام دہ بستر پر لیٹی وہ امیر عورت نیند جیسی نعمت سے محروم تھی۔ طرح طرح کی سوچیں، خوف انکا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے۔وہ یونہی بستر پر لیٹی تھیں کہ ایک دم انکا فون بجنے لگا، رات کے اس پہر کون انہیں فون کر سکتا تھا؟ ہاتھ آگے بڑھاتے فون اٹھایا، وہ کوئی انجان نمبر تھا۔اس سے پہلے کہ کال کٹ جاتی فائقہ بیگم کال اٹینڈ کر چکی تھیں۔

"ہیلو" اٹھ کر بیٹھتے انہوں نے فون کان سے لگایا، ایک اجنبی آواز کانوں سے ٹکرائی،

"جی میں فائقہ لاشاری بات کر رہی ہوں" وہ جو بھی تھا ان سے ہی بات کرنا چاہتا تھا مگر دوسری جانب سے بولی جانے والی اگلی بات پر انہیں حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا، وہ لحاف ہٹاتے فوراً بیڈ سے اتریں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کب۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔کون۔۔۔۔کون سے ہاسپٹل میں؟"ان کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی،الفاظ ساتھ چھوڑ چکے تھے۔

"میں۔۔۔میں آرہی ہوں" وہ اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر باہر بھاگیں، تیزی سے ڈرائیور کے پاس پہنچیں۔ بار بار اس شخص کے الفاظ کانوں میں گونجتے،وہ حواس باختہ ہوگئی تھیں،ان کی پاؤں تلے سے زمین نکل چکی تھی۔ڈر اور خوف کے مارے انکا جسم کانپنے لگا تھا۔کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھتے ہسپتال جارہی تھیں۔ مکافات عمل کی چکی میں پسنے کی باری اس بار ان کی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ ہسپتال کی راہداری میں کھڑی تھیں،بے حال،بے بس اور پریشان۔شاہزین اور شہریار دونوں ہی اس وقت اپریشن تھیٹر میں تھے۔ تیز رفتاری کے باعث انکی گاڑی ایک ٹرک سے بہت بڑی طرح ٹکرائی تھی، جس کے نتیجے میں وہ دونوں تشویش ناک حالت میں ہسپتال لائے گئے تھے۔گاڑی بھی بری حالت میں پولیس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تحویل میں تھی۔ وہ راہداری میں ادھر سے ادھر ٹہلتے بار بار فیاض کو فون ملا رہی تھیں جن کا نمبر بند آرہا تھا۔ وہ ان کے سیکرٹری کو بھی کال کر چکی تھیں مگر سگنلز کی کمی کے باعث وہ ان تک پیغام پہنچانے میں ناکام رہی تھیں۔ وہ اس وقت خود کو شدید اکیلا محسوس کر رہی تھیں، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ڈاکٹرز باہر آئے اور جو خبر وہ فائقہ لاشاری کو دے رہے تھے، انہیں اپنے قدموں پر کھڑا ہونا اب دشوار لگنے لگا تھا، انکے پیروں تلے زمین کھینچ لی گئی تھی۔ شہریار کی ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوئی تھی، جس کے باعث اسکا نچھلا دھڑ مفلوج ہو گیا تھا جبکہ دائیں بازو کی ہڈی بھی پوری طرح ٹوٹ گئی تھی، دوسری جانب شاہزین کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی جبکہ اسکی بائیں ٹانگ متاثر ہوئی تھی اور دونوں ہی تین گھنٹے گزر جانے کے بھی بے ہوشی کہ حالت میں تھے۔ یہ کیا ہو رہا تھا، یہ سب، ایک دم، انکی اولاد کس حال میں تھی! وہ روتے ہوئے بار بار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو تسلی دے رہی تھیں کیونکہ اس وقت انکے پاس دلاسہ دینے والا بھی کوئی نہیں تھا۔ انکا جسم

اب بھی کپکپاہٹ کا شکار تھا۔ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی انہیں غفار اس جانب آتا دکھائی دیا،اسے دیکھتے انکا دماغ فوراً انہیں احساس دلانے لگا کہ یہ سب قدرت کا انصاف ہے،انکے اعمال کا نتیجہ ہے جو آج دوسروں کی اولاد ان سے چھین کر آج خود اپنی اولاد کے لیے تڑپ رہی تھیں۔اولاد کا غم کتنا کرب ناک ہوتا ہے وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھیں۔وہ مسلسل بے آواز رو رہی تھیں،عمر بھر کی معزوری انکی اولاد کا مقدر بن گئی تھی۔کچھ دیر بعد ڈاکٹرز ایک اچھی خبر لیے باہر آئے،ان دونوں کی حالت خطرے سے باہر تھی مگر اگلے 24 گھنٹوں میں انکا ہوش میں آنا بے حد ضروری تھا۔فائقہ بیگم کے دل میں ہزاروں وسوے پیدا ہونے لگے کہ اگر شہریار کو ہوش نہ آیا تو پھر۔۔۔وہ سوچ بھی نہ سکیں۔آگے بڑھتے انہوں نے ڈاکٹر سے اجازت لی اور شہریار کے پاس چلی گئیں،اتنا سب ہو جانے کے باوجود بھی انہیں صرف اپنے بیٹے کی پرواہ تھی کیونکہ اپنا خون اپنا ہی ہوتا ہے! جبکہ انکا یہ عمل دیکھ کر غفار نے افسوس سے سر جھٹکا،وہ چوٹ کھانے کے بعد بھی نہیں سنبھلی

www.novelsclubb.com

تھیں۔ غفار ڈاکٹر سے شاہزین کے بارے میں پوچھتے قدم اٹھاتا اس شخص کی جانب چل پڑا، جس کا وہ مجرم تھا!

وہ بستر پر لیٹے اس معذور انسان کو دیکھ رہی تھیں، جو انکی واحد اور اکلوتی اولاد تھا۔ شہریار کو اس حالت میں دیکھتے انکا دل خون کی آنسو رو رہا تھا۔ ان دونوں کو ہوش آچکا تھا مگر دو دن گزر جانے کے باوجود حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی تھی۔ شہریار کا نچلا دھڑ تو مکمل مفلوج ہو گیا تھا جبکہ باقی جسم میں بھی حرکت نہ ہونے کے برابر تھی، اسے جب بھی ہوش آتا تو وہ اپنی بے بسی پر رونے اور چیخنے لگتا، اسکے آنسو فائقہ لاشاری کے دل پر گرتے تھے۔ رو رو کر انکی آنکھیں سوج گئی تھیں۔ دوسری جانب ہوش میں آنے کے باوجود بھی شاہزین غنودگی کی حالت میں رہتا، اسکے سر پر لگا زخم کافی گہرا تھا مگر ڈاکٹرز کے مطابق وہ اب پہلے سے کافی بہتر تھا اس لیے وہ کل اسے ڈسچارج کرنے والے تھے مگر شاہزین کے متعلق وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فائقہ بیگم سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے تھے اس کے ٹیسٹ کے رپوٹس کے بارے میں مگر فائقہ بیگم کے لیے شاید اس وقت صرف انکا بیٹا ہی اہم تھا، اس لیے وہ ڈاکٹر سے بات کرنے نہیں گئی تھیں۔فیاض صاحب کو اطلاع دی جا چکی تھی مگر موسم کی خرابی کے باعث ان کی فلائٹ کینسل ہو گئی تھی اور اب وہ تین روز بعد ہی واپس پاکستان پہنچ سکتے تھے۔فائقہ لاشاری اتنی آزمائش کے باوجود بھی ناانصافی کرنے سے باز نہیں آئی تھیں۔ان دو دنوں میں وہ صرف دو سے تین بار کچھ دیر کے لیے شاہزین کے پاس گئی تھیں، باقی کا سارا وقت وہ شہریار کے پاس ٹھہرتی تھی، چاہے وہ انکی سگی اولاد نہ تھا مگر پیدائش سے لے کر اب تک انہوں نے ہی اسے پالا تھا تو کیا ممتا کا احساس بھی انہیں اس کی جانب نہیں کھینچتا تھا۔شاہزین کے پاس اس دن سے غفار موجود تھا جو شاید اپنے گناہوں کا ازالہ کرنے کا آغاز کر چکا تھا۔

وہ گاڑی سے اترتے، شل قدموں سے اندر داخل ہوئیں، آج اس حادثے کو پانچ روز گزر جانے کے بعد انہیں معلوم ہوا تھا کہ اس وقت گاڑی شہریار نہیں بلکہ شاہزین چلا رہا تھا۔ وہ شدید غصے کی کیفیت میں اندر جا رہی تھیں۔ ان کا بیٹا آج صرف شاہزین کی وجہ سے اس حال میں تھا۔ خود وہ ٹھیک ہو کر گھر آ گیا تھا مگر انکا بیٹا عمر بھر کے لیے معذور ہو گیا تھا صرف اسکی وجہ سے! وہ انکے بیٹے کا مجرم تھا، اسکی اس حالت کا ذمہ دار!

وہ اندر داخل ہوئیں تو وہ انہیں لاؤنج میں ہی بیٹھا نظر آیا، اسے دیکھتے ہی انہیں شہریار کی اذیت ناک حالت یاد آئی، جس کا ذمہ دار سامنے بیٹھا وہ شخص تھا، جس سے انکا کوئی رشتہ نہیں تھا، ہاں انکا اس سے کوئی رشتہ نہیں تھا جبکہ دوسری جانب شاہزین قدم اٹھاتا انکی جانب آیا، اسکے ماتھے پر اب بھی پٹی موجود تھی جبکہ ٹانگ کا زخم اب بہتر تھا!

www.novelsclubb.com

"مام، شہریار اب کیسا ہے؟" وہ ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بعد اس سے ملنے گیا تھا مگر وہ اس وقت ہوش میں نہیں تھا اور اس دن سے وہ گھر پر ہی موجود تھا۔ ٹانگ پر بندھی پٹی بھی آج صبح ہی اتری تھی۔ فائقہ لاشاری سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھتی رہیں، انہیں اس چہرے میں صرف اپنے بیٹے کا مجرم دکھائی دے رہا تھا جبکہ وہ بھول گئی تھیں کہ سامنے کھڑا شاہزین چاہے انکا خون نہیں تھا مگر اسے حاصل کر کے ہی انکی زندگی میں بہار آئی تھی۔ وہ انکا مجرم نہیں تھا بلکہ وہ خود اسکی مجرم تھیں، اسے اس کے اصل خاندان سے دور رکھنے کا جرم انہوں نے ہی کیا تھا۔ انہیں خاموش دیکھتے شاہزین نے ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا،

www.novelsclubb.com

"مام، شہریار ٹھیک ہے نا؟" اس کے لہجے میں اپنے بھائی کے لیے فکر تھی، جو اس وقت فائقہ لاشاری محسوس کرنے سے قاصر تھیں۔ وہ بھول بیٹھی تھیں کہ وہ ایک حادثہ تھا، اس میں کسی کا قصور نہیں تھا۔ دماغ میں چلتی سوچوں کے ساتھ انہیں

شہریار کی حالت یاد آتی، جس پر آنکھوں میں تیش لیے انہوں نے اپنے کندھوں پر رکھے شاہزین کے ہاتھ جھٹکے، شاہزین ان کی اس حرکت پر حیران ہوا،

"نہیں ہوں میں تمہاری ماں، نہیں ہوں، کوئی رشتہ نہیں میرا تم سے !" وہ چلاتے ہوئے بولیں جبکہ ان کی بات پر شاہزین حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں مام، میں شہریار۔۔۔۔"

"نام مت لو میرے بیٹے کا اپنی گندی زبان سے، تم۔۔۔۔ تم۔۔۔ مجرم ہو میرے بیٹے کے ،اس کی اس حالت کے ذمہ دار صرف تم ہو" اس کی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ فائقہ لاشاری اسکی بات کاٹتے چلاتے ہوئے اسکا گریبان پکڑ چکی تھیں۔ گھر کے ملازمین بھی شور سن کر لاؤنج میں آ گئے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں جانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے مگر میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا، میں تو خود۔۔۔۔"فائقہ بیگم کی ہر حرکت اسے حیرت میں مبتلا کر رہی تھی۔اسکی ماں اسکا گریبان پکڑے کھڑی تھی۔

"سب تمہارا ہی قصور ہے، صرف تمہارا بلکہ۔۔۔۔"وہ پاگل ہو چکی تھیں۔

"تمہارا نہیں قصور تو میرا ہے جو تم جیسے آستین کے سانپ کو پالا، اتنا بڑا کیا کہ وہ میری ہی اولاد کو کھا گیا"وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھیں۔

"یہ آپ کیا کہا کہہ رہی ہیں مام؟"شاہزین کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اسکا گریبان اب بھی فائقہ کے ہاتھ میں تھا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے مام مت کہو، نہیں ہوں میں تمہاری ماں بلکہ تمہارا اس گھر کے کسی بھی فرد سے کوئی رشتہ نہیں ہے"وہ ہزیانی انداز میں چلائیں، آس پاس باقی لوگوں کہ موجودگی کو وہ فراموش کر بیٹھی تھیں۔

"ایک قاتل سے ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا" وہ بولتے ہوئے اسکا گریبان چھوڑتے پیچھے ہوئیں، وہ چیخ چیخ کے تھک چکی تھیں۔

"میں قاتل نہیں ہوں مام!" شاہزین کی آواز پر وہ دوبارہ اس کے قریب آئیں،

"ہو تم قاتل، اپنے باپ کے قاتل!" یہ انکشاف شاہزین سمیت باقی سب کو بھی حیران کر گیا، ملازم فائقہ لاشاری کی یہ حالت دیکھ کر حیرت زدہ تھے۔

"ارے جس نے اپنے باپ تک کو نہ چھوڑا، اس کے سامنے میرا بیٹا کیا معنی رکھتا ہے" وہ آج ہر اس راز سے خود پردہ اٹھا رہی تھیں، جن کو چھپانے کی خاطر وہ اپنی ساری عمر گزار آئی تھیں۔

"بس کر دیں مام، میں نے ڈیڈ۔۔۔" شاہزین کی آواز میں اس بار غصہ شامل تھا مگر اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے فائقہ لاشاری بول اٹھیں،

"جس کو تم ڈیڈ کہہ رہے ہو اس سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں، وہ تمہارا نہیں صرف شہریار کا باپ ہے، ہم سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں" وہ دوبارہ چلانے لگیں،

"تم صرف میرے بیٹے کے ہی مجرم نہیں ہو بلکہ اپنے سگے باپ کے قاتل ہو، قاتل!" وہ باآواز بلند چلائیں،

"آج سے سات سال قبل تم نے جس شخص کو اپنی گاڑی سے کچلا تھا، وہ تھا تمہارا باپ!" شاہزین کو دھچکا لگا، ایک کی لمحے کی دیری سے اسے سب یاد آ چکا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں مام!" اس بار شاہزین چلایا، ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ شخص۔۔۔ وہ اسکا باپ کیسے ہو سکتا تھا!

"میرا بیٹا اس حال میں نہ ہوتا!" شاہزین کو ایک دم گزرے ماہ میں فائقہ کا بدلا رویہ یاد آیا،

"تم جیسے انسان کو اتنے سال پالنے کی سزا ملی ہے مجھے !"شاہزین کو اب وہاں کھڑا ہونا دشوار لگنے لگا، وہ قدم اٹھاتا تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا،

"اس سچ کو چھپانے کی سزا میرا بیٹا بھگت رہا ہے "فائقہ مسلسل بول رہی تھیں۔اس نے کمرے میں جاتے اپنا موبائل ٹیبل پر رکھا اور دراز سے گاڑی کی چابی نکالتے تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ اسکا موبائل وہیں ٹیبل پر پڑا رہا۔لاؤنج سے گزرتے اسے وہاں فائقہ لاشاری دکھائی نہیں دیں، شاید سارا زہر اگل کر اب وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔ان کی باتیں یاد آتے ہی اس کے قدموں میں تیزی آئی اور وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

سڑک پر دوڑتی گاڑی میں موجود شخص آج واقعی زندگی سے ہارا ہوا شخص لگ رہا تھا۔اپنی حقیقت سے نا آشنا، سب حاصل کر کے بھی خالی ہاتھ ،وہ کوئی اور نہیں شاہزین لاشاری تھا۔ماتھے پر بندھی پٹی کے ساتھ وہ گاڑی چلا رہا تھا۔کانوں میں

فائقہ لاشاری کی باتیں گونج رہی تھیں، ذہنی دباؤ کے باعث اسے مسلسل چکر آ رہے تھے۔ایک دم اسے اپنے چہرے پر نمی محسوس ہوئی، وہ رو رہا تھا۔سماعت سے بار بار فائقہ بیگم کی آواز ٹکراتی، جیسے وہ اب بھی اس کے سامنے کھڑی اس پر اس کی حقیقت آشکار کر رہی ہوں۔اسے ایک ایک لمحہ یاد آنے لگا کہ کیسے وہ اس میں اور شہریار میں فرق کرنے لگی تھیں تو کیا وہ سچ کہہ رہی تھیں؟ دماغ بار بار اسے گزرے واقعات یاد دلاتا جو اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ بدلا ہوا رویہ، ان دونوں کے درمیان فرق یہ سب اسی وجہ سے تھا کہ وہ شاہزین انکا خون نہیں تھا، اسے سب یاد آ رہا تھا کہ کیسے وہ اسے بخار میں چھوڑ کر بھی شہریار کے پاس گئی تھی، ہر بار اسے فوقیت دینا معمولی بات نہیں تھی اور اگلے ہی لمحے اسے خیال آیا کہ اگر واقعی وہ سچ کہہ رہی تھیں تو کیا وہ اپنے باپ کا قاتل ہے؟ ایکسیڈنٹ کا منظر آنکھوں کے سامنے آنے لگا، اس نے ایک بار پلٹ کر اس شخص کو نہیں دیکھا تھا، اس کے بارے میں کیسی کیسی باتیں کی تھیں، اسے بے اختیار چکر آنے لگے، سامنے کا منظر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دھندلانے لگا،اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا،اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخراس کے ساتھ یہ کیا ہوا ہے !اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس پر ایسی بھی کوئی حقیقت آشکار ہو سکتی ہے،اپنی ساری زندگی وہ اپنے اصل،اپنی حقیقت سے ناآشنا رہا،ایک دھوکے اور فریب کی زندگی گزارتا رہا۔جس کو وہ ماں کہتا تھا وہ اس کی ماں نہیں تھی،جس کو باپ کہتا وہ اس کا باپ نہیں پر آخر اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا! وہ آج خالی ہاتھ تھا،اپنے ہی باپ کا قاتل! سامنے کا منظر دھندلانے پر گاڑی بے قابو ہوئی اور زور سے ایک درخت سے کا ٹکرائی مگر وہ نقصان سے محفوظ رہا۔اس نے ایک نظر آس پاس ڈالی نجانے وہ سوچوں میں گم کہاں آپہنچا تھا۔گاڑی کو دوبارہ سٹارٹ کرنے کی کوشش کی،جس میں وہ ناکام ٹھہرا! اکتاہٹ کا شکار ہوتے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باہر آیا،درخت سے ٹکرانے کے باعث گاڑی کا کافی نقصان ہوا تھا اور اب گاڑی دوبارہ سٹارٹ نہیں ہو پارہی تھی۔وہ واپس اندر جاتے اپنا موبائل تلاشنے لگا مگر اس کوشش میں بھی وہ ناکام ٹھہرا کیونکہ اپنا موبائل تو وہ

www.novelsclubb.com

گھر ہی چھوڑ آیا تھا۔ وہ واپس باہر آتے آس پاس دیکھنے لگا، یہ ایک سنسان سڑک تھی، کچھ دیر وہ کھڑا کسی اور گاڑی کا انتظار کرتا رہا مگر جب اگلے دس منٹ تک وہاں سے کوئی گاڑی نہ گزری تو مجبوراً وہ قدم اٹھاتا ایک جانب چلنے لگا۔ چال میں لڑکھڑاہٹ تھی جبکہ سر مسلسل گھوم رہا تھا۔ دماغ میں ایک بار پھر فائقہ لاشاری کی باتیں، ماضی کے منظر گھومنے لگے، اسکا چیخ چیخ کر رونے کو دل چاہ رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ ایک آبادی کے نزدیک پہنچا، وہ کافی پسماندہ علاقہ تھا۔ کچھ قدم مزید بڑھائے تو اسے میکینک کی ایک دکان نظر آئی جو سڑک کی دوسری جانب تھی۔ وہ اس جانب بڑھنے لگا، اسکا سر مسلسل گھوم رہا تھا کہ عین سڑک کے بیچ پہنچتے، وہ اپنا توازن سنبھال نہ پایا اور دائیں جانب سے آتی گاڑی سے ٹکرا گیا۔ اسکا سر زور سے زمین پر لگا، سفید پٹی سرخ ہونے لگی، ایک ٹانگ سے بھی خون بہنے لگا۔ لوگ بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئے، وہ بند ہوتی آنکھوں سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔ آنکھوں کے سامنے حیات صاحب کے

www.novelsclubb.com

ایکسیڈنٹ کا منظر لہرایا پھر فائقہ لاشاری سے ہوئی آخری ملاقات کا منظر لہرایا اور کچھ ہی لمحے بعد اسکی آنکھیں مکمل طور پر بند ہو گئیں۔لوگ اسکے کپڑے کھنگالتے اسکا پتا معلوم کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ اپنے ساتھ اپنی پہچان کا کوئی سامان نہیں لایا تھا۔اتنے بڑے بزنس کا مالک شاہزین لاشاری سڑک پر لاوارث اور بے نام ونشان لاش کی طرح پڑا تھا۔جس میں زندگی کی تھوڑی سی رمق باقی تھی۔یہی انسان کی زندگی کی حقیقت ہے، عروج ہمیشہ زوال کو اپنے ساتھ لاتا ہے اور عروج میں اپنے خدا کو بھول کر اپنا اصل بھول جانے والوں کا زوال شاہزین لاشاری جیسا ہوتا ہے!

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)